آؤ، خود دیکھ لو

یوحنا کی انجیل کا چونکا دینے والا پیغام

آؤ، خود دیکھ لو

āo, khud dekh lo

Come, See for Yourself

by Bakhtullah

(Urdu—Persian script)

© 2025 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage including
OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-2026191/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

فضل پر فضل	1
روحانی شفا	12
آو، خود دیکھ لو	22
الٰہی شربت	32
سچا مقدِس	41
جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو	50
دوطھے کا دوست	60
زندگی کا پانی	67
پھلتا پھولتا ایمان	79
کیا تُو تندُرست ہونا چاہتا ہے؟	87
عیسیٰ مسیح پر کیوں بھروسا۔ چار ٹھوس گواہ	98
بادشاہی کے چار اصول	108
زندگی کی روٹی	118
عیسیٰ مسیح کو پانا	135

جو پیاسا ہو 149

پکڑا گیا 160

سچا شاگرد 170

نور یا اندھیرا؟ اندھے کی شفا 186

چرواہے کی آواز 204

سچی قربان گاہ 217

ابدی زندگی کیسے پاؤں؟ 230

خوشبو یا بدبو؟ سپھل زندگی کا راز 249

زمین میں دانہ۔ المسیح کے پیچھے ہو لینے کا مطلب 262

المسیح پر ایمان۔ یہ کیا ہے؟ 278

شیطانی طاقتوں سے کیسے بچوں؟ 290

المسیح کی نئی برادری 306

مت گھبراؤ۔ ابدی منزل کی راہ 314

فتح مند زندگی۔ روح القدس کا کام 324

مَیں انگور کی بیل ہوں۔ پھل لانے کا راز 338

دشمن کے روبرو مضبوطی۔ روح القدس کی زبردست حمایت 352

فتح! جنم لینے والی برادری کی خوشی 365

سچے شاگرد کے اَن مِٹ نشان 379

سچائی کا بادشاہ۔ المسیح کی پیشی 395

کام مکمل ہو گیا ہے۔ المسیح کی موت 416

مَیں نے خداوند کو دیکھا ہے۔ المسیح جی اُٹھتا ہے 433

کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟ برکت پانے کا راز 450

تصویری حقوق 466

فضل پر فضل

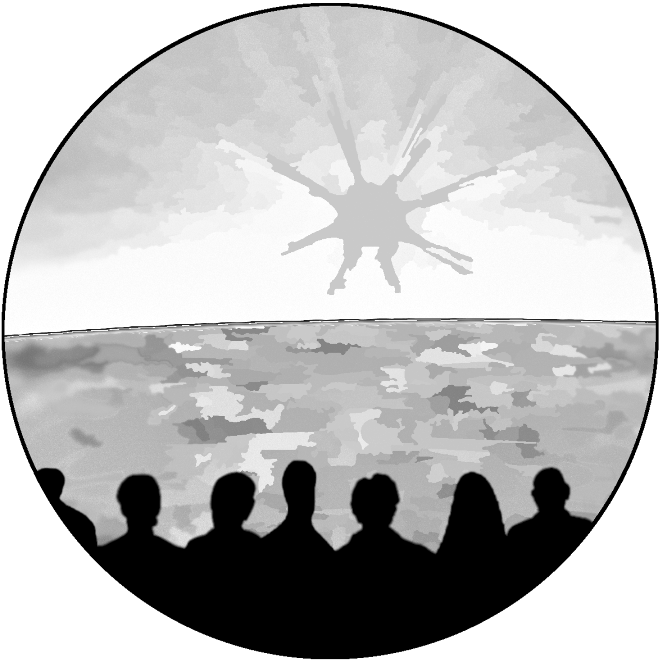

کلام نے سب کچھ پیدا کیا

یوحنا کی انجیل کی پہلی بات ہمیں چونکا دیتی ہے۔ لکھا ہے،

> ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور کلام اللہ تھا۔
>
> (یوحنا 1:1)

◄ **جب ہم خدا کا کلام کہتے ہیں تو ہم کیا کہنا چاہتے ہیں؟**

ہر وہ بات جو خدا فرماتا ہے۔

لیکن یہاں یہ بنیادی بات ایک اَور خیال سے جُڑ گئی ہے۔ ایک خیال جو انقلابی ہے۔ کلام ایک ہستی ہے۔ ایک ہستی جس کا خدا سے تعلق قریب ترین ہے۔ ہستی کا نام عیسیٰ مسیح ہے۔

◄ **یہ کلام جو عیسیٰ مسیح ہے کب سے ہے؟**

وہ ابتدا ہی سے ہے۔ ازل سے۔

◄ **یہ کلام کہاں تھا؟**

خدا کے ساتھ۔

◄ **کلام کیا تھا؟**

خدا تھا۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

خدا جب کچھ فرماتا ہے تو اپنے کلام کے وسیلے سے۔ تب ہی وہ پیدا ہو جاتا ہے۔

غور کریں: یہ نہیں لکھا ہے کہ اللہ کلام ہے بلکہ یہ کہ کلام، اللہ ہے۔ کلام خدا کی ذات میں شریک ہے مگر خدا کی پوری ذات کلام کی ذات پر محدود نہیں ہے۔ خدا باپ ہے اور خدا فرزند ہے، مگر باپ فرزند نہیں ہے۔

◄ لیکن یوحنا یہ بات کیوں کرتا ہے؟ کیا یہ صرف کسی فلاسفر کا خیالی پلاؤ ہے؟ جس کا ہمارے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں ہے؟

نہیں۔ اِس کا تعلق ہم سب کے ساتھ ہے۔ مجھ سے اور آپ سے بھی۔ پہلی بات، یوحنا فرماتا ہے کہ

> سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ (یوحنا 3:1)

خدا نے فرمایا تو سب کچھ پیدا ہوا۔ اُس کے کلام سے سب کچھ پیدا ہوا۔ یہی عیسیٰ مسیح کا پہلا کام ہے۔

کلام زندہ کرتا ہے

لیکن کلام کا کام اُس وقت نہ رُکا۔ اُس وقت سے اُس کا کام جاری رہتا ہے۔ لکھا ہے،

> اُس میں زندگی تھی، اور یہ زندگی انسانوں کا نور تھی۔ (یوحنا 4:1)

ہم لائٹ بلب بنا سکتے ہیں۔لیکن وہ اُس وقت جلے گا جب بجلی ملے۔ بجلی بند کریں تو لائٹ بھی بند۔ دُنیا بھی اپنی طاقت سے زندہ نہیں رہ سکتی۔ خدا کا کلام وہ بجلی ہے جو ہر لمحے اُسے زندہ رکھتی ہے۔ اگر یہ زندگی نہ ہوتی تو دُنیا ایک دم ختم ہو جاتی۔
ہم سبھوں کا دم ایک دن نکل جائے گا۔ مگر عیسیٰ مسیح ہمیں ایک اَور قسم کی زندگی دے سکتا ہے: ابدی زندگی۔ وہ زندگی جو ہمیں جنت میں رہنے کے قابل بنا دیتی ہے۔

◄ کیا آپ کو یہ ابدی زندگی حاصل ہے؟

کلام روشن کرتا ہے

عیسیٰ مسیح نہ صرف ابدی زندگی دیتا ہے۔ وہ ہمیں نور بھی پہنچاتا ہے۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

اُس کی زندگی بجلی جیسی ہے جبکہ نور بلب کی روشنی جیسا ہے۔ بجلی ملتے ہی بلب روشن ہو جاتا ہے۔ لیکن نور روشنی سے فرق ہوتا ہے۔ یہ وہ روحانی روشنی ہے جو انسان کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔ اِس لئے اگلی آیت میں لکھا ہے:

> یہ نور تاریکی میں چمکتا ہے، اور تاریکی نے اُس پر قابو نہ پایا۔
>
> (یوحنا 5:1)

اندھیرے میں بتی جلائی تو کمرا ایک دم روشن ہو جاتا ہے۔ تب انسان کونے کونے تک سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ وہ قرینے سے سجی ہوئی میز کو بھی دیکھ سکتا ہے اور دیوار سے چِپکے ہوئے تلچٹے کو بھی۔ مگر تلچٹا تیز روشنی پسند نہیں کرتا۔ اُسے دیکھتے ہی وہ بھاگ کر کسی اندھیری جگہ میں چھپ جاتا ہے۔
نور کا یہی اثر ہے۔ انسان کا دل روشن ہو جائے تو بہت کچھ ظاہر ہو جاتا ہے۔

◄ کیا آپ کی آنکھیں اِس نور سے روشن ہو گئی ہیں؟

نور کے سامنے ناپاک چیزیں بھاگ جاتی ہیں۔ نور ظاہر کرتا ہے کہ انسان ناپاک ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت سے پاک صاف نہیں ہو سکتا۔ اُسے سمجھ آتی ہے کہ اِس منزل تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ مَیں پاک ہو جاؤں۔ کہ میری زندگی میں گناہ کے تلچھٹ دُور ہو جائیں۔ مَیں یوں گناہوں میں اُلجھا ہوا جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مجھے مسیح کے تیز نور کی ضرورت ہے جو مجھے اِس گندی حالت سے آزاد کرے۔

کلام کے ٹھوس گواہ

◄ لیکن یہ نور کس طرح ظاہر ہوا؟

یوحنا فرماتا ہے،

> ایک دن اللہ نے اپنا پیغمبر بھیج دیا، ایک آدمی جس کا نام یحییٰ تھا۔ وہ نور کی گواہی دینے کے لئے آیا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ اُس کی گواہی کی بنا پر ایمان لائیں۔ (یوحنا 1:6)

◄ خدا نے اپنے پیغمبر یحییٰ کو بھیج دیا۔ کیوں بھیج دیا؟

اُسے نور کی گواہی دینی تھی۔

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل کا فرمان ٹھوس ہے۔

◄ کیوں؟

انجیل اِس لئے ٹھوس ہے کہ اُس کے لاتعداد گواہ ہیں۔ یحییٰ نبی اِس کا ایک ٹھوس گواہ تھا۔ اُسے بھیج دیا گیا تاکہ وہ نور کے آنے سے پہلے پہلے گواہی دے کہ جس نور کی پیش گوئی بار بار کی گئی ہے وہ جلد ہی آنے کو ہے۔ اب عیسیٰ

مسیح آنے کو ہے۔ نور کی آمد کے بعد بھی سینکڑوں لوگ اُس کی باتوں اور کاموں کے گواہ ہوئے، اور پہلے گواہوں نے یہ گواہیاں انجیل کی صورت میں قلم بند کیں۔

کلام ہمیں خدا کے فرزند بنا دیتا ہے

عیسیٰ مسیح کلام ہے جس کے وسیلے سے دُنیا پیدا ہوئی۔ وہ ہمیں زندگی اور نور پہنچا دیتا ہے۔

◄ کیا یہ خوشی کی بات نہیں ہے؟

ضرور۔ لیکن افسوس، سب نے اُسے قبول نہ کیا۔ لیکن کچھ اِس نور سے روشن ہوئے۔ لکھا ہے،

> کچھ اُسے قبول کرکے اُس کے نام پر ایمان لائے۔ اُنہیں اُس نے اللّٰہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا۔ (یوحنا 1:12)

یہ ایک راز ہے کہ بہت سارے لوگ اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ لیکن جنہیں وہ ایمان لانے کی توفیق بخش دیتا ہے وہ نور سے روشن ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں ابدی زندگی ملتی ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ خدا کے فرزند بھی بن جاتے ہیں۔ اُس کے خاندان کے بھائی بہنیں۔

◄ کس طرح؟

لکھا ہے کہ وہ ایسے فرزند ہیں

> جو نہ فطری طور پر، نہ کسی انسان یا مرد کے منصوبے سے پیدا ہوئے بلکہ اللّٰہ سے۔ (یوحنا 1:13)

مطلب ہے اِس میں نہ انسان کا ہاتھ ہے، نہ اُس کی مرضی۔ یہ خدا کی طرف سے ایک روحانی کام ہے۔ ظاہر ہے کہ خدا کے ساتھ رشتہ کبھی فطری یا انسان کے ہاتھ سے قائم نہیں ہو سکتا۔ غرض خدا ہی ہمیں اپنے فرزند بنا دیتا ہے، اور یہ ایک روحانی رشتہ ہے۔

کلام ہمارے واسطے انسان بن گیا

◄ لیکن یہ رشتہ کس طرح قائم ہو جاتا ہے؟

یوحنا فرماتا ہے،

> کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے فرزند کا سا تھا۔
>
> (یوحنا 14:1)

عیسیٰ مسیح ازل سے خدا باپ کا اکلوتا فرزند ہے۔ اُس سے سب کچھ پیدا ہوا، اور وہ دُنیا کی زندگی اور نور ہے۔ اُس نے دُنیا کی خراب حالت دیکھی تو رنجیدہ ہوا۔ ہرطرف دھوکا ہی دھوکا۔ ہرطرف لُوٹ کھسوٹ۔ انسان خدا سے دُور، بہت دُور ہو گیا تھا۔

◄ اب وہ کیا کرے؟

وہ ہم سب کو ختم کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ اُسے ہم پر رحم آیا، اور اُس نے کچھ اَور کیا۔

◄ کیا کِیا؟

وہ انسان بن کر ہمارے درمیان آ بسا۔ وہ پوری طرح انسان بن گیا۔ اُس کا گوشت اور خون تھا۔ وہ درد اور دُکھ محسوس کر سکتا تھا۔ گو وہ کلام تھا تو بھی اُس نے انسان کی فطرت اپنا لی۔ جو بے گناہ تھا وہ انسان بن گیا۔ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دی تاکہ ہم خدا کے فرزند بن جائیں۔

جس کا ترجمہ رہائش پذیر سے ہوا ہے اُس کا لفظی ترجمہ تمبو لگانا ہے: کلام نے ہمارے درمیان تمبو لگایا۔

◄ یوحنا یہ کیوں فرماتا ہے؟

صدیوں پہلے خدا نے سینا پہاڑ پر موسیٰ پر شریعت نازل کی تھی۔ جب موسیٰ پہاڑ سے اُترا تو اُس وقت اُس کی جِلد شریعت کے جلال سے چمک رہی تھی۔ یہ دیکھ کر لوگ ڈر گئے۔ موسیٰ کو اپنے چہرے پر نقاب ڈالنا پڑا۔ اُس نے پہاڑ کے دامن میں ایک تنبو لگایا جس کا نام اُس نے ملاقات کا خیمہ رکھا۔ جب کبھی وہ اُس میں جا کر خدا کے فرمان سنتا تو نقاب اُتارتا۔ لیکن نکلتے وقت وہ اُسے دوبارہ منہ پر ڈھانپ دیتا تاکہ اسرائیلی اُس کا چمکتا منہ دیکھ کر ڈر نہ جائیں (خروج 33:7-11؛ 34:29-35)۔

◄ یہ جلال موسیٰ کے چہرے سے کیوں چمکنے لگا؟

یہ شریعت کے جلال کا اثر تھا۔

اسرائیلی شریعت کا یہ جلال برداشت نہیں کر سکتے تھے جو موسیٰ کے چہرے سے چمک رہا تھا۔ عیسیٰ مسیح جب انسان بن گیا تو اُس نے بھی ملاقات کا خیمہ لگایا۔ اُس کے ذریعے ہماری خدا سے ملاقات ممکن ہو گئی ہے۔ جو ناممکن تھا وہ مسیح میں ممکن ہو گیا۔ قدوس خدا سے ملاقات۔ قدوس خدا سے رشتہ۔

شریعت یا مسیح کا فضل؟

یہی وجہ ہے کہ یوحنا فرماتا ہے کہ

> اُس کی کثرت سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔ کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی، لیکن اللہ کا فضل اور سچائی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے قائم ہوئی۔ (یوحنا 1:16-17)

سینا پہاڑ پر شریعت موسیٰ پر نازل ہوئی، مگر جو کچھ عیسیٰ مسیح سے ملا ہے وہ شریعت سے کہیں بہتر ہے۔

◄ کیوں؟

شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ لیکن ہم سب کے سب فیل ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی شریعت کو پورا نہیں کر پاتا۔ اُس کے جلال کے سامنے ہم اسرائیلیوں کی طرح ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ بار بار ہم شریعت کے تقاضے پورے کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ جو سچائی اور وفاداری خدا ہم میں دیکھنا چاہتا ہے وہ بہت ماند پڑی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح کی ضرورت ہے۔

وہی خدا کا کلام ہے۔

وہی ہمیں زندگی دیتا ہے۔

وہی ہمیں اپنے نور سے روشن کرتا ہے۔

وہی اپنے فضل سے ہم میں وہ سچائی قائم کرتا ہے جو ہمیں جنت میں داخل ہونے لائق بنا دیتی ہے۔

◄ کیا آپ کو یہ فضل حاصل ہوا ہے؟

انجیل، یوحنا 1:1-18

ابتدا میں کلام تھا۔ کلام اللہ کے ساتھ تھا اور کلام اللہ تھا۔ یہی ابتدا میں اللہ کے ساتھ تھا۔ سب کچھ کلام کے وسیلے سے پیدا ہوا۔ مخلوقات کی ایک بھی چیز اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اُس میں زندگی تھی، اور یہ زندگی انسانوں کا نور تھی۔ یہ نور تاریکی میں چمکتا ہے، اور تاریکی نے اُس پر قابو نہ پایا۔

ایک دن اللہ نے اپنا پیغمبر بھیج دیا، ایک آدمی جس کا نام یحییٰ تھا۔ وہ نور کی گواہی دینے کے لئے آیا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ اُس کی گواہی کی بنا پر ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھا بلکہ اُسے صرف نور کی گواہی دینی تھی۔ حقیقی نور جو ہر شخص کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔

گو کلام دنیا میں تھا اور دنیا اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئی تو بھی دنیا نے اُسے نہ پہچانا۔ وہ اُس میں آیا جو اُس کا اپنا تھا، لیکن اُس کے اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ تو بھی کچھ اُسے قبول کرکے اُس کے نام پر ایمان لائے۔ اُنہیں اُس نے اللہ کے فرزند بننے کا حق بخش دیا، ایسے فرزند جو نہ فطری طور پر، نہ کسی انسان یا مرد کے منصوبے سے پیدا ہوئے بلکہ اللہ سے۔

کلام انسان بن کر ہمارے درمیان رہائش پذیر ہوا اور ہم نے اُس کے جلال کا مشاہدہ کیا۔ وہ فضل اور سچائی سے معمور تھا اور اُس کا جلال باپ کے اکلوتے فرزند کا سا تھا۔

یحییٰ اُس کے بارے میں گواہی دے کر پکار اُٹھا، "یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، 'ایک میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔'"
اُس کی کثرت سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔ کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی، لیکن اللہ کا فضل اور سچائی عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے قائم ہوئی۔ کسی نے کبھی بھی اللہ کو نہیں دیکھا۔ لیکن اکلوتا فرزند جو اللہ کی گود میں ہے اُسی نے اللہ کو ہم پر ظاہر کیا ہے۔

روحانی شفا

◄ یحییٰ کون تھا؟

وہ پیغمبر تھا۔ خدا سے بھیجا گیا نبی۔

◄ **اُس میں کیا جادو تھا کہ وہ بڑی بِھیڑوں سے گھیرا رہتا تھا؟**

وہ تو رف سا آدمی تھا۔ اُس کا کپڑا اونٹوں کے بالوں سے بنا ہوا تھا۔ کھانے کے لئے وہ بیابان کی ٹڈیوں اور جنگلی شہد پر گزارہ کرتا تھا۔ وہ شہروں سے دُور دریائے یردن کے کنارے رہتا تھا۔ ایک دو میل اِس طرف یا اُس طرف جاؤ تو ریگستان شروع ہوتا تھا۔

یہ مرد عجیب تھا۔ اُس کا پیغام بھی عجیب تھا۔

◄ پیغام کیا تھا؟

اُس کا سادہ سا پیغام تھا: تسلیم کرو کہ تم گناہ گار ہو۔ پھر یہ دکھانے کے لئے پانی کا بپتسمہ لو۔ یعنی پانی میں غوطہ لو۔

◄ **گناہوں کا اقرار اِتنا اہم کیوں تھا؟ اِس کا مقصد کیا تھا؟**

مقصد یہ تھا کہ

ہمیں روحانی شفا مل جائے

یحییٰ کا پورا دھیان ہماری روحانی شفا تھی۔ اور روحانی شفا کا پہلا قدم یہ ہے کہ ہم مان لیں کہ ہم سے گناہ ہوئے ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ سینکڑوں لوگ شہروں سے نکل کر اُس کے پاس آئے تا کہ بپتسمہ لیں۔

◄ کیوں؟ اِس پیغام میں کیا خاص بات تھی؟

لوگ تو جانتے تھے کہ المسیح آنے والا ہے۔ اور المسیح اُن ہی کو منظور کرے گا جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہو۔ گناہ گاروں کو وہ مٹا ڈالے گا۔

جب ہجوم یحییٰ نبی کو گھیرنے لگے تو یروشلم کے مذہبی لیڈروں کے کان کھڑے ہو گئے۔ کیا یہ آدمی لوگوں کو ورغلا کر گڑبڑ کرے گا؟ یہ معلوم کرنے کے لئے اُنہوں نے اپنے نمائندے یحییٰ کے پاس بھیج دیئے۔ دریا پر پہنچ کر اُنہوں نے سیدھے پوچھا، ”آپ کون ہیں؟“

◄ کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ یحییٰ ہے؟

بے شک۔ وہ تو اُس کا نام نہیں جاننا چاہتے تھے بلکہ یہ کہ تمہارا یہ کرنے کا کیا اختیار ہے؟ کس نے تمہیں بھیج دیا ہے؟ یہ تو وہ کام ہے جو المسیح کی آمد پر کیا جائے گا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم ہی مسیح ہو؟

یہ سن کر یحییٰ نبی نے صاف جواب دیا، ”مَیں مسیح نہیں ہوں۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”تو پھر آپ کون ہیں؟ کیا آپ الیاس ہیں؟“

◄ اُنہوں نے یہ کیوں پوچھا؟

ملاکی نبی نے فرمایا تھا کہ المسیح کے آنے سے پہلے پہلے الیاس واپس آئے گا تاکہ لوگوں کو مسیح کے لئے تیار کر رکھے۔

> رب کے اُس عظیم اور ہول ناک دن سے پہلے مَیں تمہارے پاس الیاس نبی کو بھیجوں گا۔" (ملاکی 5:4)

بعد میں عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ یحییٰ ہی الیاس تھا۔ لیکن اِس وقت یحییٰ خود نے انکار کیا، "نہیں، مَیں الیاس نہیں ہوں۔" وہ تو جانتا تھا کہ لوگ الیاس کے بارے میں غلط سوچ رکھتے ہیں۔ جس ناتے سے وہ الیاس ہے یہ بات لوگ کبھی نہیں سمجھیں گے۔ وہ کبھی نہیں سمجھیں گے کہ اُس کی بس ایک ہی خدمت ہے، یہ کہ اُن کی روحانی شفا ہو جائے۔

تب پوچھ گچھ کرنے والوں نے سوال کیا، "کیا آپ آنے والا نبی ہیں؟"

◄ کونسا نبی؟

موسیٰ نے فرمایا تھا کہ

> رب تیرا خدا تیرے واسطے تیرے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا کرے گا۔ اُس کی سننا۔ (توریت، استثنا 15:18)

لیکن یحییٰ نبی نے کہا، "نہیں۔"

"تو پھر آپ کون ہیں؟"

یحییٰ نے فرمایا، "مَیں ریگستان میں وہ آواز ہوں جو پکار رہی ہے، رب کا راستہ سیدھا بناؤ۔"

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

صدیوں پہلے یسعیاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ المسیح کی آمد پر ایک آواز پکارے گی کہ

> ریگستان میں رب کی راہ تیار کرو! بیابان میں ہمارے خدا کا راستہ سیدھا بناؤ۔ (یسعیاہ 3:40)

◄ یحییٰ پیغمبر نے یہ کیوں کہا کہ مَیں وہ آواز ہوں؟

المسیح آنے والا تھا، اِس لئے اُس کا راستہ تیار کرنا تھا۔

◄ مسیح کا راستہ کس طرح تیار کرنا تھا؟ پکا روڈ بنانے سے؟ یا جلسہ جلوس نکالنے سے؟

یحییٰ کو ایسی باتوں کی پرواہ نہیں تھی۔ اُس کا واحد مقصد روحانی شفا تھا۔ اور اِس روحانی شفا کا پہلا قدم یہ تھا کہ لوگ اپنے گناہوں کو تسلیم کریں، کہ وہ دل سے خدا کے لئے تیار ہو جائیں۔

◄ کیا آپ خدا کے لئے تیار ہیں؟

کچھ اَور نمائندوں نے پوچھا، ”اگر آپ نہ مسیح ہیں، نہ الیاس یا آنے والا نبی تو پھر آپ بپتسمہ کیوں دے رہے ہیں؟“

مطلب ہے، آخر یہ سارا تماشا کیوں ہو رہا ہے؟ کون تم سے یہ کروا رہا ہے؟

یحییٰ نے جواب دیا، ”مَیں تو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن تمہارے درمیان ہی ایک کھڑا ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ وہی میرے بعد آنے والا ہے اور مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے بھی کھولنے کے لائق نہیں۔“

مطلب ہے میرا بس ایک ہی کام ہے۔ یہ کہ تمہارے دل المسیح کے لئے تیار ہو جائیں۔ اُس کے لئے تیار ہو جائیں جو تمہارے درمیان آ چکا ہے۔
پوچھ گچھ کرنے والے خالی ہاتھ یروشلم واپس لوٹے۔

ہمارے گناہوں کو مٹایا جائے

اگلے دن عیسیٰ مسیح خود یحییٰ کے پاس آیا۔ اُس کی خدمت اب شروع ہونے والا تھا۔ اُسے دیکھتے ہی یحییٰ پھولا نہ سمایا۔ وہ پکار اُٹھا، "دیکھو، یہ اللّٰہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔"

◄ **اِس کا کیا مطلب تھا؟**

اُس زمانے میں کچھ گروہ سمجھتے تھے کہ مسیح آ کر طاقت ور لیلے جیسا ہو گا جو گناہ گاروں کی عدالت کرکے راست بازوں کو نجات دے گا۔

لیکن لیلا ایک اَور بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔ صدیوں پہلے جب اسرائیلی اب مصر میں غلام تھے تو خدا نے فرمایا تھا کہ اسرائیلی ایک لیلے کا خون دروازے کے چوکھٹوں پر لگائیں۔ جس نے ایسا کیا اُس کے سب گھر والے زندہ رہے۔ جس نے ایسا نہ کیا اُس کا پہلوٹھا مر گیا۔ رات کے وقت مصریوں میں بڑا شور مچ گیا، کیونکہ جیل کے قیدی سے لے کر فرعون تک اُن کے تمام پہلوٹھے مر گئے تھے۔ تب مصر کا بادشاہ اسرائیلیوں کو چھوڑنے پر مجبور ہوا۔

ایک لیلے کے خون نے اُنہیں خدا کے غضب سے بچایا۔

ایک لیلا نجات کا باعث بن گیا۔

عیسیٰ مسیح ہی یہ لیلا ہے جو انسان کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کرے گا۔

وہ نہ صرف گناہوں کو معاف کرے گا بلکہ اُنہیں دُور بھی کرے گا۔

◄ **معافی اور دُور کرنے میں کیا فرق ہے؟**

جب مَیں کسی کے گناہوں کو معاف کروں تو وہ دُور نہیں ہوتے، اُنہیں مٹایا نہیں جاتا۔ وہ قائم رہتے ہیں۔ لیکن مسیح نے نہ صرف ہمارے گناہوں کو معاف کر دیا بلکہ اُنہیں اُٹھا لے گیا۔ اُنہیں مٹا دیا۔ یہ ایک بہت بڑا فرق ہے۔

روح القدس ہمارے دل میں آ بسے

تب یحییٰ نے ایک چونکا دینے والی بات کہی۔ ”مَیں نے دیکھا کہ روح القدس کبوتر کی طرح آسمان پر سے اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن جب اللہ نے مجھے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا تو اُس نے مجھے بتایا، ’تُو دیکھے گا کہ روح القدس اُتر کر کسی پر ٹھہر جائے گا۔ یہ وہی ہو گا جو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔‘ اب مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا فرزند ہے۔“

◄ **روح القدس کے اُترنے کا کیا مطلب تھا؟**

یسعیاہ نبی نے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ روح القدس مسیح پر ٹھہرے گا:

> رب کا روح اُس پر ٹھہرے گا یعنی حکمت اور سمجھ کا روح، مشورت اور قوت کا روح، عرفان اور رب کے خوف کا روح۔ (یسعیاہ 11:2)

لیکن روح القدس نہ صرف عیسیٰ مسیح پر ٹھہرے گا۔ عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہمیں بھی روح القدس حاصل ہو گا۔

◄ **کیا مطلب؟**

یحییٰ کا بپتسمہ تیاری کا بپتسمہ تھا۔ روحانی شفا کا پہلا قدم۔لیکن انسان اپنی طاقت سے اپنے گناہوں پر غالب نہیں آسکتا۔ اِس لئے ضروری ہے کہ روح القدس اُس کے دل میں بس کر اُسے تبدیل کرے، اُسے محفوظ رکھے، اُس میں روحانی زندگی ڈالتا رہے۔

باپ، فرزند اور روح القدس کی جھلک

آخر میں یحییٰ فرماتا ہے کہ اب مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا فرزند ہے۔

یوں اِس واقعے میں تثلیث کی جھلک نظر آتی ہے۔عیسیٰ مسیح خدا کا فرزند ہے جو اپنی خدمت کے آغاز پر یحییٰ کا بپتسمہ لیتا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے۔ اُس سے تو کبھی بھی گناہ نہیں ہوا ہے۔ لیکن جس طرح وہ اپنے آپ کو پست کر کے انسان بن گیا اُسی طرح اُسے یحییٰ کا بپتسمہ بھی لینا تھا۔ یہ انسان کے گناہوں کو اُٹھا لے جانے کا پہلا قدم تھا۔

تب ہی روح القدس اُس پر ٹھہر گیا۔

خدا باپ، خدا فرزند اور خدا روح۔ باپ خدا ہے، فرزند خدا ہے اور روح خدا ہے، لیکن باپ فرزند نہیں ہے، فرزند روح نہیں ہے۔

خدا باپ نے فرزند کو اِس دُنیا میں بھیج دیا تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو اُٹھا لے جائے۔ اُس نے روح القدس کو بھیج دیا تاکہ اُس کی روحانی زندگی ہمارے اندر آ بسے اور ہمیں تبدیل کرتی رہے۔

یوں ہی ہماری روحانی شفا ہو جاتی ہے۔ کوئی اَور راستہ ہے نہیں۔ صرف یہ راستہ ہے کہ ہم اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اپنے ہاتھ عیسیٰ مسیح کی طرف پھیلائیں۔ تب ہی وہ ہمارے گناہوں کو اُٹھا لے جائے گا اور روح القدس ہمارے دل میں آ کر بسے گا۔ تب ہی اُس کی روحانی زندگی ہمارے اندر پھیلے گی اور ہمیں آسمانی منزل تک لے جائے گی۔

انجیل، یوحنا 1:19-34

یہ یحییٰ کی گواہی ہے جب یروشلم کے یہودیوں نے اماموں اور لاویوں کو اُس کے پاس بھیج کر پوچھا، ”آپ کون ہیں؟“

اُس نے انکار نہ کیا بلکہ صاف تسلیم کیا، ”مَیں مسیح نہیں ہوں۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”تو پھر آپ کون ہیں؟ کیا آپ الیاس ہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”نہیں، مَیں وہ نہیں ہوں۔“

اُنہوں نے سوال کیا، ”کیا آپ آنے والا نبی ہیں؟“

اُس نے کہا، ”نہیں۔“

”تو پھر ہمیں بتائیں کہ آپ کون ہیں؟ جنہوں نے ہمیں بھیجا ہے اُنہیں ہمیں کوئی نہ کوئی جواب دینا ہے۔ آپ خود اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟“

یحییٰ نے یسعیاہ نبی کا حوالہ دے کر جواب دیا، ”مَیں ریگستان میں وہ آواز ہوں جو پکار رہی ہے، رب کا راستہ سیدھا بناؤ۔“

بھیجے گئے لوگ فریسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے۔ اُنہوں نے پوچھا، "اگر آپ نہ مسیح ہیں، نہ الیاس یا آنے والا نبی تو پھر آپ بپتسمہ کیوں دے رہے ہیں؟"

یحییٰ نے جواب دیا، "مَیں تو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن تمہارے درمیان ہی ایک کھڑا ہے جس کو تم نہیں جانتے۔ وہی میرے بعد آنے والا ہے اور مَیں اُس کے جوتوں کے تسمے بھی کھولنے کے لائق نہیں۔"

یہ یردن کے پار بیت عنیاہ میں ہوا جہاں یحییٰ بپتسمہ دے رہا تھا۔

اگلے دن یحییٰ نے عیسیٰ کو اپنے پاس آتے دیکھا۔ اُس نے کہا، "دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔ یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، 'ایک میرے بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔' مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن مَیں اِس لئے آ کر پانی سے بپتسمہ دینے لگا تاکہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔"

اور یحییٰ نے یہ گواہی دی، "مَیں نے دیکھا کہ روح القدس کبوتر کی طرح آسمان پر سے اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن جب اللہ نے مجھے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا تو اُس نے مجھے بتایا، 'تُو دیکھے گا کہ روح القدس اُتر کر کسی پر ٹھہر جائے گا۔ یہ وہی ہو گا جو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔' اب مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا فرزند ہے۔"

آو، خود دیکھ لو

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک ناسمجھ لڑکا نہر میں نہاتے ہوئے پھسل گیا اور ڈوبنے لگا۔ اُس کے ساتھیوں کے دیکھتے دیکھتے وہ شور مچاتے ہوئے پانی کی گہرائیوں میں اوجھل ہوگیا۔لیکن ایک دوست سے رہا نہ گیا۔ اُس نے پانی میں چھلانگ لگایا۔ اور سچ مچ تھوڑی دیر بعد وہ دوست کو پکڑ کر نکال لایا۔

بے چارہ لڑکا! وہ بے حس و حرکت کنارے پر پڑا رہا۔ کیا اُس کا دم نکل چکا تھا؟ اُس کے یار دوست پریشان حالت میں اُس کے گرد اکٹھے ہوئے۔ تب ایک نے کہا، ”ٹھہرو، پہلے ہم پھیپھڑوں سے پانی نکالتے ہیں پھر اُس کا نبض دیکھتے ہیں۔“ وہ جُھک کر کافی دیر طبّی امداد دینے میں لگا رہا۔ پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا، ”بہت ہی کمزور ہے۔ لیکن زندہ ہے۔ ہلکی ہلکی سانس لے رہا ہے۔“ حالانکہ بالکل بے جان لگ رہا تھا۔ نہ ٹھیک طور سے مرا ہوا تھا، نہ زندہ۔

کتنے لوگوں کی یہی حالت ہوتی ہے۔ دھیان سے دیکھو تب ہی پتہ چلتا ہے کہ زندہ ہیں۔ لگ رہا ہے کہ وہ نہر کے کنارے ادھ موئے پڑے ہیں۔ بے حس و حرکت۔ وہ بس گزارا کر رہے ہیں۔ اُن کی زندگی کا کوئی مقصد، کوئی مزہ نہیں رہا۔ دیکھنے میں وہ زندہ ہیں مگر ہیں ہی مُردے۔

◄ آپ کی زندگی کیسی ہے؟ کیا وہ بھرپور اور بامقصد ہے؟ اگر نہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں کہ ہماری جان میں دوبارہ جان آئے؟

بھرپور زندگی پانے کے لئے ہمیں کچھ سوال پوچھنے چاہئیں۔ پہلا سوال:

کیا مَیں نے خود آ کر دیکھ لیا ہے؟

ایک واحد ہستی ہے جس سے ہماری جان میں جان آ سکتی ہے—وہ جو عیسیٰ مسیح کہلاتا ہے۔

ایک دن عیسیٰ مسیح یحییٰ نبی کے پاس آیا۔ یحییٰ نبی نے اُسے دیکھتے ہی اپنے شاگردوں کو بتایا کہ یہ مسیح ہے۔ یہ وہی ہے جو دُنیا کے گناہوں کو اُٹھا لے جائے گا۔

- ◄ کیا یہ سن کر شاگردوں کو سمجھ آئی کہ عیسیٰ مسیح کون ہے؟

نہیں۔ لیکن اِتنا وہ سمجھ گئے کہ یہ ایک خاص اور عظیم آدمی ہے۔

اندھیرے میں پروانہ آگ سے کھینچا جاتا ہے۔ وہ مجبور ہو جاتا ہے چاہے وہ اُس میں جل بھی جائے۔ شاگرد پروانوں کی طرح عیسیٰ مسیح کے پیچھے پیچھے کھچتے گئے۔

اُس نے مُڑ کر اُن سے پوچھا، ”تم کیا چاہتے ہو؟“

- ◄ آج عیسیٰ مسیح یہ کچھ مجھ سے اور آپ سے بھی پوچھتا ہے: تم کیا چاہتے ہو؟
- ◄ آپ کیا جواب دیں گے؟

آپ بڑے ہوں یا چھوٹے، مرد ہوں یا عورت، وہ ہر ایک سے یہ سوال پوچھتا ہے۔ کیا آپ کہیں گے کہ ”مجھے چھوڑ دو۔ پیغمبر ہو نہ ہو مگر میرا آپ سے کیا واسطہ۔ میری تو الگ پارٹی ہے۔“

- ◄ اپنے آپ کو دھوکا مت دینا۔ روزِ محشر پر آپ کیا کہیں گے جب آپ کو تختِ عدالت کے سامنے لایا جائے گا؟

شاگردوں نے ایسی کوئی بات نہ کی۔ اُنہوں نے صاف پوچھا، "اُستاد، آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں؟"

"اُستاد۔" اُن کو اِتنا ہی پتہ تھا: مسیح ہمارا اُستاد ہے۔ وہ اُستاد جس سے ہماری جان میں جان آئے گی اور آسمان کا راستہ کُھل جائے گا۔ اِسی لئے ہم وہاں جانا چاہتے ہیں جہاں وہ ٹھہرا ہوا ہے۔

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، "آو، خود دیکھ لو۔"

کتنی خوب صورت دعوت! وہ مجبور نہیں کرتا۔ کھلی دعوت ہے کہ آؤ اور خود پتہ کر لو۔ تب تم جان لو گے کہ مَیں کون ہوں۔

دونوں شاگرد مسیح کے ہاں پہنچے۔ شام کے چار بج گئے تھے۔ اُنہوں نے کیا کیا دیکھ لیا ہو گا؟ کیا وہ پوری رات باتیں کرتے رہے؟ ہو سکتا ہے کہ اُستاد کا محبت بھرا چہرا ہی کافی تھا۔ جو بھی ہوا، یہ شاگرد ایک دم عیسیٰ مسیح سے لپٹ گئے۔ اب سے وہ اُس کے ہاں ٹھہرے رہے۔

عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لینے کا مطلب یہی ہے: آؤ، خود دیکھ لو۔ اور اِس سے زیادہ: میرے ساتھ ٹھہرو۔ مطلب یہ نہیں کہ ہم اُس کی پارٹی کے ممبر بنیں۔ اُسے سیاسی باتوں سے سخت نفرت ہے۔ نہیں، وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے گھر والے بن جائیں۔ کہ جہاں وہ ہے وہاں ہم بھی ہوں۔ کہ وہ ہمارا آقا ہو۔ ہم اُس کی آواز سنیں اور اُس کا ہاتھ تھامے ہوئے چل پڑیں۔ یوں ہی ہمیں بھرپور زندگی ملتی رہے گی۔

اِس لئے میری اور آپ کی زندگی کا سب سے اہم سوال یہ ہے:

کیا مَیں اُس کے پیچھے ہو لیا ہوں؟

جب زبردست چٹان سمندر میں گر جائے تو بڑی بڑی لہریں اُچھل کر چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ جو بھی راستے میں ہے اُسے وہ اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔عیسیٰ مسیح کے پاس ٹھہرنے سے یہی کچھ ہوا۔ وہ مسیح کی محبت بھری لہر میں آ کر اِتنے جوش میں آئے کہ اُن سے رہا نہ گیا۔ اُن کو دوسروں کو یہ خوش خبری بتانا ہی تھا۔

دونوں میں سے ایک کا نام اندریاس تھا۔ اُس کا دل اُستاد کی باتوں سے چھلک اُٹھا تو وہ سیدھے اپنے بھائی پطرس کے پاس جا پہنچا۔ کہا، "ہمیں مسیح مل گیا ہے۔" وہ جو ہمیں بچائے گا۔ یہ کہتے ہی اندریاس اپنے بھائی کو گھسیٹ کر عیسیٰ مسیح کے پاس لے گیا۔ بھائی بھی ایک دم مسیح کے جادو میں آ گیا۔

لہریں ابھی تک زوروں پر تھیں۔ اب عیسیٰ مسیح ایک آدمی بنام فلپّس سے ملا۔ اُس نے کہا، "میرے پیچھے ہو لے۔"

◄ کیا مَیں اُس کے پیچھے ہو لیا ہوں؟

تیسرا سوال:

کیا مَیں اُس کا گھر والا بن گیا ہوں؟

فلپّس نہ صرف راضی ہوا۔ وہ اِتنے جوش میں آ گیا کہ سیدھے اپنے جاننے والے نتن ایل کے پاس پہنچا۔ کہنے لگا، "ہمیں وہ مل گیا جس کا ذکر موسیٰ اور نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ناصرت کا رہنے والا ہے۔"

نتن ایل کی ہنسی چھوٹ گئی، ”ناصرت!؟ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟“ ناصرت میں کم آبادی تھی، اور اُسے حقیر جانا جاتا تھا۔ المسیح ایسی جگہ سے کس طرح آسکتا تھا؟

فلپّس نے جواب دیا، ”آ اور خود دیکھ لے۔“

فلپّس یہ بات سمجھ گیا تھا کہ آنے اور خود دیکھ لینے سے ہی سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے۔ کوئی اَور راستہ نہیں۔ گھر کا رشتہ باندھنا ہے۔ یہ تو کوئی فلسفہ نہیں ہے جو وہ کتاب پڑھ کر مان سکتا ہے۔ نہ کسی پارٹی کے آفس میں جا کر اپنا نام رجسٹر کروانا ہے۔ گھر کا رشتہ گھر کے اندر ہی باندھا جاتا ہے۔ گھر والوں کے آمنے سامنے۔

◄ کیا مَیں اُس کا گھر والا ہوں؟

چوتھا سوال:

کیا مسیح میرا بادشاہ ہے؟

عیسیٰ مسیح نتن ایل کو آتے دیکھ کر پکار اُٹھا، ”لو، یہ سچا اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں۔“

نتن ایل ہکّا بکّا رہ گیا۔ ”آپ مجھے کہاں سے جانتے ہیں؟“

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، ”اِس سے پہلے کہ فلپّس نے تجھے بُلایا مَیں نے تجھے دیکھا۔ تُو انجیر کے درخت کے سائے میں تھا۔“

کیا بات ہے! اِس سے پہلے کہ ہم اُسے دیکھیں عیسیٰ مسیح ہمیں پکار کر فرماتا ہے کہ ”آؤ اور خود دیکھ لو۔“

نتن ایل بھی مسیح کی محبت بھری لہر میں آ گیا۔ اُس میں ڈوبے ہوئے وہ پکار اُٹھا، "اُستاد، آپ اللہ کے فرزند ہیں، آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔"

عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "اچھا، میری یہ بات سن کر کہ مَیں نے تجھے انجیر کے درخت کے سائے میں دیکھا تُو ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے کہیں بڑی باتیں دیکھے گا۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم آسمان کو کُھلا اور اللہ کے فرشتوں کو اوپر چڑھتے اور ابنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔"

◄ ہم یہ مشکل بات کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟

قدیم زمانے میں اسرائیل کے بزرگ یعقوب نے خواب میں ایک سیڑھی دیکھی تھی جو زمین سے آسمان تک پہنچتی تھی۔ فرشتے اُس پر چڑھتے اور اُترتے نظر آتے تھے۔ رب اُس کے اوپر کھڑا تھا۔ لکھا ہے،

> تب یعقوب جاگ اُٹھا۔ اُس نے کہا، "یقیناً رب یہاں حاضر ہے، اور مجھے معلوم نہیں تھا۔" وہ ڈر گیا اور کہا، "یہ کتنا خوف ناک مقام ہے۔ یہ تو اللہ ہی کا گھر اور آسمان کا دروازہ ہے۔" (توارت، پیدائش 16-12:28)

عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کو بتانا چاہتا ہے کہ اب تم بھی میرے وسیلے سے دیکھو گے کہ آسمان کا دروازہ انسان کے لئے کُھل جائے گا۔

ایک اَور بات۔ عیسیٰ مسیح نے اپنے آپ کو ابنِ آدم کہا تھا۔

◄ کیوں؟

دانیال نبی نے صدیوں پہلے المسیح کے بارے میں ایک رویا دیکھی تھی۔ اُس میں اُس نے دیکھا تھا کہ

> آسمان کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے جو ابنِ آدم سا لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام کے قریب پہنچا تو اُس کے حضور لایا گیا۔ اُسے سلطنت، عزت اور بادشاہی دی گئی، اور ہر قوم، اُمّت اور زبان کے افراد نے اُس کی پرستش کی۔ اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔ (دانیال 7:13-14)

عیسیٰ مسیح یہی ابنِ آدم ہے جو ایک دن دُنیا کی عدالت کرنے آئے گا۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔ وہی ہر انسان کا خداوند ہے چاہے وہ یہ بات مانے یا نہ مانے۔

یوں عیسیٰ مسیح کی خدمت شروع ہوئی۔ اور یہ خدمت آج تک جاری رہی ہے۔ آج تک وہ بار بار پکارتا رہتا ہے: آؤ، خود دیکھ لو! آؤ، خود دیکھ لو!

◄ رہا یہ سوال: کیا مَیں نے اُس کے حضور آ کر خود دیکھ لیا ہے؟

انجیل، یوحنا 1:35-51

اگلے دن یحییٰ دوبارہ وہیں کھڑا تھا۔ اُس کے دو شاگرد ساتھ تھے۔ اُس نے عیسیٰ کو وہاں سے گزرتے ہوئے دیکھا تو کہا، "دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے!"

اُس کی یہ بات سن کر اُس کے دو شاگرد عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے۔عیسیٰ نے مُڑ کر دیکھا کہ یہ میرے پیچھے چل رہے ہیں تو اُس نے پوچھا، "تم کیا چاہتے ہو؟"

اُنہوں نے کہا، "اُستاد، آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں؟"

اُس نے جواب دیا، "آؤ، خود دیکھ لو۔" چنانچہ وہ اُس کے ساتھ گئے۔ اُنہوں نے وہ جگہ دیکھی جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا اور دن کے باقی وقت اُس کے پاس رہے۔ شام کے تقریباً چار بج گئے تھے۔

شمعون پطرس کا بھائی اندریاس اُن دو شاگردوں میں سے ایک تھا جو یحییٰ کی بات سن کر عیسیٰ کے پیچھے ہو لئے تھے۔ اب اُس کی پہلی ملاقات اُس کے اپنے بھائی شمعون سے ہوئی۔ اُس نے اُسے بتایا، "ہمیں مسیح مل گیا ہے۔" (مسیح کا مطلب 'مسح کیا ہوا شخص' ہے۔) پھر وہ اُسے عیسیٰ کے پاس لے گیا۔

اُسے دیکھ کر عیسیٰ نے کہا، "تُو یوحنا کا بیٹا شمعون ہے۔ تُو کیفا کہلائے گا۔" (اِس کا یونانی ترجمہ پطرس یعنی پتھر ہے۔)

اگلے دن عیسیٰ نے گلیل جانے کا ارادہ کیا۔ فلپّس سے ملا تو اُس سے کہا، "میرے پیچھے ہو لے۔" اندریاس اور پطرس کی طرح فلپّس کا وطنی شہر بیت صیدا تھا۔

فلپّس نتن ایل سے ملا، اور اُس نے اُس سے کہا، ”ہمیں وہی شخص مل گیا جس کا ذکر موسیٰ نے توریت اور نبیوں نے اپنے صحیفوں میں کیا ہے۔ اُس کا نام عیسیٰ بن یوسف ہے اور وہ ناصرت کا رہنے والا ہے۔“

نتن ایل نے کہا، ”ناصرت؟ کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟“

فلپّس نے جواب دیا، ”آ اور خود دیکھ لے۔“

جب عیسیٰ نے نتن ایل کو آتے دیکھا تو اُس نے کہا، ”لو، یہ سچا اسرائیلی ہے جس میں مکر نہیں۔“

نتن ایل نے پوچھا، ”آپ مجھے کہاں سے جانتے ہیں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس سے پہلے کہ فلپّس نے تجھے بُلایا مَیں نے تجھے دیکھا۔ تُو انجیر کے درخت کے سائے میں تھا۔“

نتن ایل نے کہا، ”اُستاد، آپ اللہ کے فرزند ہیں، آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔“

عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”اچھا، میری یہ بات سن کر کہ مَیں نے تجھے انجیر کے درخت کے سائے میں دیکھا تُو ایمان لایا ہے؟ تُو اِس سے کہیں بڑی باتیں دیکھے گا۔“ اُس نے بات جاری رکھی، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم آسمان کو کھلا اور اللہ کے فرشتوں کو اوپر چڑھتے اور ابنِ آدم پر اُترتے دیکھو گے۔“

الٰہی شربت

ایک دن ایک شادی ہوئی۔ گاؤں کا نام قانا تھا۔ عیسیٰ مسیح کی ماں وہاں گئی، اور اُستاد کو بھی شاگردوں سمیت دعوت دی گئی۔ اُس زمانے میں شادی عام طور پر 7 دن منائی جاتی تھی۔ ظاہر ہے کہ اِس کے لئے کھانے پینے کا بہت مال درکار تھا۔ اچانک مریم بی بی عیسیٰ مسیح کے پاس آئی۔ وہ گھبرائی ہوئی تھی۔ اُس نے کہا، "اُن کے پاس مے نہیں رہی۔"

کیا؟ مے ختم ہے؟ ہائے، ہائے! کھانے پینے کی چیزوں کی کمی ہو تو شادی کرانے والوں کا منہ کالا ہو جائے گا۔ ایسے معاملوں کے باعث طلاق تک دی گئی ہے۔

مے: المسیح کا نشان

◄ لیکن مے ہے کیا؟

مے کو ہندی میں ہالا اور انگلش میں وائن کہا جاتا ہے۔ انگور کا رس گلتے گلتے مے میں بدل جاتا ہے۔ اِس طریقے سے انگور کا رس دیرپا ہو جاتا ہے۔ تب وہ خراب نہیں ہو جاتا۔ عیسیٰ مسیح کے زمانے میں مے روزانہ کھانے کے ساتھ ہی پی جاتی تھی، حالانکہ اُسے پانی سے ملایا جاتا تھا۔ جو مے کہی جاتی تھی اُس میں حقیقت میں صرف ایک چوتھائی یا زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مے ہوا کرتی تھی۔ مطلب ہے کہ نشے میں آنے کے لئے بہت زیادہ پینا پڑتا تھا۔

دینِ اسلام میں شراب منع ہے جبکہ توریت اور انجیل انسان کی اپنی ذمے داری پر زور دیتی ہے، کہ وہ عقل سے کام لے۔ ہاں، کلام میں بار بار فرمایا گیا ہے کہ انسان نہ نشے میں پڑ جائے نہ نشہ باز بن جائے۔ یوں عقل ہمیں بتاتی ہے کہ ہم ہر قسم کی شراب سے کترائیں۔ جو شراب کے عادی بن جائے وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی خطرے کا باعث بن جاتا ہے۔ کتنے لاتعداد گھر شراب کی وجہ سے برباد ہو گئے ہیں۔ کتنے اَن گنت لوگ شراب کے باعث ٹریفک کے حادثوں میں اُلجھ کر مر گئے ہیں۔

- **تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ کلام ہمیں اِس جگہ پر مَے پینے پر اُبھارنا چاہتا ہے؟**

یہ ناممکن ہے!

- **تو پھر مَے کا یہ واقعہ کیوں پیش کیا گیا ہے؟ کلام ہمیں کیا سکھانا چاہتا ہے؟**

یہ سمجھنے کے لئے ہمیں کلام کی گہرائیوں میں جانا پڑے گا۔ بہت صدیوں پہلے خدا کے پیغمبروں نے پیش گوئی کی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب خدا نہ صرف اسرائیل بلکہ پوری دُنیا کو نجات دے گا۔ یہ زمانہ المسیح کی آمد سے شروع ہو جائے گا۔ تب وہ ایک ضیافت کرے گا جس میں بہترین مَے اور لذیذترین کھانے کی کثرت ہو گی۔ یوں یسعیاہ نبی فرماتا ہے،

> یہیں کوہِ صیون پر رب الافواج تمام اقوام کی زبردست ضیافت کرے گا۔ بہترین قسم کی قدیم اور صاف شفاف مَے پی جائے گی، عمدہ اور لذیذترین کھانا کھایا جائے گا۔

اِسی پہاڑ پر وہ تمام اُمّتوں پر کا نقاب اُتارے گا اور تمام اقوام پر کا پردہ ہٹا دے گا۔
موت الٰہی فتح کا لقمہ ہو کر ابد تک نیست و نابود رہے گی۔
تب رب قادرِمطلق ہر چہرے کے آنسو پونچھ کر تمام دنیا میں سے اپنی قوم کی رُسوائی دُور کرے گا۔ رب ہی نے یہ سب کچھ فرمایا ہے۔
اُس دن لوگ کہیں گے، "یہی ہمارا خدا ہے جس کی نجات کے انتظار میں ہم رہے۔ یہی ہے رب جس سے ہم اُمید رکھتے رہے۔ آؤ، ہم شادیانہ بجا کر اُس کی نجات کی خوشی منائیں۔" (یسعیاہ 25:6-9)

مَے: بحالی اور رشتے کا نشان

تمام قومیں یہ پی کر خوشی منائیں گی۔ کیونکہ وہ خدا کے فرزند بن کر نجات پائیں گی۔ جو پردہ انسان اور خدا کے درمیان پڑا ہے وہ ہٹا دیا جائے گا۔ اور یہ رشتہ سب کو ظاہر ہو جائے گا۔

◄ کس طرح؟

اِس میں کہ خدا اُن کی زبردست ضیافت کرے گا۔ وہاں سب مَے کا مزہ لوٹیں گے، مگر نشہ نہیں چڑھے گا۔ کسی کو نقصان نہیں پہنچے گا۔

◄ کیوں؟

اُس وقت دُنیا کی ٹوٹی پھوٹی حالت بحال ہو جائے گی۔ انسان و حیوان میں جو نقص ہے وہ اُس وقت کہیں نہیں پایا جائے گا۔ مَے بھی انسان کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔

مریم بی بی کا مقصد

مریم بی بی جب کہتی ہے کہ مَے نہیں ہے تو وہ اِس طرف اشارہ کر رہی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ اب اچھا موقع ہے کہ لوگ معجزہ دیکھ کر مان جائیں کہ آپ المسیح ہیں۔ وہی جس سے نجات کا یہ زمانہ شروع ہو جائے گا۔

لیکن عیسیٰ مسیح کچھ سختی سے فرماتا ہے، "اے خاتون، میرا آپ سے کیا واسطہ؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا۔"

◄ **اِس کا کیا مطلب ہے کہ میرا وقت ابھی نہیں آیا؟**

عیسیٰ مسیح ضرور ظاہر کرے گا کہ وہ المسیح ہے۔ لیکن اب نہیں۔ پہلے اُسے بہت کچھ کرنا ہے۔ آخر میں وہ ہماری سزا اپنے اوپر اُٹھا کر مر جائے گا اور تیسرے دن جی اُٹھے گا۔

جو کچھ وہ تم کو بتائے

◄ **کیا مریم بی بی ناراض ہو جاتی ہے؟ کیا وہ مایوس ہو جاتی ہے؟**

نہیں۔ وہ نوکروں کو بتاتی ہے، "جو کچھ وہ تم کو بتائے وہ کرو۔" وہ اُنہیں نہیں بتاتی کہ کیا کرنا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جو کچھ وہی تم کو بتائے۔ وہ مان جاتی ہے کہ میرا عیسیٰ مسیح پر کوئی اختیار، کوئی قبضہ نہیں ہے۔ اُسی کی مرضی پوری ہو جائے۔ جو بھی وہ چاہے ہو جائے۔ ساتھ ساتھ وہ جانتی ہے کہ عیسیٰ مسیح ہمیشہ ہماری سنتا ہے۔ شاید وہ وہ کچھ نہیں کرے گا جو ہم چاہتے ہیں۔ لیکن وہ کچھ کرے گا ضرور۔ اِس لئے مریم بی بی نوکروں سے بات کرتی ہے۔

وہاں پانی کے 6 بڑے بڑے مٹکے پڑے تھے۔ یہ پانی وضو کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ پتھر کے یہ مٹکے کافی بڑے تھے۔ ہر ایک میں تقریباً 100 لٹر کی گنجائش تھی۔ اب عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "مٹکوں کو پانی سے بھر دو۔" نوکروں نے ایسا ہی کر کے اُنہیں لبالب بھر دیا۔

پھر مسیح نے فرمایا، "اب کچھ نکال کر ضیافت کا انتظام چلانے والے کے پاس لے جاؤ۔"

► کیا؟ پانی نکال کر انتظام چلانے والے کے پاس لے جانا؟ کیوں؟ کیا وہ اُنہیں پاگل نہیں ٹھہرائے گا؟

ضرور۔ لیکن عیسیٰ مسیح سے ایک ایسا اختیار ٹپک رہا تھا کہ وہ مان گئے۔ وہ پانی نکال کر ضیافت چلانے والے کے پاس لے گئے۔

► اب کیا ہوا؟

پانی کو چکھتے ہی وہ کھیج گیا۔ بولا، "ہر میزبان پہلے اچھی قسم کی مَے پینے کے لئے پیش کرتا ہے۔ پھر جب لوگوں کو نشہ چڑھنے لگے تو وہ دو نمبر کی مَے پلانے لگتا ہے۔ لیکن آپ نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔"

پانی بہترین مَے میں بدل گیا تھا۔

ہم کہہ چکے تھے کہ مَے پانی سے ملائی جاتی تھی۔ اِس لئے شادی منانے والے اِتنی جلدی سے نشے میں نہیں آ سکتے تھے۔ انتظام چلانے والے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سب لوگ نشے میں دُھت ہیں۔ وہ کہنا چاہتا ہے کہ لوگ جی بھر کر کھا پی چکے ہیں، اور اِس وقت بہترین مَے پیش کرنا بے کار ہے۔

شریعت کا پانی یا مسیح کی الٰہی شربت؟

◄ پانی کے یہ بڑے مٹکے کس کام کے لئے استعمال ہوتے تھے؟

یہ دینی غسل یعنی وضو کے لئے استعمال ہوتے تھے۔

◄ اِس سے کلام ہمیں کیا بتانا چاہتا ہے؟

وضو توریت کا ایک نشان ہے۔ اِس پانی سے انسان اپنے آپ کو خدا کی نظر میں منظور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔مگر اب یہ پانی بدل گیا تھا۔ وہ ایک خوشی اور طاقت دلانے والی شربت میں بدل گیا تھا۔ یہ اُس آبِ حیات کی طرف اشارہ ہے جو صرف المسیح سے ملتا ہے۔ جسے پی کر انسان ابدی زندگی پاتا ہے۔

یہی ہے شریعت اور انجیل میں فرق۔

انسان پانی یعنی اپنی کوششوں سے منظور نہیں ہو سکتا۔جتنی بھی جد و جہد وہ کرے وہ اپنے گناہوں کو چھوڑ نہیں سکتا۔ صرف ایک اُسے منظور کرا سکتا ہے یعنی المسیح۔ اِس کا نشان یہ الٰہی شربت ہے۔ جو اِس کا مزہ لے وہ آخری ضیافت میں شامل ہو گا، وہ خدا کا فرزند کہلائے گا۔

شریعت خراب نہیں ہے۔ وہ انسان کو بتاتی ہے کہ اُسے کیا کرنا اور کیا چھوڑنا ہے۔ کہ کس طرح راہِ مستقیم پر چلنا ہے۔ وہ گناہ کرنے کی سزائیں بھی فرماتی ہے۔ شریعت سے ہم کو پتہ چلتا ہے کہ خدا کی کیا مرضی ہے۔ اور اُس پر عمل کرنے سے خدا ہمیں برکت دیتا ہے۔

شریعت تو اچھی ہے۔ مسئلہ شریعت نہیں ہے بلکہ انسان۔ انسان اپنے گناہوں میں جکڑا رہتا ہے اور اپنی کوششوں سے آزاد ہو ہی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ المسیح

آیا۔ تاکہ ہمیں گناہوں سے آزادی دلائے۔ یوں خدا حزقی ایل نبی کے وسیلے سے فرماتا ہے،

> تب مَیں تمہیں نیا دل بخش کر تم میں نئی روح ڈال دوں گا۔ مَیں تمہارا سنگین دل نکال کر تمہیں گوشت پوست کا نرم دل عطا کروں گا۔ کیونکہ مَیں اپنا ہی روح تم میں ڈال کر تمہیں اِس قابل بنا دوں گا کہ تم میری ہدایات کی پیروی اور میرے احکام پر دھیان سے عمل کر سکو۔ (حزقی ایل 36:26-27)

جب مسیح انسان کے دل میں بستا ہے تو اُس کا پتھریلا دل نرم ہو جاتا ہے اور وہ تبدیل ہونے لگتا ہے۔ تب وہ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے بھی الٰہی شربت کا مزہ لے لے کر خوشیاں منانے لگتا ہے۔

◄ کیا آپ خوشی اور طاقت دلانے والی اِس شربت کا مزہ لے چکے ہیں؟

انجیل، یوحنا 2:1-12

تیسرے دن گلیل کے گاؤں قانا میں ایک شادی ہوئی۔ عیسیٰ کی ماں وہاں تھی اور عیسیٰ اور اُس کے شاگردوں کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ مَے ختم ہو گئی تو عیسیٰ کی ماں نے اُس سے کہا، "اُن کے پاس مَے نہیں رہی۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "اے خاتون، میرا آپ سے کیا واسطہ؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا۔"

لیکن اُس کی ماں نے نوکروں کو بتایا، "جو کچھ وہ تم کو بتائے وہ کرو۔" وہاں پتھر کے چھ مٹکے پڑے تھے جنہیں یہودی دینی غسل کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ہر ایک میں تقریباً 100 لٹر کی گنجائش تھی۔ عیسیٰ نے نوکروں سے کہا، "مٹکوں کو پانی سے بھر دو۔" چنانچہ اُنہوں نے اُنہیں لبالب بھر دیا۔ پھر اُس نے کہا، "اب کچھ نکال کر ضیافت کا انتظام چلانے والے کے پاس لے جاؤ۔" اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ جوں ہی ضیافت کا انتظام چلانے والے نے وہ پانی چکھا جو مَے میں بدل گیا تھا تو اُس نے دُولھے کو بُلایا۔ (اُسے معلوم نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی ہے، اگرچہ اُن نوکروں کو پتا تھا جو اُسے نکال کر لائے تھے۔) اُس نے کہا، "ہر میزبان پہلے اچھی قسم کی مَے پینے کے لئے پیش کرتا ہے۔ پھر جب لوگوں کو نشہ چڑھنے لگے تو وہ نسبتاً گھٹیا قسم کی مَے پلانے لگتا ہے۔ لیکن آپ نے اچھی مَے اب تک رکھ چھوڑی ہے۔"

یوں عیسیٰ نے گلیل کے قانا میں یہ پہلا الٰہی نشان دکھا کر اپنے جلال کا اظہار کیا۔ یہ دیکھ کر اُس کے شاگرد اُس پر ایمان لائے۔

اِس کے بعد وہ اپنی ماں، اپنے بھائیوں اور اپنے شاگردوں کے ساتھ کفرنحوم کو چلا گیا۔ وہاں وہ تھوڑے دن رہے۔

سچا مقدِس

فَسَح کی عید قریب آ گئی۔ یہ ایک بہت اہم عید تھی۔

◄ اِس عید پر یہودی کیا مناتے تھے؟

یہ کہ خدا نے اسرائیلیوں کو مصر کی غلامی سے چھڑایا۔

اُس وقت خدا نے فرمایا تھا کہ اسرائیلی ایک لیلے کا خون دروازے کے چوکھٹوں پر لگائیں۔ جس نے ایسا کیا اُس کے سب گھر والے زندہ رہے۔ جس نے ایسا نہ کیا اُس کا پہلوٹھا مر گیا۔ رات کے وقت مصریوں میں بڑا ہلّہ مچ گیا، کیونکہ جیل کے قیدی سے لے کر فرعون تک اُن کے تمام پہلوٹھے مر گئے تھے۔ تب مصر کا بادشاہ اسرائیلیوں کو چھوڑنے پر مجبور ہوا۔

لیلے کے خون سے نجات

ایک لیلے کے خون نے اُنہیں خدا کے غضب سے بچایا۔

ایک لیلا نجات کا باعث بن گیا۔

یہ لیلا صرف یروشلم کے مقدِس میں ذبح کیا جا سکتا تھا۔ اِس موقع پر عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ یروشلم پہنچ گیا۔

◄ جانے کا کیا مقصد تھا؟ وہ وہاں کیا سکھانا چاہتا تھا؟

مقدِس میں منڈی

جب وہ بیت المقدّس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں، بیرونی صحن میں بڑی منڈی لگی ہوئی ہے۔ اُس میں لاتعداد گائے بَیل، بھیڑیں اور کبوتر بِک رہے ہیں۔ ایک طرف میزوں کی قطار لگی ہوئی ہے۔ وہاں صراف بیٹھے عام سِکے خاص سِکوں میں بدل رہے ہیں۔ معمول کے سکّے منع تھے، اِس لئے جو آتا تھا اُسے اپنے سکے اِن خاص سکوں میں بدلنا تھا۔

ہرطرف ڈکارتے گائے بیل، ممیاتی بھیڑ بکریاں، غوں غوں کرتے کبوتر، مول تول میں لگے سوداگروں کی چیخ پکار۔

یہ کچھ دیکھتے ہی عیسیٰ مسیح آپے سے باہر ہوا۔ وہ رسّیوں کا کوڑا بنا کر سب پر ٹوٹ پڑا۔ اُس نے بھیڑوں اور گائے بَیلوں کو باہر ہانک دیا، پیسے بدلنے والوں کے سِکے بکھیر دیئے اور اُن کی میزیں اُلٹ دیں۔ کبوتر بیچنے والوں کو اُس نے کہا، ”اِسے لے جاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو منڈی میں مت بدلو۔“

مقدِس: پاک مقام

◄ وہ کیوں اِتنے غصے ہوا؟

بیت المقدّس وہ مقدّس جگہ تھا جہاں انسان خدا کے حضور آ کر اُس کی پرستش کر سکتا تھا۔ اُس خدا کی جو نہ صرف عظیم ہے بلکہ جو پاک بھی ہے۔ جس کے سامنے گناہ گار انسان قائم نہیں رہ سکتا۔ اُسے منڈی میں بدلنا سخت گناہ تھا۔

اِس دُنیا میں ہرطرف دینی منڈیاں لگی رہتی ہیں۔ جہاں لوگ پوجا اور پرستش کرتے ہیں وہاں پیسے کمانا آسان ہے۔ جو عام بازار میں پیسا گن گن کر سودا مول لیتا ہے وہ دین کے معاملوں میں اندھا دُھند دیتا ہے۔

◄ کیوں؟

ظاہر ہے، کون اپنے دیوتا یا خدا کو ناراض کرنا چاہتا ہے؟ اِس بِنا پر مذہب کو پیشہ بنا دیا گیا ہے۔

مقدِس: خدا کے حضور آنے کا مقام

یہاں عیسیٰ مسیح نے نہ بیت المقدّس کہا نہ مقدِس۔

◄ اُس نے کیا کہا؟

میرے باپ کا گھر۔

◄ کیا خدا وہاں بستا تھا؟

نہیں۔ جس نے سب کچھ خلق کیا وہ نہ بیت المقدّس نہ کسی اَور جگہ رہتا ہے۔ مگر یہ گھر اُس کا نشان تھا، وہ مقام جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ ہے۔ جہاں اُس کے امام اُسے قربانیاں پیش کرتے تھے۔ اِس لئے ایمان دار بڑی عیدوں پر جہاں ممکن تھا وہاں آیا کرتے تھے۔

مقدِس: باپ کا مقام

◄ میرے باپ کا گھر۔ میرے باپ کہہ کر وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

میرا خدا باپ سے خاص رشتہ ہے، فرزند کا پاک رشتہ۔

یہی وجہ ہے کہ وہ اِتنے غصے ہوا۔

باپ کا گھر میرا گھر بھی ہے۔ اور اِسی کو تم نے منڈی میں بدل ڈالا ہے۔ پرستش اور دعا کی جگہ مول تول کی منڈی بن گئی ہے۔ خدا اِس کا مرکز نہیں رہا۔ اُس کی توہین ہو رہی ہے۔

مسیح سچی پرستش قائم کرے گا

نبیوں نے بار بار اِس توہین کا ذکر کیا تھا۔ یوں یرمیاہ نبی نے فرمایا تھا،

> کیا تمہارے نزدیک یہ مکان جس پر میرے ہی نام کا ٹھپا لگا ہے ڈاکوؤں کا اڈّا بن گیا ہے؟ خبردار! یہ سب کچھ مجھے بھی نظر آتا ہے۔
>
> (یرمیاہ 11:7)

نبیوں نے اِس سے بڑھ کر صاف بتایا تھا کہ انسان اپنی کوششوں سے سچی پرستش کر ہی نہیں سکتا۔ اِس لئے ایک وقت آئے گا جب خدا خود، المسیح کے ذریعے یہ سچی پرستش قائم کرے گا۔ یوں زکریاہ نبی صدیوں پہلے پیش گوئی کرتا ہے کہ اُس وقت سودابازی ختم ہو جائے گی۔

> اُس دن سے رب الافواج کے گھر میں کوئی بھی سوداگر پایا نہیں جائے گا۔ (زکریاہ 21:14)

یسعیاہ نبی نے بھی اِس مسیحانہ زمانے کی پیش گوئی کی تھی،

> میرا گھر تمام قوموں کے لئے دعا کا گھر کہلائے گا۔ (یسعیاہ 7:56)

غرض، عیسیٰ مسیح اپنے عمل اور کلام سے ظاہر کر رہا ہے کہ وہ المسیح ہے جو سچی پرستش کا یہ زمانہ شروع کرنے آیا ہے۔

اپنی غلطی کے لئے اندھے

◄ دوسرے لوگ یہ دیکھ کر کیا کرتے ہیں؟

وہ پوچھتے ہیں کہ ”آپ ہمیں کیا الٰہی نشان دکھا سکتے ہیں تاکہ ہمیں یقین آئے کہ آپ کو یہ کرنے کا اختیار ہے؟“

- **کیا آپ نے کچھ محسوس کیا؟**

اُنہوں نے سوچا تک نہیں کہ یہ کام غلط ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو زیادہ طاقت دکھائے وہی حق میں ہے۔

- **کیا وہ کلام سے واقف نہیں تھے؟ کیا اُن کو نہیں پتہ تھا کہ منڈی کا یہ انتظام غلط ہے؟**

ضرور۔ وہ پاک نوشتوں سے واقف تھے۔ لیکن اِس دُنیا میں کون پوچھتا ہے کہ کیا غلط اور کیا صحیح ہے؟ ہر ایک اپنے نفع اور فائدے کے پیچھے لگا رہتا ہے۔ ایسے لوگ کسی کی بات صرف اِس صورت میں مانتے ہیں کہ وہ اُن سے زیادہ زبردست ہو۔

اِسی لئے وہ اختیار کا سوال چھیڑتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کوئی الٰہی نشان دکھاؤ جس سے پتہ چلے کہ تم زیادہ طاقت ور اور زبردست ہو۔

انسان مقدِس کو پاک نہیں رکھ سکتا

- **عیسیٰ مسیح کیا جواب دیتا ہے؟ کیا وہ کوئی شاندار معجزہ دکھاتا ہے؟**

نہیں۔ وہ ایک پہیلی پیش کرتا ہے: ”اِس مقدِس کو ڈھا دو تو مَیں اِسے تین دن کے اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔“

پوچھنے والے چونک اُٹھے۔ وہ بولے، ”بیت المُقدّس کو تعمیر کرنے میں 46 سال لگ گئے تھے اور آپ اِسے تین دن میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟“

بیت المقدّس اِتنی محنت سے تیار ہو گیا ہے، اور اب بھی تعمیر کا کام جاری ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ اُسے تین دن میں تعمیر کر سکیں؟

لیکن عیسیٰ مسیح کچھ اَور کہنا چاہتا ہے۔ پہلے، انسان مقدِس کا یہ انتظام پاک رکھنے میں فیل ہے۔ یہ اِس منڈی سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اِس لئے جلد ہی ایک وقت آئے گا جب اُسے ڈھا دیا جائے گا۔ اور کچھ سالوں بعد ایسا ہی ہوا۔ رومیوں نے اِس شاندار مقام کا ستیاناس کیا۔

اِس سے خدا ظاہر کرے گا کہ انسان اُسے پاک نہیں رکھ سکتا۔ انسان اپنی کوششوں سے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اِس کے لئے یہ دُنیاوی مقدِس کافی نہیں ہے۔

لیکن یہودی ایک اَور مقدِس بھی ڈھا دیں گے: المسیح کو جو خدا تک کا سچا راستہ ہے۔ وہ اُسے رد کر کے صلیب پر چڑھائیں گے۔

مسیح ہی سچا مقدِس اور لیلا ہے

لیکن یہ دوسرا مقدِس قبر میں نہیں رہے گا بلکہ جی اُٹھے گا۔ اور یہ الٰہی مقدِس انسان کا اپنے ساتھ رشتہ قائم کرے گا۔ جس کام میں انسان خود فیل تھا اُسے وہ خود سرانجام دے گا۔ وہی جو سچا مقدِس ہے۔ جو قربانی کا سچا لیلا ہے۔ جو ہماری خاطر موا اور جی اُٹھا۔ جس سے ہمیں اپنے گناہوں سے نجات ملی ہے۔

بیت المقدّس کو ڈھا دیا گیا اور آج تک نئے سرے سے تعمیر نہیں ہوا۔ لیکن مسیح جی اُٹھا۔ وہ ایک پاک اور ابدی مقدِس ہے جس کے وسیلے سے ہم خدا کے حضور آ سکتے ہیں۔ جس سے ہم اُس کے فرزند بن سکتے ہیں۔ اور یہ مقدِس کسی مقام پر محدود نہیں

رہتا۔ ہم ہر جگہ اِس مقدِس کے ذریعے خدا سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ہر جگہ ہم خدا کی پاک پرستش کر سکتے ہیں۔

◄ **آپ کا کیا مقدِس ہے؟ خدا تک پہنچنے کا آپ کا کیا پاک راستہ ہے؟ کیا آپ دُنیا کی کسی دینی منڈی میں اُلجھے ہوئے ہیں؟ یا مسیح آپ کا سچا مقدِس ہے؟**

انجیل، یوحنا 2:13-22

جب یہودی عیدِ فسح قریب آ گئی تو عیسیٰ یروشلم چلا گیا۔ بیت المُقدّس میں جا کر اُس نے دیکھا کہ کئی لوگ اُس میں گائے بَیل، بھیڑیں اور کبوتر بیچ رہے ہیں۔ دوسرے میز پر بیٹھے غیرملکی سِکے بیت المُقدّس کے سِکوں میں بدل رہے ہیں۔

پھر عیسیٰ نے رسّیوں کا کوڑا بنا کر سب کو بیت المُقدّس سے نکال دیا۔ اُس نے بھیڑوں اور گائے بَیلوں کو باہر ہانک دیا، پیسے بدلنے والوں کے سِکے بکھیر دیئے اور اُن کی میزیں اُلٹ دیں۔ کبوتر بیچنے والوں کو اُس نے کہا، ”اِسے لے جاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو منڈی میں مت بدلو۔“

یہ دیکھ کر عیسیٰ کے شاگردوں کو کلامِ مُقدّس کا یہ حوالہ یاد آیا کہ ”تیرے گھر کی غیرت مجھے کھا جائے گی۔“

یہودیوں نے جواب میں پوچھا، ”آپ ہمیں کیا الٰہی نشان دکھا سکتے ہیں تاکہ ہمیں یقین آئے کہ آپ کو یہ کرنے کا اختیار ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس مقدِس کو ڈھا دو تو مَیں اِسے تین دن کے اندر دوبارہ تعمیر کر دوں گا۔“

یہودیوں نے کہا، ”بیت المُقدّس کو تعمیر کرنے میں 46 سال لگ گئے تھے اور آپ اِسے تین دن میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟“

لیکن جب عیسیٰ نے ”اِس مقدِس“ کے الفاظ استعمال کئے تو اِس کا مطلب اُس کا اپنا بدن تھا۔ اُس کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اُس کے شاگردوں کو اُس کی یہ بات یاد آئی۔ پھر وہ کلامِ مُقدّس اور اُن باتوں پر ایمان لائے جو عیسیٰ نے کی تھیں۔

جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو

فلسطین میں ایک عزت دار آدمی بنام نیکدیمس رہتا تھا۔ ایک رات وہ عیسیٰ مسیح کے پاس آیا۔ اُس نے کہا، ”اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف سے آئے ہیں۔“

سچائی جاننے کی پیاس

نیکدیمس ایک دلچسپ آدمی ہے۔ وہ ایک بڑا عالم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ المسیح آنے والا ہے۔ اور وہ اُسے دیکھنے کے لئے تڑپ رہا ہے۔ اب عیسیٰ المسیح سامنے آیا ہے۔ اُس کی باتیں اور کام ظاہر کرتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔

پروانہ بتی سے کھنچ جاتا ہے۔ اِسی طرح جس کے اندر سچائی جاننے کی پیاس ہے وہ عیسیٰ مسیح سے کھنچ جاتا ہے۔ یہی نیکدیمس کا حال ہے۔ کوئی چیز مسیح میں ہے جو اُسے کھینچ رہی ہے۔ اِس لئے نیکدیمس اُس کے پاس پہنچتا ہے۔

► کیا آپ کے اندر سچائی جاننے کی پیاس ہے؟

جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو

► عیسیٰ مسیح جواب میں کیا کہتا ہے؟

وہ ایک چونکا دینے والی بات فرماتا ہے۔ ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔“

◄ کیا آپ نے کچھ نوٹ کیا؟

نیکدیمس، عیسیٰ مسیح کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ جواب میں مسیح ایک بالکل الگ بات چھیڑتا ہے۔

◄ کیوں؟

اُسے نیکدیمس کا پیاسا دل صاف نظر آتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کیا چیز اِس پیاس کو بُجھا سکتی ہے۔ اور یہ چیز نئے سرے سے پیدا ہونے کا عمل ہے۔

تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا؟

نیکدیمس پاک نوشتوں کی گہری گہری باتیں جانتا ہے۔ اب وہ سوچ رہا ہے کہ یہ آدمی کون ہے جو عیسیٰ کہلاتا ہے۔ وہ نہ صرف ایک بڑا عالم ہے۔ اُس سے بڑے معجزے بھی ہو رہے ہیں۔ کیا یہ وہ نجات دینے والا ہے جس کے انتظار میں ہم ہیں؟ نیکدیمس اُلجھن میں پڑا ہے۔ اب وہ رات کے وقت آ گیا ہے تاکہ سکون سے عیسیٰ مسیح کی باتیں سن لے۔ وہ محسوس کر رہا ہے کہ مَیں نہر کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ اب سوال ہے کہ کیا مَیں غوطہ لگاؤں یا نہیں؟ اگر لگایا تو کیا ہو گا؟ تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا؟

◄ جو بھی عیسیٰ مسیح کے حضور آتا ہے اُسے اِس سوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے: تیروں گا یا ڈوب جاؤں گا؟

ہماری منزل: آسمان کی بادشاہی

مسیح اُس کی پریشانی دُور نہیں کرتا بلکہ اُسے مزید اُلجھن میں ڈال دیتا ہے: تجھے نئے سرے سے پیدا ہونا ہے اگر تُو آسمان کی بادشاہی دیکھنا چاہتا ہے۔

◄ یہ آسمان کی بادشاہی کیا چیز ہے؟

پاک نوشتے بتا چکے تھے کہ آسمان کی بادشاہی آنے والی ہے۔ مطلب ہے خدا کی بادشاہی آنے والی ہے۔ اُس وقت اُس کا دُنیا پر پورا راج ہو گا۔ تب نہ صرف گناہ گاروں بلکہ گناہ کو ختم کیا جائے گا۔ یہ ایک نئی دُنیا ہو گی جس میں نہ گناہ ہو گا، نہ جنگ اور نہ موت۔

یہودی اِس بادشاہی کے انتظار میں تھے۔ نیکدیمس بھی یہ بادشاہی دیکھنے کا پیاسا ہے۔ مگر مسیح فرما رہا ہے کہ تم اِس بادشاہی کو صرف اِس صورت میں دیکھ سکتے ہو کہ تم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔

◄ یہ کتنی عجیب بات ہے۔ نئے سرے سے پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے؟

بڑے عالم نیکدیمس کو سمجھ نہیں آتی بات۔ وہ مسیح کو اُکسانے کے لئے پوچھتا ہے، "کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟"

ہمارا وسیلہ: پانی اور روح

عیسیٰ مسیح جواب دیتا ہے، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔"

پانی اور روح؟ نیکدیمس کو سمجھ نہیں آتی کہ مسیح کیا کہنا چاہتا ہے۔

◄ کیا آپ کو پتہ ہے؟

خدا نے حزقی ایل نبی سے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ

> مَیں تم پر صاف پانی چھڑکوں گا تو تم پاک صاف ہو جاؤ گے۔ ہاں، مَیں تمہیں تمام ناپاکیوں اور بُتوں سے پاک صاف کر دوں گا۔
> تب مَیں تمہیں نیا دل بخش کر تم میں نئی روح ڈال دوں گا۔ مَیں تمہارا سنگین دل نکال کر تمہیں گوشت پوست کا نرم دل عطا کروں گا۔ کیونکہ مَیں اپنا ہی روح تم میں ڈال کر تمہیں اِس قابل بنا دوں گا کہ تم میری ہدایات کی پیروی اور میرے احکام پر دھیان سے عمل کر سکو۔
> (حزقی ایل 36:25-27)

مطلب صاف ہے: پہلے، خدا المسیح کے وسیلے سے اپنے لوگوں کو پانی سے پاک صاف کرے گا۔ دوسرے، وہ اُن کے سخت دلوں میں نئی روح ڈال دے گا۔ پانی پاک ہو جانے کا نشان ہے جبکہ روح الٰہی زندگی کا نشان ہے جس سے انسان خدا کی راہوں پر چل سکتا ہے۔

ایک ہی کام کے دو پہلو ہیں: جب ہم عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تب وہ ہمیں پاک بھی کرتا ہے اور ہمارے اندر اپنا روح ڈال دیتا ہے جو ہمیں تبدیل کر دیتا ہے۔

◄ **تو پھر نئی پیدائش کا کیا مطلب ہے؟**

پانی اور روح ایسا الٰہی کام ہے جس سے انسان پورے طور پر بدل جاتا ہے۔

◄ **اِس کی کیا ضرورت ہے؟**

انسان اپنی گناہ گار حالت کی وجہ سے خدا کے حضور نہیں آ سکتا نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ صرف وہ داخل ہو سکتا ہے جو پورے طور پر پاک صاف ہو جاتا ہے، جس کا دل ایک دم بدل گیا ہے۔

روح کا اَن دیکھا کام

◄ لیکن یہ نئی پیدائش کس طرح ظاہر ہوتی ہے؟

عیسیٰ مسیح ہَوا کی مثال دیتا ہے: ہم ہَوا کو نہ دیکھ سکتے نہ اُسے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے چلتی ہے۔ تب ہم اُسے محسوس کرتے ہیں۔ پیڑوں کے پتے ہلتے ہیں۔ پودے ہَوا میں لہلہاتے ہیں۔ خدا کا روح بھی اِسی طرح ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کسی کے دل میں آ کر اُسے تبدیل کرتا ہے۔ اُسے دیکھا نہیں جاتا لیکن اُس کے کام سے انسان خدا کی قربت میں چلنے لگتا ہے۔

ہماری راہ: مصلوب مسیح

◄ ہم یہ نئی زندگی کس طرح پا سکتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح کھمبے پر لٹکے سانپ کی مثال پیش کرتا ہے: جب اسرائیلی ابھی ریگستان میں پھر رہے تھے تو ایک جگہ پر وہ بڑبڑانے لگے۔ نتیجتاً بہتوں کو زہریلے سانپوں سے ڈسا گیا۔ جب موسیٰ نے اُن کی سفارش کی تو خدا نے فرمایا کہ ”ایک سانپ بنا کر اُسے کھمبے سے لٹکا دے۔ جو بھی ڈسا گیا ہو وہ اُسے دیکھ کر بچ جائے گا۔“

جس نے کھمبے پر لٹکے سانپ پر نظر کی وہ بچ گیا۔

مسیح کو بھی کھمبے سے لٹکا دیا گیا۔ جو اُس پر نظر کرے وہ ابدی موت سے بچ جائے گا۔

تب عیسیٰ مسیح ایک بات سناتا ہے جو ایک جُملے میں انجیل کی پوری خوش خبری پیش کرتی ہے:

> کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔ (یوحنا 16:3)

نور کے پاس آؤ

◄ تو جو خوشی کا یہ پیغام قبول نہیں کرتا اُس کا کیا بنے گا؟

عیسیٰ مسیح فرماتا ہے: اللّٰہ کا نور اِس دنیا میں آیا۔ [...] جو سچا کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے۔

عیسیٰ مسیح اللّٰہ کا نور ہے۔ جو اُس کے پاس آتا ہے اُس میں یہ نور چمکنے لگتا ہے۔ اور یہ نور اُس کے اچھے کاموں سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن جو اندھیرے میں رہنا پسند کرتا ہے وہ بُرا کام کرتا ہے۔ اُس کے اپنے کام اُسے مجرم ٹھہراتے ہیں۔ اِس حالت میں وہ آسمان کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔

جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو اُس میں پاک روح بستا ہے اور وہ مسیح کو تکتا رہتا ہے۔ اُس کا دل اُس کے نور سے بھرا رہتا ہے۔ وہ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے ابدی زندگی پاتا ہے۔

- **کیا مجھے نئی پیدائش مل چکی ہے؟ کیا اُس کا روح مجھ میں بستا ہے اور مَیں مسیح کو تکتا رہتا ہوں؟ کیا اُس کا نور میری زندگی میں چمک دمک رہا ہے؟**

انجیل، یوحنا 3:1-21

فریسی فرقے کا ایک آدمی بنام نیکدیمس تھا جو یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا۔ وہ رات کے وقت عیسیٰ کے پاس آیا اور کہا، "اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف سے آئے ہیں، کیونکہ جو الٰہی نشان آپ دکھاتے ہیں وہ صرف ایسا شخص ہی دکھا سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہو۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔"

نیکدیمس نے اعتراض کیا، "کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔ جو کچھ جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ جسمانی ہے، لیکن جو روح سے پیدا ہوتا ہے وہ روحانی ہے۔ اِس لئے تُو تعجب نہ کر کہ مَیں کہتا ہوں، 'تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔' ہَوا

جہاں چاہے چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سنتا ہے، لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ یہی حالت ہر اُس شخص کی ہے جو روح سے پیدا ہوا ہے۔“

نیکدیمس نے پوچھا، ”یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو تو اسرائیل کا اُستاد ہے۔ کیا اِس کے باوجود بھی یہ باتیں نہیں سمجھتا؟ مَیں تجھ کو سچ بتاتا ہوں، ہم وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور اُس کی گواہی دیتے ہیں جو ہم نے خود دیکھا ہے۔ تو بھی تم لوگ ہماری گواہی قبول نہیں کرتے۔ مَیں نے تم کو دنیاوی باتیں سنائی ہیں اور تم اُن پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو پھر تم کیونکر ایمان لاؤ گے اگر تمہیں آسمانی باتوں کے بارے میں بتاؤں؟ آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے ابنِ آدم کے، جو آسمان سے اُترا ہے۔

اور جس طرح موسیٰ نے ریگستان میں سانپ کو لکڑی پر لٹکا کر اونچا کر دیا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم کو بھی اونچے پر چڑھایا جائے، تاکہ ہر ایک کو جو اُس پر ایمان لائے گا ابدی زندگی مل جائے۔ کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔

جو بھی اُس پر ایمان لایا ہے اُسے مجرم نہیں قرار دیا جائے گا، لیکن جو ایمان نہیں رکھتا اُسے مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اکلوتے فرزند کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ اور لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کا سبب یہ ہے کہ گو اللہ کا نور اِس دنیا میں آیا، لیکن لوگوں نے نور کی نسبت اندھیرے کو زیادہ پیار کیا، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور اُس کے قریب نہیں آتا تاکہ اُس کے بُرے کاموں کا پول نہ کھل جائے۔ لیکن جو سچا کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اُس کے کام اللہ کے وسیلے سے ہوئے ہیں۔“

دوطے کا دوست

ایک دن یحییٰ نبی کے شاگرد بے چینی سے اپنے اُستاد کے پاس آئے۔ کہنے لگے، "اُستاد، جس کے بارے میں آپ نے گواہی دی کہ وہ مسیح ہے، وہ بھی لوگوں کو بپتسمہ دے رہا ہے۔ اب سب لوگ اُسی کے پاس جا رہے ہیں۔"

◄ جب یحییٰ بپتسمہ دیتا تھا تو وہ کیا کرتا تھا؟

وہ اُنہیں پانی میں ڈبو دیتا تھا۔

◄ بپتسمے کا کیا مقصد تھا؟

بپتسمہ لینے والا اِس سے تسلیم کرتا تھا کہ مَیں گناہ گار ہوں۔ اب سے مَیں بُرے خیالوں اور کاموں سے دُور رہ کر آنے والے مسیح کے لئے تیار رہنا چاہتا ہوں۔

◄ یحییٰ نبی کے شاگرد کیوں اِتنے پریشان ہیں؟

زیادہ لوگ عیسیٰ مسیح کے پاس جا رہے ہیں۔ یہ کیسی بات ہے؟ اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا وہ ہمارا مقابلہ کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ ہماری خدمت ختم کرنا چاہتا ہے؟ اور پھر ہمارے اُستاد کا کیا بنے گا؟

خدا سے ہی سب کچھ ملتا ہے

◄ کیا یحییٰ نبی ناراض ہوا؟ کیا وہ مایوس ہوا؟

نہیں۔ اُس نے بڑی حلیمی سے جواب دیا: "ہر ایک کو صرف وہ کچھ ملتا ہے جو اُسے آسمان سے دیا جاتا ہے۔"

کتنا دلچسپ جواب۔

◄ یحییٰ نبی کیا کہنا چاہتا ہے؟

سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے ملتا ہے۔ وہی سب کچھ دیتا ہے۔ پھر مجھے بے چین ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

◄ کیا یحییٰ یہ کہتے ہوئے خوش یا دُکھی ہے؟

وہ خوش ہے۔

ہم بھی بہت موقعوں پر کہتے ہیں کہ اوپر والے کی مرضی۔

◄ اکثر اوقات جب ہم یہ کہتے ہیں تو کیا ہم خوش یا دُکھی ہوتے ہیں؟

اکثر جب ہم یہ کہتے ہیں تو خوش نہیں ہوتے۔ ہم مایوس ہوتے ہیں کہ خدا نے وہ ہونے نہیں دیا جو ہم چاہتے ہیں۔ کہنے کا مطلب ہے، چلو، مَیں مجبور ہوں۔ خوش نہیں ہوں مگر کیا کروں؟

لیکن یحییٰ مایوس نہیں ہے۔ وہ کندھے اُچکا کر نہیں کہتا کہ چلو خدا کی مرضی۔ بالکل نہیں۔ وہ خوش ہے۔

میری خدمت بس تیاری ہے

خوشی کی لہر یحییٰ کی ہر بات سے چھلکتی ہے: مَیں نے تو کہا تھا کہ مَیں مسیح نہیں ہوں۔ مجھے تو صرف اُس کے آگے آگے بھیجا گیا ہے۔ مَیں صرف اُس کی راہ کو تیار کرنے آیا ہوں۔جس طرح یسعیاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی،

> ریگستان میں رب کی راہ تیار کرو! بیابان میں ہمارے خدا کا راستہ سیدھا بناؤ۔ [...] تب اللّٰہ کا جلال ظاہر ہو جائے گا، اور تمام انسان مل کر اُسے دیکھیں گے۔ (یسعیاہ 3:43)

میرا بس ایک ہی کام ہے: اِس راہ کو تیار کرنا۔ جب خدا کا جلال مسیح میں ظاہر ہو گیا ہے تو مجھے مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ جو خدمت مجھے دی گئی ہے وہ مکمل ہو گیا ہے۔ مَیں نے راستہ تیار کر رکھا ہے اور بس۔ میری طرف سے کوئی کمی نہیں رہی۔ مسیح کا پیروکار ہمیشہ ایسا ہی سوچے گا۔ اصل اُستاد اور بادشاہ وہی ہے۔ میرا کام بس اُس کی راہ کی تیاری کرنی ہے۔ اصل کام وہی کرتا ہے۔ وہی دلوں کے قلعوں کو توڑ کر اپنا راج قائم کرتا ہے۔ ہم انسانوں کا اِس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

دُولھے کا دوست

تب یحییٰ نبی ایک چونکا دینے والی مثال پیش کرتا ہے: دُولھا ہی دُلھن سے شادی کرتا ہے، اور دُلھن اُسی کی ہے۔ دوست تو دوست ہی ہے چاہے کتنا اچھا دوست کیوں نہ ہو۔ ہاں، دوست ضرور دولھے کی خوشی میں شریک ہوتا ہے۔ دُولھے کی آواز سن سن کر اُس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ مَیں بھی ایسا ہی دوست ہوں۔

◄ **دولھے کی مثال سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟**

وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ مسیح دولھا ہے جبکہ مَیں دولھے کا دوست ہوں۔

◄ **دوست سے کیا مراد ہے؟**

اُس زمانے میں شادی کا پورا انتظام دولھے کے قریبی دوستوں کے ہاتھ میں تھا۔ اکثر دو ایسے دوست تھے۔ اُن کی ذمے داری یہ بھی تھی کہ دولھے اور دُلھن کو

سلامتی سے دولھے کے گھر پہنچائیں۔ اُن کی بہت اہمیت تھی۔ تو بھی وہ شادی کا مرکز اورمقصد نہیں تھے بلکہ دولھا اور دُلھن۔ شادی ختم ہوئی تو دولھے کے یہ دوست خاموشی سے چلے جاتے تھے۔

◄ یحییٰ کے نزدیک دولھا کون ہے؟

دولھا عیسیٰ مسیح ہے۔

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

مرکزی بات دولھا ہے۔ مَیں صرف اُس کا دوست ہوں جو شادی کی تیاریوں میں لگا رہتا ہوں۔ مجھے تو دُلھن سے شادی نہیں کرنی ہے۔ میرا بس یہ فرض ہے کہ شادی کے انتظام پر دھیان دوں۔ دولھے کی آواز سن کر ہی میری خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ اور شادی کی تکمیل پر میرا کام بھی ختم ہو جائے گا۔

◄ تو پھر دُلھن کون ہے؟

اِس کے لئے ہمیں تھوڑی گہرائی میں جانے کی ضرورت ہے۔

نبیوں نے صدیوں پہلے فرمایا تھا کہ ایک مسیحانہ وقت آئے گا جب خدا اپنی قوم کو یوں قبول کرے گا جس طرح دولھا اپنی دُلھن کو۔ یسعیاہ اُس وقت کے بارے میں فرماتا ہے،

> جس طرح دُولھا دُلھن کے باعث خوشی مناتا ہے اُسی طرح تیرا خدا تیرے سبب سے خوشی منائے گا۔ (یسعیاہ 5:62)

یحییٰ نبی یہ کہہ رہا ہے کہ اب یہ وقت آ گیا ہے۔ المسیح آ گیا ہے۔ وہی دولھا ہے۔ اور اُس کی دُلھن اُس کی قوم ہے، وہ جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں۔ مسیح

اپنی قوم کو بلانے آیا ہے، اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ اب تک مَیں دولھے کی تیاریوں میں لگا ہوں کیونکہ مَیں اُس کا دوست ہوں۔لیکن انتظام کروانے کا میرا کام ختم ہونے والا ہے اور مَیں بڑا خوش ہوں۔ مَیں کس طرح غم کھا سکتا ہوں؟

وہ بڑھتا جائے

تب یحییٰ نبی ایک گہری روحانی حقیقت بیان کرتا ہے: لازم ہے کہ وہ بڑھتا جائے جبکہ مَیں گھٹتا جاؤں۔

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

اہم بات مسیح ہے۔ میری خدمت اُس کی نسبت صفر ہے۔ جب وہ آ موجود ہوا ہے تو میرا کام ختم ہونے والا ہے۔ اُس کی تعریف ہو۔بس یہ بات اہم ہے کہ اُسے جلال ملے، وہی بڑھتا جائے۔ دولھے کو دیکھ دیکھ کر میری خوشی پوری ہو گئی ہے۔

ایک بار مسیح نے فرمایا، ”جو اوّل ہونا چاہتا ہے وہ سب سے آخر میں آئے اور سب کا خادم ہو“ (مرقس 9:35)۔ یحییٰ میں یہی خادمانہ روح تھی۔ وہ سب کی خدمت کرنے کو تیار تھا۔بس، دولھے کو خوش رکھنا ہے۔

کچھ دنوں بعد یحییٰ نبی شہید ہوا۔

◄ کیا اُس کی خدمت بے فائدہ تھی؟

بالکل نہیں۔ جو کام اُسے دیا گیا تھا وہ مکمل ہوا تھا۔ مسیح کی راہ تیار ہوئی تھی۔ دولھا آ گیا تھا۔

انجیل، یوحنا 3:22-30

اِس کے بعد عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ یہودیہ کے علاقے میں گیا۔ وہاں وہ کچھ دیر کے لئے اُن کے ساتھ ٹھہرا اور لوگوں کو بپتسمہ دینے لگا۔ اُس وقت یحییٰ بھی شالیم کے قریب واقع مقام عینون میں بپتسمہ دے رہا تھا، کیونکہ وہاں پانی بہت تھا۔ اُس جگہ پر لوگ بپتسمہ لینے کے لئے آتے رہے۔ (یحییٰ کو اب تک جیل میں نہیں ڈالا گیا تھا۔)

ایک دن یحییٰ کے شاگردوں کا کسی یہودی کے ساتھ مباحثہ چھڑ گیا۔ زیرِغور مضمون دینی غسل تھا۔ وہ یحییٰ کے پاس آئے اور کہنے لگے، "اُستاد، جس آدمی سے آپ کی دریائے یردن کے پار ملاقات ہوئی اور جس کے بارے میں آپ نے گواہی دی کہ وہ مسیح ہے، وہ بھی لوگوں کو بپتسمہ دے رہا ہے۔ اب سب لوگ اُسی کے پاس جا رہے ہیں۔"

یحییٰ نے جواب دیا، "ہر ایک کو صرف وہ کچھ ملتا ہے جو اُسے آسمان سے دیا جاتا ہے۔ تم خود اِس کے گواہ ہو کہ مَیں نے کہا، 'مَیں مسیح نہیں ہوں بلکہ مجھے اُس کے آگے آگے بھیجا گیا ہے۔' دُولھا ہی دُلھن سے شادی کرتا ہے، اور دُلھن اُسی کی ہے۔ اُس کا دوست صرف ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور دُولھے کی آواز سن کر دوست کی خوشی کی انتہا نہیں ہوتی۔ مَیں بھی ایسا ہی دوست ہوں جس کی خوشی پوری ہوگئی ہے۔ لازم ہے کہ وہ بڑھتا جائے جبکہ مَیں گھٹتا جاؤں۔

زندگی کا پانی

ایک دن عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ سامری علاقے میں سے گزر رہا تھا۔ سامری یہودیوں کے دشمن تھے۔ وہ ایک آبادی بنام سوخار کے باہر رُکے۔عیسیٰ مسیح لمبے سفر سے چکنا چور ہو گیا تھا۔ وہ وہاں پڑے ایک کنویں پر بیٹھ گیا۔ اُس کے شاگرد شہر میں گئے تاکہ کچھ کھانا خرید لائیں۔

دوپہر کے بارہ بج گئے تھے۔

تب ایک سامری عورت پانی بھرنے آئی۔

◄ سامری کون تھے؟

سامری یہودیوں سے ملتے جُلتے تھے۔ وہ بھی خدا کی پرستش کرتے تھے، لیکن یہودیوں سے الگ۔ دونوں قوموں کے درمیان سخت نفرت تھی۔

بھولے بھٹکے کا پیاسا

عام طور پر لوگ صبح سویرے اور شام کو پانی بھرنے آتے تھے۔لیکن یہ عورت بارہ بجے کنویں پر آئی۔

◄ کیوں؟

یہ عورت بدنام تھی۔ یہ گناہ میں اُلجھی ہوئی عورت تھی۔

تو بھی عیسیٰ مسیح نے اُس سے بات کی۔

◄ کیا اُسے پتہ نہیں تھا کہ یہ گناہ گار عورت ہے؟

ضرور۔ اُسے خوب معلوم تھا۔

◄ تو اُس نے عورت سے بات کیوں کی؟

وہ ہر انسان سے محبت کرتا ہے چاہے وہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو۔ وہ تو ہر انسان کی تلاش میں رہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر ایک پٹڑی پر واپس آئے۔ کہ ہر ایک خدا کا فرزند بنے۔ کہ ہر ایک جنت میں داخل ہو جائے۔

◄ اُس نے کیا فرمایا؟ کیا اُس نے اُسے جھڑکی دی؟

نہیں۔ اُس نے کہا، "مجھے ذرا پانی پلا۔"

کیسی بات! دشمن کی گناہ گار عورت سے ایسی بات!

عورت چونک پڑی۔ کہنے لگی، "آپ تو یہودی ہیں، اور مَیں سامری عورت ہوں۔ آپ کس طرح مجھ سے پانی پلانے کی درخواست کر سکتے ہیں؟"

ہم بھی یہ سوال پوچھتے ہیں۔ مگر عیسیٰ مسیح ہم جیسا نہیں سوچتا۔ وہ عورت کے دل تک پہنچنا چاہتا تھا، اور وہ جانتا تھا کہ اِس سوال سے وہ اُسے اپنی طرف کھینچے گا۔

◄ پانی مانگنے کا کیا مقصد تھا؟

اگر وہ خاموش رہتا تو عورت سے بات نہ چھڑتی۔ اگر وہ جھڑکی دیتا تو عورت کی نفرت بڑھ جاتی۔ پانی مانگنے سے اُس نے اپنے آپ کو عورت کے برابر کر دیا۔

کتنی حلیمی!

◄ اِتنی حلیمی کیوں؟

اِس لئے کہ وہ بھولے بھٹکے کا پیاسا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہر ایک کو نجات ملے۔ آپ کو بھی۔ مجھ کو بھی۔

زندگی کا پانی

مگر پانی مانگنے کا ایک اَورمقصد بھی ہے۔ وہ ایک بات چھیڑنا چاہتا ہے جس سے عورت کو روحانی زندگی ملے۔

عورت کے سوال سے شک ٹپک رہا ہے: آپ تو یہودی ہیں۔ آپ کس طرح پانی مانگ سکتے ہیں؟ دال میں کچھ کالا ہے۔

پھر بھی عیسیٰ مسیح کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ عورت اُس کی باتیں سننے کے لئے تیار ہوگئی ہے۔ اب وہ اُسے سیدھا اصل بات تک لے جاتا ہے۔ وہ فرماتا ہے، "اگر تُو اُس بخشش سے واقف ہوتی جو اللہ تجھ کو دینا چاہتا ہے اور تُو اُسے جانتی جو تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔"

مطلب ہے، میرے پاس ایک خوش خبری ہے۔ دھیان سے سُن لے! خدا تجھے ایک چیز دینا چاہتا ہے۔ اِسے مانگ لے تو تجھے یہ ملے گی ضرور۔

◄ کیا چیز؟

زندگی کا پانی۔

اب عورت مزے سے سننے لگی ہے۔ وہ کچھ مذاق میں کہتی ہے، "خداوند، آپ کے پاس تو بالٹی نہیں ہے اور یہ کنواں گہرا ہے۔ آپ کو زندگی کا یہ پانی کہاں سے ملا؟ کیا آپ ہمارے باپ یعقوب سے بڑے ہیں جس نے ہمیں یہ کنواں دیا؟"

آپ خود پانی مانگ رہے ہیں کیونکہ کنواں گہرا ہے۔ اور آپ کے پاس بالٹی بھی نہیں ہے۔ تو آپ کس طرح اِس سے بہتر پانی دے سکتے ہیں؟ کنویں کا یہ انتظام ہزار سالوں سے زیادہ چلتا آ رہا ہے، اور ہم بھی اِس کا پانی استعمال کرتے ہیں۔ آپ اِس سے بہتر انتظام کس طرح مہیا کر سکتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح اِس ہلکے مذاق کے جواب میں اصل بات پر آ جاتا ہے: "جو بھی اِس پانی میں سے پیئے اُسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ لیکن جسے مَیں پانی پلا دوں اُسے بعد میں کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ بلکہ جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جس سے پانی پھوٹ کر ابدی زندگی مہیا کرے گا۔"
جو پانی تجھے یعقوب سے ملا ہے وہ تیری روح کی پیاس نہیں بجُھا سکتا۔ مگر جو پانی مَیں تجھے دیتا ہوں اُس سے روح کی یہ پیاس بجُھ جائے گی۔ اِتنی کثرت سے پانی ملے گا کہ تجھ میں چشمہ بن جائے گا۔ ایسا چشمہ جس کا پانی ابدی زندگی مہیا کرے گا۔

◄ یہ ابدی زندگی کیا چیز ہے؟

کنوئیں کا پانی جسم کی پیاس بجُھا سکتا ہے۔ مگر مسیح کا پانی روح کی پیاس بجُھاتا ہے۔ کنوئیں کا پانی بار بار پینا پڑتا ہے، اور تو بھی آخر میں جسم ختم ہو جاتا ہے۔ مسیح کا پانی ایک بار پی لیا تو روح کی پیاس بجُھ جاتی ہے اور انسان کو ابدی زندگی ملتی ہے۔ یہ پانی دل میں چشمہ بن کر انسان کو موت کے بعد بھی زندگی دلاتا ہے۔

◄ واہ! کیا ہم سب کو ایسے پانی کی ضرورت نہیں؟

اب تک عورت کو سمجھ نہیں آتی۔ وہ کہتی ہے، "خداوند، مجھے یہ پانی پلا دیں۔ پھر مجھے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور مجھے بار بار یہاں آ کر پانی بھرنا نہیں پڑے گا۔"

زخم کا علاج

لگتا ہے کہ عورت اب تک مطمئن نہیں ہے۔ لگتا ہے وہ عیسیٰ مسیح کو للکار رہی ہے کہ پہلے وہ کچھ کر دکھاؤ جو تم کہہ رہے ہو۔

شاید وہ یہ بھی سوچ رہی ہے کہ کیا یہ آدمی پیر ہے؟

◄ کیا عیسیٰ مسیح صرف پیر ہے؟ جادوگر قسم کا آدمی؟

نہیں۔ وہ روحانی ڈاکٹر ہے جو اُس کا علاج کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے، "جا، اپنے خاوند کو بُلا لا۔"

عورت بات ٹال کر کہتی ہے، "میرا کوئی خاوند نہیں ہے۔"

عیسیٰ مسیح فرماتا ہے، "تُو نے صحیح کہا کہ میرا خاوند نہیں ہے، کیونکہ تیری شادی پانچ مردوں سے ہو چکی ہے اور جس آدمی کے ساتھ تُو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے۔ تیری بات بالکل درست ہے۔"

عیسیٰ مسیح کتنی مہارت سے اپنی روحانی نشتر سے پیپ سے بھرے زخم کو کھول دیتا ہے۔

◄ کیوں؟

وہ جانتا ہے کہ عورت کو علاج کی ضرورت ہے۔ زندگی کا یہ پانی صرف اِس صورت میں مل سکتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں کو تسلیم کرے۔ کہ وہ توبہ کرے۔ گناہ کا اقرار شفا کا پہلا قدم ہے۔ تب ہی زخم بھرے گا۔ تب ہی زندگی کا پانی دل میں آ سکتا ہے۔

اب مذاق کی کوئی بات نہیں رہی۔ عورت کو صدمہ آتا ہے۔ ہائے، اِس اجنبی کو سب کچھ معلوم ہے! وہ کہتی ہے، "خداوند، مَیں دیکھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔"

◄ کیوں؟

یہ اجنبی اُسے اُس کے دل کی باتیں کھول کر بتاتا ہے۔

◄ کون یہ کر سکتا ہے؟

صرف وہ جو نبی ہے۔

یروشلم یا گرِزیم؟

لیکن سامریوں کے نزدیک یہودی کافر ہیں۔ یہ اجنبی کس طرح نبی ہو سکتا ہے؟ اِس لئے عورت آگے پوچھتی ہے، "ہمارے باپ دادا تو اِسی پہاڑ پر عبادت کرتے تھے جبکہ آپ یہودی لوگ اصرار کرتے ہیں کہ یروشلم وہ مرکز ہے جہاں ہمیں عبادت کرنی ہے۔"

سامری بیت المقدّس کو نہیں مانتے تھے۔ وہ قریب کے پہاڑ گرِزیم پر عبادت کرتے تھے۔

◄ کیا عیسیٰ مسیح فرمائے گا کہ وہ اپنی قوم کو چھوڑ یروشلم میں عبادت کرے؟

ایک بار پھر وہ عورت کو چونکا دیتا ہے۔ "اے خاتون، یقین جان کہ وہ وقت آئے گا جب تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی عبادت کرو گے، نہ یروشلم میں۔"

عیسیٰ مسیح کتنی مہارت سے عورت کا روحانی علاج کر رہا ہے۔ پہلے وہ اُسے زندگی کا پانی پینے کی دعوت دیتا ہے۔ پھر وہ اپنی روحانی نشتر سے اُس کے گناہوں کا زخم کھول دیتا ہے تاکہ وہ صحیح بھر سکے۔ اب وہ اُس کی آنکھیں ایک نئی روحانی حقیقت کے لئے کھول دیتا ہے: خدا کی روحانی پرستش کے لئے۔

روح اور سچائی سے پرستش

◄ اگر نہ یروشلم اور نہ گرزیم پہاڑ پر پرستش کرنی ہے تو کہاں کرنی ہے؟

عیسیٰ مسیح فرماتا ہے، ”وہ وقت آ رہا ہے بلکہ پہنچ چکا ہے جب حقیقی پرستار روح اور سچائی سے باپ کی پرستش کریں گے۔“

◄ کیا اِس پرستش کے لئے کسی خاص جگہ کی ضرورت ہے؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

اِس لئے کہ یہ پرستش روحانی ہو گی۔ روحانی عبادت ہر جگہ ہو سکتی ہے۔

◄ حقیقی پرستار کس کی پرستش کریں گے؟

خدا باپ کی پرستش۔ خدا سے رشتے کی ضرورت ہے۔ باپ بیٹے کا رشتہ۔

◄ تو ہم کس طرح حقیقی پرستش کریں گے؟

روح اور سچائی سے۔ وفاداری کے اِس رشتے میں جھوٹ کی کوئی جگہ نہیں رہے گی۔

◄ کیا جھوٹ آپ کی زندگی سے نکل چکا ہے؟

مَیں ہی مسیح ہوں

عورت کا دل اُچھل پڑتا ہے۔ کیا یہ وہ ہے جس کے انتظار میں سب ہیں؟ اُس کی تڑپتی روح کہتی ہے، ”مجھے معلوم ہے کہ مسیح آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ بتا دے گا۔“

اب عیسیٰ مسیح سیدھا اُسے بتاتا ہے، ”مَیں ہی مسیح ہوں جو تیرے ساتھ بات کر رہا ہوں۔“

نجات دہندہ یہی ہے

◄ **عورت کا کیا جواب ہے؟**

اُس میں اِتنا جذبہ آتا ہے کہ وہ گھڑا وہاں چھوڑ شہر میں چلی جاتی ہے۔ اب وہ کسی سے نہیں کتراتی بلکہ ہر ملنے والے سے کہتی ہے کہ ”آؤ، ایک آدمی کو دیکھو جس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے جو مَیں نے کیا ہے۔ وہ مسیح تو نہیں ہے؟“

لوگ شہر سے نکل کر عیسیٰ مسیح کے پاس آتے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اُن میں سے بہت لوگ اُس پر ایمان بھی لاتے ہیں۔ وہ عورت سے کہتے ہیں، ”اب ہم تیری باتوں کی بنا پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ اِس لئے کہ ہم نے خود سن اور جان لیا ہے کہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ یہی ہے۔“

◄ **وہ کیا جان لیتے ہیں؟**

کہ عیسیٰ مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ وہ جو زندگی کا ابدی پانی دیتا ہے۔ جو گناہوں کا علاج کرتا ہے۔ جس سے انسان کا خدا سے رشتہ بحال ہو جاتا ہے اور وہ روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کرتا ہے۔

انجیل، یوحنا 4:3-30، 39-42

عیسیٰ مسیح [...] یہودیہ کو چھوڑ کر گلیل کو واپس چلا گیا۔ وہاں پہنچنے کے لئے اُسے سامریہ میں سے گزرنا تھا۔

چلتے چلتے وہ ایک شہر کے پاس پہنچ گیا جس کا نام سوخار تھا۔ یہ اُس زمین کے قریب تھا جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی۔ وہاں یعقوب کا کنواں تھا۔ عیسیٰ سفر سے تھک گیا تھا، اِس لئے وہ کنوئیں پر بیٹھ گیا۔ دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔

ایک سامری عورت پانی بھرنے آئی۔ عیسیٰ نے اُس سے کہا، "مجھے ذرا پانی پلا۔" (اُس کے شاگرد کھانا خریدنے کے لئے شہر گئے ہوئے تھے۔)

سامری عورت نے تعجب کیا، کیونکہ یہودی سامریوں کے ساتھ تعلق رکھنے سے انکار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا، "آپ تو یہودی ہیں، اور مَیں سامری عورت ہوں۔ آپ کس طرح مجھ سے پانی پلانے کی درخواست کر سکتے ہیں؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر تُو اُس بخشش سے واقف ہوتی جو اللہ تجھ کو دینا چاہتا ہے اور تُو اُسے جانتی جو تجھ سے پانی مانگ رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔"

خاتون نے کہا، "خداوند، آپ کے پاس تو بالٹی نہیں ہے اور یہ کنواں گہرا ہے۔ آپ کو زندگی کا یہ پانی کہاں سے ملا؟ کیا آپ ہمارے باپ یعقوب سے بڑے ہیں جس نے ہمیں یہ کنواں دیا اور جو خود بھی اپنے بیٹوں اور ریوڑوں سمیت اُس کے پانی سے لطف اندوز ہوا؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "جو بھی اِس پانی میں سے پیئے اُسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ لیکن جسے مَیں پانی پلا دوں اُسے بعد میں کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔

بلکہ جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جس سے پانی پھوٹ کر ابدی زندگی مہیا کرے گا۔"

عورت نے اُس سے کہا، "خداوند، مجھے یہ پانی پلا دیں۔ پھر مجھے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور مجھے بار بار یہاں آ کر پانی بھرنا نہیں پڑے گا۔"

عیسیٰ نے کہا، "جا، اپنے خاوند کو بُلا لا۔"

عورت نے جواب دیا، "میرا کوئی خاوند نہیں ہے۔"

عیسیٰ نے کہا، "تُو نے صحیح کہا کہ میرا خاوند نہیں ہے، کیونکہ تیری شادی پانچ مردوں سے ہو چکی ہے اور جس آدمی کے ساتھ تُو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے۔ تیری بات بالکل درست ہے۔"

عورت نے کہا، "خداوند، مَیں دیکھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔ ہمارے باپ دادا تو اِسی پہاڑ پر عبادت کرتے تھے جبکہ آپ یہودی لوگ اصرار کرتے ہیں کہ یروشلم وہ مرکز ہے جہاں ہمیں عبادت کرنی ہے۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "اے خاتون، یقین جان کہ وہ وقت آئے گا جب تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی عبادت کرو گے، نہ یروشلم میں۔ تم سامری اُس کی پرستش کرتے ہو جسے نہیں جانتے۔ اِس کے مقابلے میں ہم اُس کی پرستش کرتے ہیں جسے جانتے ہیں، کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔ لیکن وہ وقت آ رہا ہے بلکہ پہنچ چکا ہے جب حقیقی پرستار روح اور سچائی سے باپ کی پرستش کریں گے، کیونکہ باپ ایسے ہی پرستار چاہتا ہے۔ اللہ روح ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔"

عورت نے اُس سے کہا، "مجھے معلوم ہے کہ مسیح یعنی مسح کیا ہوا شخص آ رہا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ بتا دے گا۔"
اِس پر عیسیٰ نے اُسے بتایا، "مَیں ہی مسیح ہوں جو تیرے ساتھ بات کر رہا ہوں۔"
اُسی لمحے شاگرد پہنچ گئے۔ اُنہوں نے جب دیکھا کہ عیسیٰ ایک عورت سے بات کر رہا ہے تو تعجب کیا۔ لیکن کسی نے پوچھنے کی جرأت نہ کی کہ "آپ کیا چاہتے ہیں؟" یا "آپ اِس عورت سے کیوں باتیں کر رہے ہیں؟"
عورت اپنا گھڑا چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور وہاں لوگوں سے کہنے لگی، "آؤ، ایک آدمی کو دیکھو جس نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے جو مَیں نے کیا ہے۔ وہ مسیح تو نہیں ہے؟" چنانچہ وہ شہر سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔

[...]

اُس شہر کے بہت سے سامری عیسیٰ پر ایمان لائے۔ وجہ یہ تھی کہ اُس عورت نے اُس کے بارے میں یہ گواہی دی تھی، "اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا جو مَیں نے کیا ہے۔" جب وہ اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے منت کی، "ہمارے پاس ٹھہریں۔" چنانچہ وہ دو دن وہاں رہا۔
اور اُس کی باتیں سن کر مزید بہت سے لوگ ایمان لائے۔ اُنہوں نے عورت سے کہا، "اب ہم تیری باتوں کی بنا پر ایمان نہیں رکھتے بلکہ اِس لئے کہ ہم نے خود سن اور جان لیا ہے کہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ یہی ہے۔"

پھلتا پھولتا ایمان

عیسیٰ مسیح سامریوں کے علاقے سے ہو کر دوبارہ گلیل میں پہنچ گیا۔ سامری یہودیوں کے دشمن تھے۔ تو بھی راستے میں کئی ایک سامری اُس پر ایمان لائے تھے۔

سیاسی یا روحانی ایمان؟

اُسے دیکھ کر گلیلی خوش ہوئے۔

◄ کیوں خوش ہوئے؟

بہت سارے لوگ فسح کی عید منانے یروشلم گئے تھے۔ وہاں اُنہوں نے اُس کے عظیم کام اور باتیں دیکھ لی تھیں۔ اُنہوں نے بڑے جوش سے اُسے خوش آمدید کہا۔

مگر عیسیٰ مسیح نے اُن کے جوش سے دھوکا نہ کھایا۔ وہ تو خوب جانتا تھا کہ نبی کی اُس کے اپنے وطن میں عزت نہیں ہوتی۔ مقامی لوگوں کا جوش جلد ہی ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ جلد ہی اُن کی خوشی کافور ہو جائے گی۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ وہ اُس پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ وہ صرف اپنا کام اُس سے کروانا چاہتے تھے۔ اُن کا مقصد روحانی نہیں تھا بلکہ سیاسی۔

◄ تو پھر عیسیٰ مسیح لوگوں میں کیا دیکھنا چاہتا تھا؟ کیا یہ کہ وہ اُسے پیر بابا مان لیں؟

ہرگز نہیں!

► **تو پھر وہ کیا چاہتا تھا؟**

وہ چاہتا تھا کہ وہ اُس پر ایمان لائیں۔

► **اُس پر ایمان لانے کا کیا مطلب تھا؟**

یہ کہ وہ مان لیں کہ عیسیٰ مسیح میرا خداوند ہے۔ وہ مجھے نجات دے سکتا ہے۔ وہ میرے گناہوں کو مٹا سکتا ہے۔ وہ مجھے جنت میں داخل ہونے کے لائق بنا سکتا ہے۔ ہاں، وہ میری زندگی تبدیل کر سکتا ہے۔

جن سامریوں سے اُس کا پالا پڑا تھا اُنہوں نے یہ بات مان لی تھی۔ سامریوں نے اقرار کیا تھا، "ہم نے خود سن اور جان لیا ہے کہ واقعی دنیا کا نجات دہندہ یہی ہے۔"

چلتے چلتے عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ قانا پہنچ گیا۔ پچھلی بار قانا میں ایک معجزہ ہوا تھا۔ ایک شادی پر پانی مَے میں بدل گیا تھا۔

اِس دفعہ شادی نہیں تھی۔ ایک آدمی تھا۔ ایک آدمی جو سخت پریشان تھا۔ یہ آدمی شاہی افسر تھا۔ عین اُسی وقت اُس کا بیٹا کفرنحوم شہر میں بیمار پڑ گیا تھا۔ کفرنحوم تقریباً 30 کلومیٹر دُور تھا۔ قانا پہاڑی پر تھا جبکہ کفرنحوم کافی نیچے تھا۔ وہ جھیل کے کنارے پڑا تھا۔ وہاں جانے کے لئے 500 میٹر اُترنا پڑتا تھا۔ ایک دن میں پہنچنا مشکل ہی تھا۔

کچے ایمان کا بیج

جب اِس افسر کو اطلاع ملی کہ اُستاد گلیل پہنچ گیا ہے تو وہ بھاگ کر اُس کے پاس آیا۔ اُس نے تھرتھراتے ہوئے منت کی، "ذرا میرے گھر آئیں جو نیچے کفرنحوم میں ہے تاکہ میرے بیٹے کو شفا ملے۔ اِس وقت وہ مرنے کو ہے۔"

ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ افسر مسیح کے بارے میں دوسرے گلیلیوں کی سی سوچ رکھتا تھا۔ وہ سیاسی سوچ رکھتا تھا۔ لیکن اب اُس کا بیٹا مرنے کو تھا۔ جس طرح لوگ مدد کے لئے پیر کے پاس جاتے ہیں اُسی طرح وہ گھبرائے ہوئے خداوند کے پاس بھاگ آیا۔ جو ایمان عیسیٰ مسیح ہر ایک میں دیکھنا چاہتا ہے وہ اُس میں کم تھا۔ کہہ لیں کہ ایمان کا بیج ہی تھا۔ پھر بھی باپ کا دل اپنے بیٹے کے لئے دھڑک رہا تھا۔ جب بیٹا مرنے کو ہے تو ماں باپ اُسے بچانے کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے۔

◄ عیسیٰ مسیح نے کیا جواب دیا؟

اُس نے ایک عجیب سا جواب دیا۔ کئی بار عیسیٰ مسیح ایسے جواب دیتا ہے جن سے ہمیں صدمہ پہنچتا ہے۔ اُس نے فرمایا، "جب تک تم لوگ الٰہی نشان اور معجزے نہیں دیکھتے ایمان نہیں لاتے۔"

◄ کیا؟ یہ کیسا جواب ہے؟ ایسی گزارش اور یہ جواب! یہ کیوں؟

پلاسٹک کے سستے کھلونے کو تھوڑا استعمال کریں تو ٹوٹ جاتا ہے۔ کیا افسر کا ایمان بھی اِسی طرح ٹوٹ جائے گا؟ یا کیا ایمان کے بیج سے مضبوط پودا اُگ آئے گا؟

لیکن عیسیٰ مسیح یہ بات نہ صرف شاہی افسر بلکہ سب سننے والوں سے کر رہا تھا۔ عیسیٰ مسیح لوگوں کو سچے ایمان کی طرف لانا چاہتا ہے۔ کہ اُن کا ایمان سیاسی نہ رہے بلکہ روحانی ہو جائے۔

ایمان کے بیج سے نازک پودا

مسیح کی بات سن کر شاہی افسر کا منہ اُتر گیا۔ اپنے بیٹے کی وجہ سے وہ تڑپ رہا تھا۔ گھگھیانے لگا، "خداوند آئیں تو سہی، اِس سے پہلے کہ میرا لڑکا مر جائے۔"

◄ افسر نے عیسیٰ مسیح کو کیا کہا؟

خداوند۔

ماں باپ جب بچے کو کچھ ہو جائے تو اپنی جان دینے کو بھی تیار ہو جاتے ہیں۔ اب باپ کے اندر ایمان کے چھوٹے بیج سے ننھا سا پودا اُگ آیا۔ اِسی لئے اُس نے خداوند کہا۔ اب تک وہ اپنے ہاتھ اُس کی طرف پھیلائے کھڑا ہے۔ خداوند کی طرف۔ پکا ایمان تو نہیں ہے لیکن ایک نازک پودا اُگ آیا ہے۔ کیا وہ اَور مضبوط ہو جائے گا یا مُرجھا جائے گا؟

عیسیٰ مسیح ایمان بڑھانے کا ماہر ڈاکٹر ہے۔ ہمارا ایمان ہمیشہ کمزور رہتا ہے اِس لئے وہ مہارت سے اُسے مضبوط کرنے کے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔ پھر بھی وہ ہمیشہ ہمارا دُکھ درد محسوس کرتا ہے۔ اُسے افسر پر ترس آیا۔ اُس نے فرمایا، "جا، تیرا بیٹا زندہ رہے گا۔"

ایمان کی آزمائش

◄ کیا عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ چلو مَیں ساتھ آتا ہوں؟

نہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ افسر کو ایک حکم بھی ملا۔ اُسے کرے گا تو بیٹا زندہ رہے گا۔

◄ وہ کیا تھا؟

جا۔ میرے بغیر اپنے گھر جا۔

◄ کیوں؟

وہ افسر کا ایمان آزمانا چاہتا تھا۔ آزماتے وقت نقلی ایمان اُکھڑ جاتا ہے جبکہ سچا ایمان اَور مضبوط ہو جاتا ہے۔

◄ کیا افسر یہ سن کر ضد کرنے لگا کہ آپ کے بغیر مَیں نہیں جاؤں گا؟

نہیں، وہ چپ چاپ چلا گیا۔ دھیان دیں کہ اُس کا ایمان کس طرح بڑھ گیا تھا۔ پہلے عیسیٰ مسیح کو ساتھ آنا تھا۔ اب وہ مان گیا کہ یہ بھی ضروری نہیں۔ کام ہو جائے گا۔ وہ اپنے گھر چلا گیا۔

دوپہر ایک بج گئے تھے جب وہ چلنے لگا۔ چلتے چلتے اُسے راستے میں کہیں رات گزارنا پڑا۔ اگلے دن وہ ابھی راستے میں تھا کہ اُس کے نوکر اُس سے ملے۔ لیکن یہ کیا تھا؟ وہ خوشی سے ناچ رہے تھے۔ جب قریب پہنچے تو پکار اُٹھے، "آپ کا بیٹا زندہ ہے۔ وہ ٹھیک ہو گیا ہے!"

باپ حیرانی سے اُچھل پڑا۔ کیا سچ؟! میرا بیٹا! زندہ! میرا لاڈلا! میری آنکھوں کا تارا! اُس نے پوچھا، "اُس کی طبیعت کب سنبھل گئی؟"

نوکر بولے، "بخار کل دوپہر ایک بجے اُتر گیا۔"

یہ تو کمال ہے! عین اُس وقت جب مسیح نے کہا تھا کہ تیرا بیٹا زندہ رہے گا۔

ایمان کا پھل

ہم دیکھ چکے ہیں کہ اکثر گلیلیوں کا مسیح پر نقلی ایمان تھا۔ وہ اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے لیکن وہ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھے کہ وہ خداوند ہے۔ وہ دنیا کو نجات دینے والا ہے۔

اِس کے مقابلے میں شاہی افسر کے ایمان کو دیکھو۔ پہلے وہ بھی اِتنا ہی سمجھتا تھا کہ عیسیٰ مسیح پیر جیسا ہے جو میرے بیٹے کو شفا دے سکتا ہے۔ ایمان کا بیج۔ پھر عیسیٰ مسیح نے اُسے چیلنج دیا کہ تم صرف معجزے دیکھنے آئے ہو۔ اِس بات نے اُسے مسیح سے دُور نہ کیا بلکہ ایمان کے بیج سے ایک نازک پودا اُگ آیا۔ وہ زور شور کرنے لگا: خداوند، آئیں تو سہی، اِس سے پہلے کہ میرا لڑکا مر جائے۔عیسیٰ مسیح نے اُس کے ساتھ جانے سے انکار کیا پھر بھی وہ مایوس نہ ہوا۔ اُس کا ایمان اَور مضبوط ہو گیا۔

جب بیٹے کو شفا ملی تو شاہی افسر کا ایمان بالکل پکا ہو چکا تھا۔عیسیٰ مسیح نہ صرف اُس کا پیر بن گیا جو اُس کی مدد کر سکے۔ وہ اُس کا خداوند بن گیا۔ وہ نجات دینے والا جو اِس لائق ہے کہ مَیں اپنی پوری زندگی اُسے وقف کروں۔

شاہی افسر کا ایمان دیکھ کر اُس کے تمام گھر والے بھی ایمان لائے۔

◄ رہا ایک سوال: آپ کا ایمان کیسا ہے؟

انجیل، یوحنا 4:43-54

وہاں دو دن گزارنے کے بعد عیسیٰ گلیل کو چلا گیا۔ اُس نے خود گواہی دے کر کہا تھا کہ نبی کی اُس کے اپنے وطن میں عزت نہیں ہوتی۔ اب جب وہ گلیل پہنچا تو مقامی لوگوں نے اُسے خوش آمدید کہا، کیونکہ وہ فسح کی عید منانے کے لئے یروشلم آئے تھے اور اُنہوں نے سب کچھ دیکھا جو عیسیٰ نے وہاں کیا تھا۔ پھر وہ دوبارہ قانا میں آیا جہاں اُس نے پانی کو مَے میں بدل دیا تھا۔ اُس علاقے میں ایک شاہی افسر تھا جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار پڑا تھا۔ جب اُسے

اطلاع ملی کہ عیسیٰ یہودیہ سے گلیل پہنچ گیا ہے تو وہ اُس کے پاس گیا اور گزارش کی، قانا سے میرے پاس اُتر آئیں اور میرے بیٹے کو شفا دیں۔ کیونکہ وہ مرنے کو ہے۔" عیسیٰ نے اُس سے کہا، "جب تک تم لوگ الٰہی نشان اور معجزے نہیں دیکھتے ایمان نہیں لاتے۔"

شاہی افسر نے کہا، "خداوند آئیں، اِس سے پہلے کہ میرا لڑکا مر جائے۔"

عیسیٰ نے جواب دیا، "جا، تیرا بیٹا زندہ رہے گا۔"

آدمی عیسیٰ کی بات پر ایمان لایا اور اپنے گھر چلا گیا۔ وہ ابھی اُتر رہا تھا کہ اُس کے نوکر اُس سے ملے۔ اُنہوں نے اُسے اطلاع دی کہ بیٹا زندہ ہے۔

اُس نے اُن سے پوچھ گچھ کی کہ اُس کی طبیعت کس وقت سے بہتر ہونے لگی تھی۔ اُنہوں نے جواب دیا، "بخار کل دوپہر ایک بجے اُتر گیا۔" پھر باپ نے جان لیا کہ اُسی وقت عیسیٰ نے اُسے بتایا تھا، "تمہارا بیٹا زندہ رہے گا۔" اور وہ اپنے پورے گھرانے سمیت اُس پر ایمان لایا۔

یوں عیسیٰ نے اپنا دوسرا الٰہی نشان اُس وقت دکھایا جب وہ یہودیہ سے گلیل میں آیا تھا۔

کیا تُو تندُرست ہونا چاہتا ہے؟

یروشلم میں ایک مشہور حوض بنام بیت حسدا تھا۔ اِس حوض کے کھنڈرات آج تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ حوض پانچ بڑے برآمدوں سے گھرا ہوا تھا۔ اُن میں بے شمار اندھے، لنگڑے اور مفلوج پڑے رہتے تھے۔

◄ اِتنے معذور لوگ وہاں کیوں جمع رہتے تھے؟

کبھی کبھار حوض کا پانی تھوڑی دیر کے لئے ہلنے لگتا تھا۔ اُس وقت جو بھی پہلے پانی میں جاتا اُسے شفا ملتی تھی۔

ایک دن عیسیٰ مسیح وہاں سے گزرا۔ اُس نے ایک آدمی کو فرش پر پڑا دیکھا جو 38 سال سے معذور تھا۔

اب سوچ لیں: وہاں تو بھیڑ ہی بھیڑ تھی۔ پھر بھی عیسیٰ مسیح نے ایک ہی آدمی پر نگاہ ڈالی اور اُسی پر رحم کیا۔

◄ کیوں؟ اُس نے دوسروں کو شفا کیوں نہ دی؟

وہ جانتا تھا کہ یہ آدمی بہت سالوں سے معذور ہے۔ پھر بھی یہ ایک راز ہے کہ خدا ایک کو شفا دیتا ہے اور دوسرے کو نہیں۔ مسیح نے پوچھا،

کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟

◄ یہ کیسا سوال ہے؟ کون تندرست نہیں ہونا چاہتا؟ عیسیٰ مسیح یہ کیوں پوچھتا ہے؟

عیسیٰ مسیح کبھی زبردستی نہیں کرتا۔ ضروری ہے کہ ہم اُس کی مدد قبول کریں۔ کہ ہم اُسے اپنی زندگی میں آنے دیں۔ ہم انکار تو کر سکتے ہیں۔

◄ آج عیسیٰ مسیح ہم سب سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟ ہم کیا جواب دیں گے؟ کیا ہم اپنا منہ پھیر کر اندھیرے میں رہنا پسند کریں گے؟ یا ہم اُس کے نور میں آ کر تندرست ہو جائیں گے؟

وہ آدمی بولا، "خداوند، یہ مشکل ہے۔ میرا کوئی ساتھی نہیں جو مجھے اُٹھا کر پانی میں جب اُسے ہلایا جاتا ہے لے جائے۔ اِس لئے میرے وہاں پہنچنے میں اِتنی دیر لگ جاتی ہے کہ کوئی اَور مجھ سے پہلے پانی میں اُتر جاتا ہے۔"

عیسیٰ مسیح نے کہا، "اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر!"

وہ آدمی ایک دم ٹھیک ہو گیا۔ اُس نے اپنا بستر اُٹھایا اور چلنے پھرنے لگا۔

جو حکم عیسیٰ مسیح دیتا ہے وہ ہمیشہ پورا ہو جاتا ہے۔

نکتہ چینی کا مزہ

کچھ لوگوں نے دیکھا کہ یہ آدمی پھر رہا ہے تو سخت ناراض ہوئے۔ کہنے لگے، "آج سبت کا دن ہے۔ آج بستر اُٹھانا منع ہے۔"

سبت، ہفتے کا دن تھا۔ خدا نے موسیٰ نبی کو فرمایا تھا کہ سبت کے دن کام کاج مت کرنا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اِس دن نوکری سے چُھٹی ملے۔ مگر بعد میں یہودی

اُستادوں نے بے شمار اَور پابندیاں لگائی تھیں۔ بستر اُٹھا کر گھر لے جانا بھی منع تھا۔ اب یہ بے چارہ کیا کرے؟ اُسے تو گھر پہنچنا ہی پہنچنا تھا۔

◄ کیا اِن لوگوں کو معذور کی فکر تھی؟

اِن لوگوں کو پرواہ ہی نہیں تھی کہ اِس آدمی کو شفا ملی ہے، کہ اِتنا بڑا معجزہ ہوا ہے۔ کتنا افسوس! یہ کٹر لوگ مذہب کے نام میں بہت سخت ہو گئے تھے۔ مذہب کا کیا فائدہ اگر ہم خدا سے دُور ہوں؟ اگر ایک دوسرے سے محبت نہ ہو؟

◄ کیا آپ ایسے لوگوں سے واقف ہیں؟

آدمی گھبرا گیا۔ وہ بولا، "ایک آدمی نے مجھے شفا دی۔ اُسی نے مجھے بتایا، 'اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر'۔"

اُنہوں نے سوال کیا، "وہ کون ہے جس نے تجھے یہ کچھ بتایا؟" لیکن اُس آدمی کو معلوم نہ تھا، کیونکہ عیسیٰ مسیح ہجوم میں غائب ہو گیا تھا۔

پھر گناہ نہ کرنا

بعد میں عیسیٰ مسیح اُسے بیت المُقدّس میں ملا۔ اُس نے کہا، "اب تُو بحال ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ تیرا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے۔"

کمال ہے۔ معذور کی حالت تو ٹھیک ہو گیا تھا۔ لیکن عیسیٰ مسیح انسان کے دل میں دیکھتا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ بیماری کی زہریلی جڑ باقی رہ گئی تھی۔ یہ جڑ اب تک ختم نہیں ہوئی تھی۔

◄ جڑ کیا تھی؟

گناہ۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس نے کیا گناہ کیا تھا۔ مگر مسیح کو معلوم تھا۔ ہر بیماری تو کسی خاص گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتی۔لیکن مسیح جانتا تھا کہ اِس مرض کے پیچھے ایک سنجیدہ گناہ ہے۔

◄ سو عیسیٰ مسیح کا خاص دھیان کس چیز پر تھا؟

گناہ پر۔ آدمی کی روحانی حالت پر۔

عیسیٰ مسیح چاہتا ہے کہ ہماری اندرونی حالت بحال ہو جائے۔ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے ہماری حالت نازک رہتی ہے۔ ہم بیمار ہوں نہ ہوں، بڑی بات یہ ہے کہ ہم پھر گناہ نہ کریں۔ کہ ہم عیسیٰ مسیح کے قدموں میں بیٹھے رہیں۔ اُس کی باتیں سنتے رہیں۔ اُس کے پیچھے چلتے رہیں۔ تب ہی ہم اندر سے بحال ہو جائیں گے۔

◄ آپ کا کیا خیال ہے کہ اُس آدمی نے جواب میں کیا کِیا؟

وہ کم بخت سیدھے یہودی بزرگوں کے پاس گیا اور اُنہیں اطلاع دی، "عیسیٰ نے مجھے شفا دی۔" یہ سن کر وہ عیسیٰ مسیح کو ستانے لگے۔

عیسیٰ مسیح نے اُس آدمی کو نہ صرف شفا دی تھی۔ اُس نے اُسے اپنے گناہوں سے بحال ہونے کا موقع بھی دیا تھا۔

◄ پھر بھی اُس نے کیا کِیا؟

اُس نے اُس کے رحم کو حقیر جانا۔

◄ جب عیسیٰ مسیح ہم سے ہم کلام ہوتا ہے تو میرا کیا جواب ہے؟ آپ کا کیا جواب ہے؟

باپ کی مرضی سب کچھ ہے

◄ جب بزرگ عیسیٰ مسیح کو ستانے لگے تو اُس نے جواب میں کیا کہا ؟

اُس نے فرمایا، "میرا باپ آج تک کام کرتا آیا ہے، اور مَیں بھی ایسا کرتا ہوں۔"

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

خدا باپ ہر وقت کام کرتا ہے۔ لمحہ بہ لمحہ وہ دُنیا کی ہر چیز قائم رکھتا ہے ورنہ ہم سب ایک دم ختم ہو جاتے۔ یوں اُس کا کام سبت کے دن بھی جاری رہتا ہے۔عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ اِسی لئے میرا کام سبت کے دن بھی جاری رہتا ہے۔ مَیں خدا کا فرزند ہوں اِس لئے ظاہر ہے کہ مَیں روزانہ اُس کی مرضی پوری کرتا ہوں۔

یہودی بزرگ اَور زیادہ بپھر گئے۔

◄ کیوں؟

اُن کے نزدیک اُس نے اللہ کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو اللہ کے برابر ٹھہرایا تھا۔

◄ کیسے؟

اُس نے فرمایا تھا، جس طرح خدا باپ سبت کے دن کام کرتا ہے اُسی طرح مَیں بھی کرتا ہوں۔

لیکن عیسیٰ مسیح ایک اَور بات کہنا چاہتا ہے۔ یہ کہ مَیں پورے طور سے خدا باپ کی مرضی کرتا ہوں۔ مَیں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرتا۔ اُسی کی مرضی تھی کہ مَیں سبت کے

دن اُس آدمی کو شفا دوں۔ اِس لئے مَیں نے اُسے شفا دی۔ اپنی مرضی سے نہیں۔ اُسی کی مرضی سے۔

◄ ہمارا اِس سے کیا واسطہ ہے؟

خداوند ہمیں ابدی زندگی دیتا ہے

مسیح نے بزرگوں سے کہا،

> جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی طرح فرزند بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کر دیتا ہے۔ (انجیل، یوحنا 21:5)

اور یہ زندگی اِسی دُنیا میں مل سکتی ہے۔

مسیح کی یہ زندگی اناج کے ایک دانے کی طرح ہے۔ یہ دانا دیکھنے میں معمولی سا لگتا ہے۔

◄ اِسے زمین میں دبا دیا تو کیا ہوتا ہے؟

بیج گل جاتا ہے۔

◄ کیا گل جانے سے اُس کی طاقت اور زندگی ختم ہو جاتی ہے؟

نہیں۔ ایک دن زمین سے پودا اُگ آتا ہے جو بڑھتا بڑھتا پھل لاتا ہے۔

◄ مَیں اِس سے کیا کہنا چاہتا ہوں؟

اُس معمولی سے بیج میں پودے کی پوری طاقت اور زندگی سمائی ہوئی ہے۔ بیج گل جاتا ہے مگر اُس کی یہ طاقت اور زندگی ختم نہیں ہوتی۔ اُس زندگی سے ایک شاندار پودا پیدا ہو جاتا ہے۔ بالکل اِسی طرح وہ زندگی ہے جو مسیح ہمیں دیتا ہے۔ جب ہم ایمان لاتے ہیں تو ہمارے اندر ابدی زندگی کا بیج بویا جاتا ہے۔

ایک دن ہمارا جسم تو گل جائے گا۔ مگر ہم خود ختم نہیں ہوں گے۔ ہمارے اندر کی یہ ابدی زندگی ہمیں خدا کی نظر میں منظور کرائے گی۔ تب ہمیں ایک نیا جسم ملے گا جو اِس دنیاوی جسم سے کہیں بہتر ہو گا۔ ایسے شخص کے بارے میں عیسیٰ مسیح فرماتا ہے،

> اُسے مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ وہ موت کی گرفت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ (انجیل، یوحنا 24:5)

◄ کیا آپ کے اندر ابدی زندگی کا یہ بیج ہے؟

انجیل، یوحنا 29-1:5

کچھ دیر کے بعد عیسیٰ کسی یہودی عید کے موقع پر یروشلم گیا۔ شہر میں ایک حوض تھا جس کا نام اَرامی زبان میں بیت حسدا تھا۔ اُس کے پانچ بڑے برآمدے تھے اور وہ شہر کے اُس دروازے کے قریب تھا جس کا نام 'بھیڑوں کا دروازہ' ہے۔ اِن برآمدوں میں بے شمار معذور لوگ پڑے رہتے تھے۔ یہ اندھے،لنگڑے اورمفلوج پانی کے ہلنے کے انتظار میں رہتے تھے۔ [کیونکہ گاہے بگاہے رب کا فرشتہ اُتر کر پانی کو ہلا دیتا تھا۔ جو بھی اُس وقت اُس میں پہلے داخل ہو جاتا اُسے شفا مل جاتی تھی خواہ اُس کی بیماری کوئی بھی کیوں نہ ہوتی۔] مریضوں میں سے ایک آدمی 38 سال سے معذور تھا۔ جب عیسیٰ

نے اُسے وہاں پڑا دیکھا اور اُسے معلوم ہوا کہ یہ اِتنی دیر سے اِس حالت میں ہے تو اُس نے پوچھا، "کیا تُو تندرست ہونا چاہتا ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "خداوند، یہ مشکل ہے۔ میرا کوئی ساتھی نہیں جو مجھے اُٹھا کر پانی میں جب اُسے ہلایا جاتا ہے لے جائے۔ اِس لئے میرے وہاں پہنچنے میں اِتنی دیر لگ جاتی ہے کہ کوئی اَور مجھ سے پہلے پانی میں اُتر جاتا ہے۔"

عیسیٰ نے کہا، "اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر!" وہ آدمی فوراً بحال ہو گیا۔ اُس نے اپنا بستر اُٹھایا اور چلنے پھرنے لگا۔

یہ واقعہ سبت کے دن ہوا۔ اِس لئے یہودیوں نے شفایاب آدمی کو بتایا، "آج سبت کا دن ہے۔ آج بستر اُٹھانا منع ہے۔"

لیکن اُس نے جواب دیا، "جس آدمی نے مجھے شفا دی اُس نے مجھے بتایا، 'اپنا بستر اُٹھا کر چل پھر'۔"

اُنہوں نے سوال کیا، "وہ کون ہے جس نے تجھے یہ کچھ بتایا؟" لیکن شفایاب آدمی کو معلوم نہ تھا، کیونکہ عیسیٰ ہجوم کے سبب سے چپکے سے وہاں سے چلا گیا تھا۔

بعد میں عیسیٰ اُسے بیت المُقدّس میں ملا۔ اُس نے کہا، "اب تُو بحال ہو گیا ہے۔ پھر گناہ نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ تیرا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جائے۔"

اُس آدمی نے اُسے چھوڑ کر یہودیوں کو اطلاع دی، "عیسیٰ نے مجھے شفا دی۔" اِس پر یہودی اُس کو ستانے لگے، کیونکہ اُس نے اُس آدمی کو سبت

کے دن بحال کیا تھا۔ لیکن عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا، "میرا باپ آج تک کام کرتا آیا ہے، اور مَیں بھی ایسا کرتا ہوں۔"

یہ سن کر یہودی اُسے قتل کرنے کی مزید کوشش کرنے لگے، کیونکہ اُس نے نہ صرف سبت کے دن کو منسوخ قرار دیا تھا بلکہ اللہ کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو اللہ کے برابر ٹھہرایا تھا۔

عیسیٰ نے اُنہیں جواب دیا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ فرزند اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا۔ وہ صرف وہ کچھ کرتا ہے جو وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ جو کچھ باپ کرتا ہے وہی فرزند بھی کرتا ہے، کیونکہ باپ فرزند کو پیار کرتا اور اُسے سب کچھ دکھاتا ہے جو وہ خود کرتا ہے۔ ہاں، وہ فرزند کو اِن سے بھی عظیم کام دکھائے گا۔ پھر تم اَور بھی زیادہ حیرت زدہ ہو گے۔ کیونکہ جس طرح باپ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اُسی طرح فرزند بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کر دیتا ہے۔ اور باپ کسی کی بھی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے عدالت کا پورا انتظام فرزند کے سپرد کر دیا ہے تاکہ سب اُسی طرح فرزند کی عزت کریں جس طرح وہ باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو فرزند کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی بھی عزت نہیں کرتا جس نے اُسے بھیجا ہے۔

مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، جو بھی میری بات سن کر اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے ابدی زندگی اُس کی ہے۔ اُسے مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا بلکہ وہ موت کی گرفت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ ایک وقت آنے والا ہے بلکہ آ چکا ہے جب مُردے اللہ کے فرزند کی آواز

سنیں گے۔ اور جتنے سنیں گے وہ زندہ ہو جائیں گے۔ کیونکہ جس طرح باپ
زندگی کا منبع ہے اُسی طرح اُس نے اپنے فرزند کو زندگی کا منبع بنا دیا ہے۔
ساتھ ساتھ اُس نے اُسے عدالت کرنے کا اختیار بھی دے دیا ہے، کیونکہ وہ
ابنِ آدم ہے۔ یہ سن کر تعجب نہ کرو کیونکہ ایک وقت آ رہا ہے جب تمام مُردے
اُس کی آواز سن کر قبروں میں سے نکل آئیں گے۔ جنہوں نے نیک کام کیا وہ
جی اُٹھ کر زندگی پائیں گے جبکہ جنہوں نے بُرا کام کیا وہ جی تو اُٹھیں گے لیکن
اُن کی عدالت کی جائے گی۔

عیسیٰ مسیح پر کیوں بھروسا

چار ٹھوس گواہ

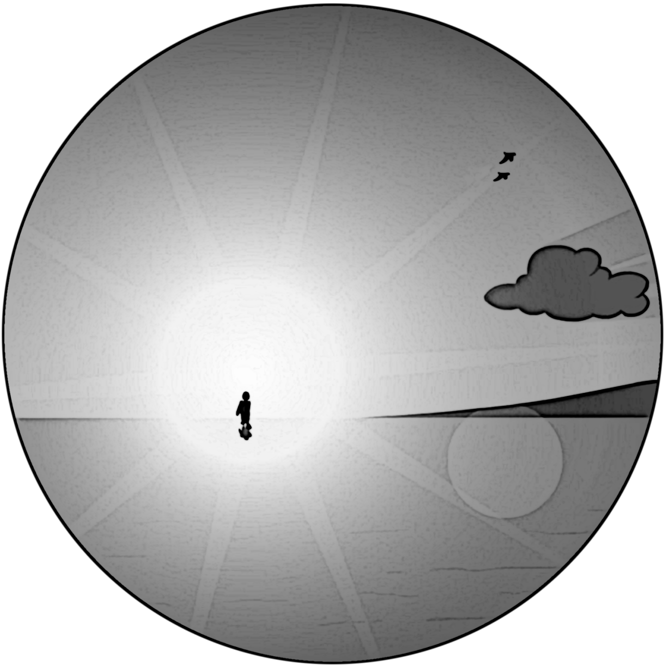

عیسیٰ مسیح کی تعلیم انوکھی تھی۔ یہ ایسی باتیں تھیں جو صرف اور صرف المسیح کر سکتا تھا۔ سننے والوں نے سوچا، یہ تو بڑی بڑی باتیں ہیں۔

◄ **لیکن ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ اُس کی یہ باتیں سچ ہیں؟ کہ وہ سچ مُچ المسیح ہے؟**

یہ ہمارے لئے بھی ایک اہم سوال ہے۔

◄ **ہم کس طرح اُس کی باتوں پر بھروسا کر سکتے ہیں؟**

عیسیٰ مسیح لوگوں کا یہ سوال جانتا تھا۔ ایک موقعے پر اُس نے اِس کا جواب بھی دیا۔

◄ **جواب کیا تھا؟**

جواب میں اُس نے فرمایا کہ میرے چار گواہ ہیں۔ ایسے ٹھوس اور پکے گواہ جو کوئی بھی جھوٹے نہیں ٹھہرا سکتا۔

پہلا گواہ: یحییٰ نبی

پہلا گواہ یحییٰ نبی ہے۔ جب یحییٰ دریائے یردن پر لوگوں کو بپتسمہ دینے لگا تو بزرگ اُس کے پاس آئے۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ یہ اپنے بارے میں کیا کہتا ہے۔ کیا یہ

مسیح تو نہیں ہے؟ یحییٰ نے صاف جواب دیا کہ مَیں مسیح نہیں ہوں۔ لیکن ایک دن جب عیسیٰ مسیح حاضر ہوا تو یحییٰ نے فرمایا کہ یہی آنے والا مسیح ہے:

> مَیں نے دیکھا کہ روح القدس کبوتر کی طرح آسمان پر سے اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن جب اللہ نے مجھے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا تو اُس نے مجھے بتایا، 'تُو دیکھے گا کہ روح القدس اُتر کر کسی پر ٹھہر جائے گا۔ یہ وہی ہو گا جو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔' اب مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کا فرزند ہے۔ (یوحنا 1:32-34)

یوں یحییٰ نبی نے صاف فرمایا کہ عیسیٰ، المسیح ہے، وہ جو نجات دینے کے لئے دُنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے یحییٰ کے بارے میں فرمایا،

> یحییٰ ایک جلتا ہوا چراغ تھا جو روشنی دیتا تھا۔ (یوحنا 5:35)

◄ یحییٰ کیوں چراغ تھا؟

چراغ اندھیرے کو روشن کر کے ہمیں راستہ دکھاتا ہے۔ یحییٰ نبی نے روحانی اندھیرے کو روشن کر کے مسیح کا راستہ دکھایا۔

دوسرا گواہ: عیسیٰ مسیح کے کام

یحییٰ کی گواہی اہم تھی، لیکن وہ انسان کی گواہی تھی۔ دو اَور گواہ زیادہ اہم ہیں۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ وہ انسانی گواہ نہیں ہیں۔ مسیح نے فرمایا،

> میرے پاس ایک اَور گواہ ہے جو یحییٰ کی نسبت زیادہ اہم ہے—وہ کام جو باپ نے مجھے مکمل کرنے کے لئے دے دیا۔ (یوحنا 36:5)

◄ **یہ کس قسم کے کام تھے جو مسیح کے گواہ تھے؟**

عیسیٰ مسیح کی پاک زندگی، اُس کے معجزے اور اُس کا کلام۔ یہ سب صاف صاف اُس کی گواہی دیتے تھے۔

تیسرا گواہ: خدا باپ

تیسرا گواہ خدا باپ ہے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اِس کے علاوہ باپ نے خود جس نے مجھے بھیجا ہے میرے بارے میں گواہی دی ہے۔ (یوحنا 37:1)

◄ **خدا باپ نے کس طرح گواہی دی؟**

جب یحییٰ نبی عیسیٰ مسیح کو بپتسمہ دے رہا تھا تو لکھا ہے کہ

> جب وہ دعا کر رہا تھا تو آسمان کھل گیا اور روح القدس جسمانی صورت میں کبوتر کی طرح اُس پر اُتر آیا۔ ساتھ ساتھ آسمان سے ایک آواز سنائی دی، ”تُو میرا پیارا فرزند ہے، تجھ سے مَیں خوش ہوں۔“ (لوقا 3:21-22)

کسی اَور دن عیسیٰ مسیح تین شاگردوں کے ساتھ ایک اونچے پہاڑ پر چڑھ گیا کہ اچانک موسیٰ اور الیاس ظاہر ہو کر اُس سے باتیں کرنے لگے۔ اچانک

> ایک چمک دار بادل آ کر اُن پر چھا گیا اور بادل میں سے ایک آواز سنائی دی، "یہ میرا پیارا فرزند ہے، جس سے مَیں خوش ہوں۔ اِس کی سنو۔" یہ سن کر شاگرد دہشت کھا کر اوندھے منہ گر گئے۔ (متی 17:5-6)

لیکن شاید مسیح زیادہ یہ واقعات یاد نہیں کر رہا تھا۔ کیونکہ اِس بات کے عین بعد اُس نے ایک قسم کی پہیلی پیش کی۔ اُس نے فرمایا،

> افسوس، تم نے کبھی اُس کی آواز نہیں سنی، نہ اُس کی شکل و صورت دیکھی، اور اُس کا کلام تمہارے اندر نہیں رہتا، کیونکہ تم اُس پر ایمان نہیں رکھتے جسے اُس نے بھیجا ہے۔ (یوحنا 5:37-38)

◄ کیا کوئی انسان سیدھے خدا کی آواز سن سکتا ہے؟

ہرگز نہیں!

◄ کیا کوئی انسان اُس کی شکل و صورت دیکھ سکتا ہے؟

ہرگز نہیں!

◄ تو پھر عیسیٰ مسیح کا کیا مطلب ہے؟

ہم پہیلی کا حل تین سوالوں سے کر سکتے ہیں۔

◄ یہودی بزرگوں نے خدا باپ کی آواز کیوں نہ سنی؟

عیسیٰ مسیح اُن کے درمیان تھا اور اُنہیں خدا باپ کی آواز سناتا تھا۔ وہ یہ کلام سنتے تو تھے مگر اُس کی آواز اُن کے دلوں تک نہیں پہنچتی تھی۔ وہ روحانی بہرے تھے۔

◄ یہودی بزرگوں نے خدا باپ کی شکل و صورت کیوں نہ دیکھی؟

عیسیٰ مسیح خدا باپ کو اُن پر ظاہر کرتا تھا مگر وہ اُس میں خدا کی شکل و صورت نہیں پہچان سکتے تھے۔ وہ روحانی اندھے تھے۔

◄ خدا باپ کا کلام یہودی بزرگوں کے دلوں میں کیوں نہیں بستا تھا ؟

عیسیٰ مسیح خدا کا کلام تھا، اور وہ اُن کے درمیان تھا۔لیکن وہ اُس پر ایمان نہیں رکھتے تھے، اِس لئے اُن کے دلوں میں نہیں بستا تھا۔

غرض چونکہ عیسیٰ مسیح خدا کا کلام ہے اِس لئے وہ خدا باپ کی آواز سناتا اور اُس کی شکل و صورت ظاہر کرتا تھا۔ تو بھی اکثر یہودی بزرگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اُنہوں نے یہ گواہی اپنے دلوں میں بسنے نہ دی۔جس طرح یوحنا رسول فرماتا ہے کہ

> اللّٰہ کی گواہی یہ ہے کہ اُس نے اپنے فرزند کی تصدیق کی ہے۔
> جو اللّٰہ کے فرزند پر ایمان رکھتا ہے اُس کے دل میں یہ گواہی ہے۔
>
> (1یوحنا 5:9-10)

◄ کیا خدا کی گواہی آپ کے دل میں بستا ہے؟

چوتھا گواہ: پاک نوشتے

پاک نوشتے بار بار مسیح کی پیش گوئی کرتے ہیں۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے یہودی بزرگوں پر افسوس کیا،

> تم اپنے صحیفوں میں ڈھونڈتے رہتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُن سے تمہیں ابدی زندگی حاصل ہے۔ لیکن یہی میرے بارے میں

> گواہی دیتے ہیں! توبھی تم زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔ (یوحنا 5:39-40)

کتنی اَلم ناک بات۔ اِن بزرگوں کو معلوم تھا کہ پاک نوشتوں سے ابدی زندگی ملتی ہے۔ وہ اُس میں ڈھونڈتے رہتے تھے مگر بے فائدہ۔ ڈھونڈنے میں کام یابی اُس وقت ہوتی ہے جب روح القدس ہماری روحانی آنکھوں کو کھول دیتا ہے۔ تب ہی ہمیں سمجھ آتی ہے کہ پاک نوشتے عیسیٰ مسیح کی ٹھوس گواہی دیتے ہیں۔ تب ہی وہ ہمارے دل میں بسنے لگتا ہے، رگ رگ میں دھڑکنے لگتا ہے۔ مسیح کی محبت، اُس کی زندگی، اُس کا رحم، ہاں اُس کا پورا وجود ہم میں بسنے لگتا ہے۔

انسان کی عزت یا خدا کی؟

◄ جب عیسیٰ مسیح کے اِتنے ٹھوس گواہ ہیں تو یہودی بزرگ کیوں اُس پر ایمان نہیں لا سکتے تھے؟

عیسیٰ مسیح نے خود اِس کا جواب دیا،

> کوئی عجب نہیں کہ تم ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ تم ایک دوسرے کی عزت چاہتے ہو جبکہ تم وہ عزت پانے کی کوشش ہی نہیں کرتے جو واحد خدا سے ملتی ہے۔ (یوحنا 5:44)

عیسیٰ مسیح ایمان نہ رکھنے کی زہریلی جڑ ظاہر کرتا ہے۔

◄ وہ کیا ہے؟

بزرگ اِتنے زور سے اپنی عزت کے پیچھے پڑے رہتے تھے کہ وہ اُس عزت کے لئے اندھے تھے جو خدا دیتا ہے۔ جو بھی دھوم دھام سے اُن کی عزت کرتا

تھا اُس سے وہ لپٹ جاتے تھے۔ اِس کے مقابلے میں مسیح صرف اور صرف خدا باپ سے عزت پانا چاہتا تھا۔ اُسے بزرگوں سے عزت ملنے کی پرواہ ہی نہیں تھی۔ اُس کا پورا دھیان خدا باپ کی مرضی پوری کرنے پر تھا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ دوسروں کی طرف سے ملی عزت پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔

► کیا آپ سچ مُچ صرف خدا سے عزت ملنا چاہتے ہیں؟

اگر نہیں تو آپ بزرگوں کی طرح اندھے ہیں۔ تب وہ بات آپ پر بھی صادق آئے گی جو مسیح نے بزرگوں کے بارے میں فرمایا،

> یہ نہ سمجھو کہ مَیں باپ کے سامنے تم پر الزام لگاؤں گا۔ ایک اَور ہے جو تم پر الزام لگا رہا ہے — موسیٰ۔ (یوحنا 5:45)

► موسیٰ نبی کیوں اُن پر الزام لگا رہا ہے؟

اِس لئے کہ اُن کا پورا دھیان اُس عزت پر تھا جو انسان کی طرف سے ہے۔ اِس لئے وہ شریعت کے روحانی اصولوں کے لئے اندھے ہو گئے تھے۔ اگر وہ سچ مچ موسیٰ نبی کی باتوں یعنی شریعت پر ایمان رکھتے اور عمل کرتے تو وہ عیسیٰ مسیح پر بھی ایمان لاتے۔

غرض، عیسیٰ مسیح کے چار ٹھوس گواہ ہیں۔ تو بھی بزرگ اپنی عزت کے باعث اُس پر ایمان نہیں لا سکتے تھے۔

یہ ایک اہم بات ہے۔

► کیا آپ اپنی عزت بچانے یا بڑھانے کی کوشش میں عیسیٰ مسیح پر ایمان نہیں لا سکتے؟

یاد رکھو کہ اُس کے چار ٹھوس گواہ ہیں: یحییٰ نبی، اُس کے کام، خدا باپ اور پاک نوشتے۔

انجیل، یوحنا 5:30-47

مَیں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا بلکہ جو کچھ باپ سے سنتا ہوں اُس کے مطابق عدالت کرتا ہوں۔ اور میری عدالت راست ہے کیونکہ مَیں اپنی مرضی کرنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اُسی کی جس نے مجھے بھیجا ہے۔

اگر مَیں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا تو میری گواہی معتبر نہ ہوتی۔ لیکن ایک اَور ہے جو میرے بارے میں گواہی دے رہا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ میرے بارے میں اُس کی گواہی سچی اور معتبر ہے۔ تم نے پتا کرنے کے لئے اپنے لوگوں کو یحییٰ کے پاس بھیجا ہے اور اُس نے حقیقت کی تصدیق کی ہے۔ بے شک مجھے کسی انسانی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن مَیں یہ اِس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تم کو نجات مل جائے۔ یحییٰ ایک جلتا ہوا چراغ تھا جو روشنی دیتا تھا، اور کچھ دیر کے لئے تم نے اُس کی روشنی میں خوشی منانا پسند کیا۔

لیکن میرے پاس ایک اَور گواہ ہے جو یحییٰ کی نسبت زیادہ اہم ہے—وہ کام جو باپ نے مجھے مکمل کرنے کے لئے دے دیا۔ یہی کام جو مَیں کر رہا ہوں میرے بارے میں گواہی دیتا ہے کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔

اِس کے علاوہ باپ نے خود جس نے مجھے بھیجا ہے میرے بارے میں گواہی دی ہے۔ افسوس، تم نے کبھی اُس کی آواز نہیں سنی، نہ اُس کی شکل و صورت

دیکھی، اور اُس کا کلام تمہارے اندر نہیں رہتا، کیونکہ تم اُس پر ایمان نہیں رکھتے
جسے اُس نے بھیجا ہے۔
تم اپنے صحیفوں میں ڈھونڈتے رہتے ہو کیونکہ سمجھتے ہو کہ اُن سے تمہیں ابدی
زندگی حاصل ہے۔ لیکن یہی میرے بارے میں گواہی دیتے ہیں! توبھی تم
زندگی پانے کے لئے میرے پاس آنا نہیں چاہتے۔
مَیں انسانوں سے عزت نہیں چاہتا، لیکن مَیں تم کو جانتا ہوں کہ تم میں اللہ کی
محبت نہیں۔ اگرچہ مَیں اپنے باپ کے نام میں آیا ہوں توبھی تم مجھے قبول نہیں
کرتے۔ اِس کے مقابلے میں اگر کوئی اپنے نام میں آئے گا تو تم اُسے قبول
کرو گے۔ کوئی عجب نہیں کہ تم ایمان نہیں لا سکتے۔ کیونکہ تم ایک دوسرے
سے عزت چاہتے ہو جبکہ تم وہ عزت پانے کی کوشش ہی نہیں کرتے جو واحد
خدا سے ملتی ہے۔ لیکن یہ نہ سمجھو کہ مَیں باپ کے سامنے تم پر الزام لگاؤں
گا۔ ایک اَور ہے جو تم پر الزام لگا رہا ہے — موسیٰ، جس سے تم اُمید رکھتے ہو۔
اگر تم واقعی موسیٰ پر ایمان رکھتے تو ضرور مجھ پر بھی ایمان رکھتے، کیونکہ اُس نے
میرے ہی بارے میں لکھا۔ لیکن چونکہ تم وہ کچھ نہیں مانتے جو اُس نے لکھا ہے
تو میری باتیں کیونکر مان سکتے ہو!

بادشاہی کے چار اصول

جب عیسیٰ مسیح خوش خبری سنانے لگا تو وہ ہمیشہ اَن گنت لوگوں سے گھِرا رہتا تھا۔ اور کیا عجب۔ اُس کی باتیں انوکھی تھیں، اُس کے معجزے دیکھ کر لوگ ہکا بکا رہ جاتے تھے۔

◄ جلد ہی سوال اُٹھا کہ کیا یہ وہ نہیں ہے جو آنے والا ہے؟ کیا یہ وہ نہیں ہے جو دشمن کو ملک سے نکالے گا؟

عیسیٰ مسیح اُن کی سوچ بچار جانتا تھا۔ بے شک وہ بادشاہ تھا۔ لیکن اُس کی بادشاہی اِس دُنیا کی نہیں تھی۔ اُسے سیاسی باتوں سے سخت نفرت تھی۔

◄ لیکن اگر اُسے سیاسی باتیں پسند نہیں تھیں تو وہ کس قسم کی بادشاہی لانا چاہتا تھا؟

اِس کا جواب جلد ہی پتا چلے گا۔

ایک دن عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گیا۔ اُس نے اُنہیں ہدایت دی کہ جھیل کو پار کرو۔ کیونکہ خدمت کرتے کرتے سب کو آرام کی سخت ضرورت تھی۔ کنارے پر پہنچ کر وہ قریب کے پہاڑ پر چڑھ گئے۔

شاگردوں نے سکون کی سانس لی۔ واہ! اِتنے شور شرابہ کے بعد یہ کتنی پُرسکون جگہ تھی! کوئی آبادی نہیں تھی، بالکل ویران جگہ تھی۔ کوئی نہیں تھا جو اُنہیں اپنے سوالوں اور مِنتوں سے تنگ کرے۔

مگر یہ کیا تھا؟ اچانک دو چار لوگ دُور سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ چلو، کوئی بات نہیں۔ ایک یا دو لوگوں کو پتا چلا ہو گا کہ ہم یہاں آئے ہیں۔ یہ سوچ کر شاگردوں کو کچھ تسلّی ہوئی۔ لیکن پھر وہ چونک اُٹھے۔ پورے کا پورا سیلاب اُن پر ٹوٹ پڑا۔ جلد ہی جگہ کی شانتی کافور ہو گئی۔

◄ کیا ہوا تھا؟

لوگوں نے اندازہ لگایا تھا کہ کشتی کس طرف چل رہی ہے۔ تب وہ پیدل سے جھیل کے کنارے چلتے ہوئے اُن کے پیچھے ہو لئے تھے۔ اب وہ پہنچ گئے۔

◄ کیا عیسیٰ مسیح نے اُنہیں بھگایا؟ یا کیا وہ دوبارہ کشتی میں بیٹھ کر چلا گیا؟

نہیں۔ وہ بیٹھ کر اُنہیں خدا کا کلام سکھانے لگا۔

◄ کیوں؟

اُسے اُن پر ترس آیا۔ عیسیٰ مسیح کو ہمیشہ ہم پر ترس آتا ہے۔ اُسے پتا ہے کہ ہم اُس کے بغیر آوارہ بھیڑیں ہیں۔ کہ ہمیں اچھے چرواہے کی سخت ضرورت ہے۔

ہوتے ہوتے 5000 مرد پہنچ گئے۔ صرف مردوں کا ذکر ہے۔ اُن کے بال بچے بھی کافی تعداد میں ساتھ آئے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ مل ملا کر بیس ہزار تک تھے۔

جلد ہی ایک مسئلہ معلوم ہوا۔ لوگ اِتنے جوش سے عیسیٰ مسیح کے پیچھے بھاگ آئے تھے کہ اُن کے پاس کھانا نہیں تھا۔

عیسیٰ مسیح ہر ایک کی فکر کرتا ہے۔ اُن کی تھکی ہاری حالت دیکھ کر اُس نے اپنے شاگرد فلپّس سے پوچھا، ”ہم کہاں سے کھانا خریدیں تاکہ اُنہیں کھلائیں؟“

اُس کو معلوم تھا کہ کیا کرے گا۔ تو بھی اُس نے پوچھا۔

◄ کیوں؟

وہ شاگردوں کو اپنی بادشاہی کے بارے میں کچھ سکھانا چاہتا تھا۔

◄ کیا سکھانا چاہتا تھا؟

یہ کہ اِس بادشاہی کے کچھ اَن مٹ اصول ہوتے ہیں۔ پہلا اصول،

بھائی چارا

◄ کیا عیسیٰ مسیح نے فلِپّس سے اِس لئے بات کی کہ وہ کھانے کا انتظام کروائے؟

نہیں۔ وہ چاہتا تھا کہ فلِپّس خود سوچ لے کہ کیا کرنا ہے۔ کہ کھانا کہاں سے آئے گا۔ جگہ تو ویران تھی۔ آبادی تھی ہی نہیں جہاں سے کھانا ملے۔

بھائی چارا اِس سے شروع ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کی فکر کریں۔عیسیٰ مسیح چاہتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی اِس طرح فکر کریں جس طرح وہ کرتا ہے۔

اب فلِپّس سچ مچ فکر کرنے لگا۔ اُس نے لوگوں کی تعداد گن کر جواب دیا، "اگر ہر ایک کو صرف تھوڑا سا ملے تو بھی چاندی کے 200 سِکے کافی نہیں ہوں گے۔"

مزدور کو دن میں چاندی کا ایک سکہ ملتا تھا۔ 200 دن میں وہ اِتنے پیسے کما سکتا تھا کہ اِن لوگوں کو تھوڑا بہت مل جائے۔

اب دوسرے شاگرد بھی فکرمند ہوئے۔ وہ پتا کرنے لگے کہ کیا کسی کے پاس کھانا ہے؟ مگر کسی کے پاس کھانا نہ تھا۔ آخر کار ایک شاگرد بنام اندریاس آیا اور کہا، "یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ مگر اِتنے لوگوں میں یہ کیا ہیں!"

بھائی چارے کی جھلک۔

آسمان کی بادشاہی کا دوسرا اصول،

کمی سے کثرت

عیسیٰ مسیح کا پوچھنے کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ شاگردوں میں فکرمندی کی روح آ گئی تھی۔ اب عیسیٰ مسیح ایک اَور بات سکھانا چاہتا ہے۔

◄ وہ کیا ہے؟

یہ کہ آسمان کی بادشاہی میں کمی کثرت میں بدل جاتی ہے۔ ایسی کثرت جو سب کے لئے کافی ہو۔

اُس نے فرمایا، "لوگوں کو بٹھا دو۔"

سب کو بٹھا دیا گیا تو عیسیٰ مسیح نے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے روٹی اور مچھلیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُنہیں شاگردوں کے سپرد کئے۔ شاگرد یہ ٹکڑے بانٹنے میں جُٹ گئے۔ لیکن یہ کیا تھا؟ شاگرد تقسیم کرتے گئے مگر کھانا ختم نہ ہوا۔ لوگ نہ صرف جی بھر کر کھا سکے بلکہ کھانا بچ بھی گیا۔ بچے ہوئے کھانے کے 12 ٹوکرے بھر گئے—ہر شاگرد کے لئے ایک۔

جس لڑکے نے کھانا دیا تھا اُس کے پاس تھوڑا ہی تھا۔ لیکن عیسیٰ مسیح نے یہ لے کر کثرت کا کھانا مہیا کیا۔ جو تھوڑا بہت ہمارے پاس ہے عیسیٰ مسیح اُسے اِتنا بڑھا سکتا ہے کہ سب سیر ہو جائیں۔

لڑکا یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ مجھے چھوڑ دو۔ یہ بس میرے لئے کافی ہے۔ مَیں اپنا کھانا خود کھاؤں گا۔ لیکن جب اُس نے اپنی نعمت عیسیٰ مسیح کے سپرد کی تو بے شمار لوگوں کو برکت ملی۔

آسمان کی بادشاہی میں جب ہم اپنا تھوڑا بہت مال عیسیٰ مسیح کو سونپ دیں تو سب کو برکت ملتی ہے۔ تب کمی کثرت میں بدل جاتی ہے۔

◄ کیا آپ چاہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح آپ کی کمی کو کثرت میں بدل دے؟
پھر اُسے عیسیٰ مسیح کے سپرد کریں۔
آسمان کی بادشاہی کا تیسرا اصول،

سیاست بند

جہاں آسمان کی بادشاہی ہوتی ہے وہاں سیاست بند ہو جاتی ہے۔
جب لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا تو وہ ایک دوسرے سے پھسپھسانے لگے۔
◄ کیا پھسپھسانے لگے؟

یہ کہ "یقیناً یہ وہی نبی ہے جسے دنیا میں آنا تھا۔"
◄ کیا مطلب؟ کونسا نبی؟
موسیٰ نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب

> رب تیرا خدا تیرے واسطے تیرے بھائیوں میں سے مجھ جیسے نبی کو برپا کرے گا۔ (توریت، استثنا 15:18)

لوگ سمجھ گئے کہ عیسیٰ مسیح یہی نبی ہے۔ کہ وہ آنے والا المسیح ہے۔ کہ یہ ہمارا بادشاہ بنے گا۔ معجزے کو دیکھ کر وہ اِتنے جوش میں آئے کہ وہیں کے وہیں اُسے بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ آپ خود اندازہ لگائیں: 5000 مرد کیا کچھ نہیں کر پاتے جب وہ مل کر کام کریں۔ ساتھ ایسا بادشاہ ہو۔
لیکن عیسیٰ مسیح کو معلوم ہوا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے ہیں۔
◄ کیا اُس نے اُن کی عزت و احترام قبول کی؟

نہیں۔ اُس کو اُن کی اِس سوچ سے نفرت تھی۔ لوگ بس سیاسی سوچ رکھتے تھے۔ وہ اُس سے دُنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے۔ لیکن عیسیٰ مسیح اِس دُنیا کی عام بادشاہی قائم کرنے نہیں آیا تھا۔ وہ آسمان کی بادشاہی لانے کو آیا تھا۔

◄ آسمان کی یہ بادشاہی کیا ہے؟

یہ ایک روحانی، ایک اندرونی بادشاہی ہے۔ یہ بادشاہی دلوں میں راج کرتی ہے۔ یہ سخت اور سیاسی دلوں کو نرم کرنا چاہتی ہے—خدا کی باتوں کے لئے نرم، ایک دوسرے کے لئے نرم۔ یہ ہمیں آسمان کے شہری بنانا چاہتی ہے۔

◄ عیسیٰ مسیح نے کیا کِیا جب لوگ یوں سوچنے لگے؟

وہ ایک دم اُن سے الگ ہو کر اکیلا ہی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

آج بھی بہت سے لوگ عیسیٰ مسیح کو اپنے کاموں کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اُسے اپنا بادشاہ بنا کر دُنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ یوں وہ بادشاہ کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن یقین کرو: جب لوگ عیسیٰ مسیح کو اپنے مقصدوں کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں تب وہ اوجھل ہو جاتا ہے۔ وہ صرف اُس وقت حاضر ہوتا ہے جب ہمارے دل اُس کے روحانی کام کے لئے کُھلے ہوں۔ جب ہم مان جائیں کہ وہ آسمان کا بادشاہ ہے۔

◄ شاگردوں کے ساتھ کیا ہوا؟

عیسیٰ مسیح نے اُنہیں ایک دم کشتی میں بٹھا کر جھیل کے پار بھیج دیا۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ وہ بھی سیاسی باتوں میں اُلجھ نہ جائیں۔

آسمان کی بادشاہی کا چوتھا اصول،

طوفان میں حفاظت

اندھیرا چھا گیا اور عیسیٰ مسیح اب تک پہاڑ پر تھا۔ ایک دم تیز ہَوا کشتی پر ٹوٹ پڑی۔ بڑی بڑی لہریں کشتی سے ٹکرانے لگیں۔ کشتی چھوٹے کھلونے کی طرح اِدھر اُدھر ڈگمگانے لگی۔ یہ دیکھ کر شاگرد کشتی کو جلد از جلد اگلے کنارے تک لے جانے میں جُٹ گئے۔ کشتی کو کھیتے کھیتے وہ چار یا پانچ کلو میٹر کا سفر طے کر چکے تھے کہ اچانک چیخ اُٹھے۔ اندھیرے میں ایک شکل پانی پر چلتی ہوئی نظر آئی۔

◄ کیا یہ کوئی بھوت تھا جو اُن کو برباد کرنے آ رہا تھا؟

وہ دہشت سے پانی پانی ہو گئے۔

تب عیسیٰ مسیح کی آواز سنائی دی، "مَیں ہی ہوں۔ خوف نہ کرو۔"

◄ کیا ہو رہا تھا؟

وہ پانی پر چلتے ہوئے اُن کے پاس آ رہا تھا۔ وہ پانی پر یوں چل رہا تھا جس طرح ہم ٹھوس زمین پر چلتے ہیں۔ کبھی وہ پانی کے پہاڑوں پر چڑھتا نظر آتا کبھی پانی کی وادیوں میں اوجھل ہو جاتا تھا۔ آخرکار وہ کشتی کے پاس پہنچ گیا۔ شاگرد اُسے کشتی میں بٹھانے کو تھے کہ کشتی اُس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔

یہ کیسی بات ہے۔ لوگ عیسیٰ مسیح کو بادشاہ بنانا چاہتے تھے جبکہ اُسے پانی اور ہَوا پر پورا اختیار تھا۔ اِس لئے آؤ، ہم اُس پر ایمان رکھیں تاکہ روزمرہ کی زندگی میں اُس کی حفاظت پائیں۔ جب طوفان ہم پر ٹوٹ پڑے تو ہم مدد کے لئے اُسے پکاریں۔ جب پانی کے پہاڑ ہم سے ٹکرائیں تو اُس کی قربت میں محفوظ رہیں۔

◄ یوں شاگردوں نے ایک ہی دن میں بہت کچھ سیکھ لیا تھا:

بھائی چارا۔ آسمان کی بادشاہی میں ہم سب بھائی بہن ہیں۔ جس طرح عیسیٰ مسیح ہماری فکر کرتا ہے اُسی طرح ہمیں ایک دوسرے کی فکر کرنی ہے۔

کمی سے کثرت۔ اِس بادشاہی میں جو تھوڑا بہت میرے پاس ہے وہ سب کے لئے برکت کا باعث بن جاتا ہے۔

سیاست بند۔ جہاں آسمان کی بادشاہی ہے وہاں سیاست بند ہو جاتی ہے۔

طوفان میں حفاظت۔ ہمارے آقا کو ہَوا اور پانی پر اختیار ہے۔ اِس لئے جب زندگی کے طوفان ہمیں جھنجھوڑتے ہیں تو ہمیں اُسی کے قدموں میں حفاظت ملتی ہے۔

انجیل، یوحنا 6:1-21

اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کی جھیل کو پار کیا۔ (جھیل کا دوسرا نام تبریاس تھا۔) ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے لگ گیا تھا، کیونکہ اُس نے الٰہی نشان دکھا کر مریضوں کو شفا دی تھی اور لوگوں نے اِس کا مشاہدہ کیا تھا۔ پھر عیسیٰ پہاڑ پر چڑھ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ (یہودی عیدِ فسح قریب آ گئی تھی۔) وہاں بیٹھے عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ ایک بڑا ہجوم پہنچ رہا ہے۔ اُس نے فلپّس سے پوچھا، ”ہم کہاں سے کھانا خریدیں تاکہ اُنہیں کھلائیں؟“ (یہ اُس نے فلپّس کو آزمانے کے لئے کہا۔ خود تو وہ جانتا تھا کہ کیا کرے گا۔)
فلپّس نے جواب دیا، ”اگر ہر ایک کو صرف تھوڑا سا ملے تو بھی چاندی کے 200 سِکے کافی نہیں ہوں گے۔“

پھر شمعون پطرس کا بھائی اندریاس بول اُٹھا، "یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔ مگر اِتنے لوگوں میں یہ کیا ہیں!"

عیسیٰ نے کہا، "لوگوں کو بٹھا دو۔" اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ چنانچہ سب بیٹھ گئے۔ (صرف مردوں کی تعداد 5,000 تھی۔) عیسیٰ نے روٹیاں لے کر شکرگزاری کی دعا کی اور اُنہیں بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کروایا۔ یہی کچھ اُس نے مچھلیوں کے ساتھ بھی کیا۔ اور سب نے جی بھر کر روٹی کھائی۔ جب سب سیر ہو گئے تو عیسیٰ نے شاگردوں کو بتایا، "اب بچے ہوئے ٹکڑے جمع کرو تاکہ کچھ ضائع نہ ہو جائے۔" جب اُنہوں نے بچا ہوا کھانا اکٹھا کیا تو جَو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے بارہ ٹوکرے بھر گئے۔

جب لوگوں نے عیسیٰ کو یہ الٰہی نشان دکھاتے دیکھا تو اُنہوں نے کہا، "یقیناً یہ وہی نبی ہے جسے دنیا میں آنا تھا۔" عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی بادشاہ بنانا چاہتے ہیں، اِس لئے وہ دوبارہ اُن سے الگ ہو کر اکیلا ہی کسی پہاڑ پر چڑھ گیا۔

شام کو شاگرد جھیل کے پاس گئے اور کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار شہر کفرنحوم کے لئے روانہ ہوئے۔ اندھیرا ہو چکا تھا اور عیسیٰ اب تک اُن کے پاس واپس نہیں آیا تھا۔ تیز ہَوا کے باعث جھیل میں لہریں اُٹھنے لگیں۔ کشتی کو کھیتے کھیتے شاگرد چار یا پانچ کلو میٹر کا سفر طے کر چکے تھے کہ اچانک عیسیٰ نظر آیا۔ وہ پانی پر چلتا ہوا کشتی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ شاگرد دہشت زدہ ہو گئے۔ لیکن اُس نے اُن سے کہا، "مَیں ہی ہوں۔ خوف نہ کرو۔" وہ اُسے کشتی میں بٹھانے پر آمادہ ہوئے۔ اور کشتی اُسی لمحے اُس جگہ پہنچ گئی جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔

زندگی کی روٹی

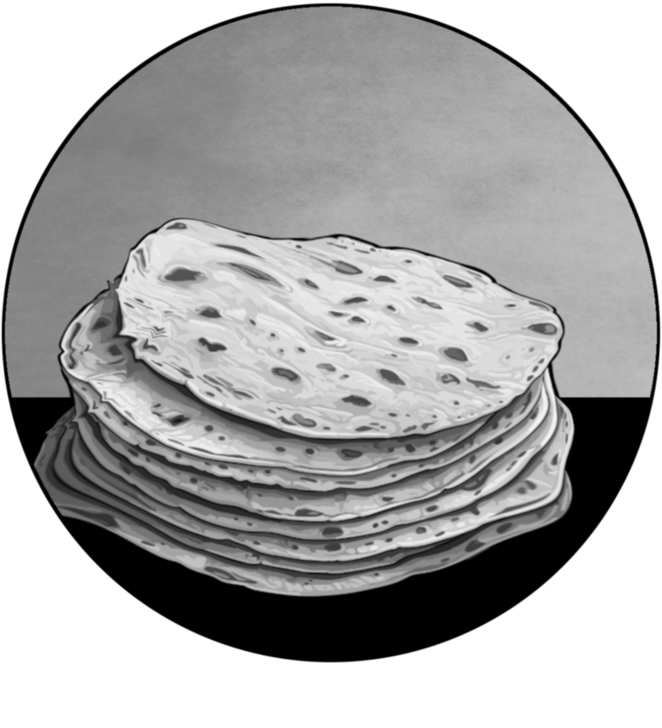

عیسیٰ مسیح معجزوں کا مالک ہے۔ ایک دن اُس نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لے کر اُن سے 5000 مردوں کو بال بچوں سمیت کھانا کھلایا۔ لوگ ہکا بکا رہ گئے۔ تب وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، یہ تو ہمارا بادشاہ ہونا چاہیئے۔ اگر یہ ہمارے آگے آگے چلے تو ہم کیا کچھ نہیں کر پائیں گے۔

لیکن عیسیٰ مسیح کو سیاست سے نفرت ہے۔ ایسی باتیں بلند ہونے لگیں تو اُس نے اپنے قریبی شاگردوں کو ایک دم کشتی میں بٹھا کر جھیل کے پار بھیج دیا۔ خود وہ اکیلے کسی پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اندھیرا چھا گیا تو وہ طوفانی لہروں پر چلتے ہوئے شاگردوں کے پاس آیا۔ تب وہ مل کر کفرنحوم چلے گئے۔

جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ اگلے دن جاگ اُٹھے۔ اپنی آنکھوں کو مَل مَل کر وہ اُستاد کو تلاش کرنے لگے تو کہیں نہ پائے۔ کافی دیر کے بعد پتہ چلا کہ وہ جھیل کے پار کفرنحوم شہر میں ہے۔ تب وہ بھی روانہ ہوئے۔ کفرنحوم پہنچنے پر اُنہوں نے پوچھا، "اُستاد، آپ کس طرح یہاں پہنچ گئے؟"

◄ عیسیٰ مسیح نے کیا جواب دیا؟

پہلی بات،

زندگی کی روٹی پاؤ

وہ سیدھے اصل بات پر آ گیا۔ فرمایا،

> تم مجھے اِس لئے نہیں ڈھونڈ رہے کہ الٰہی نشان دیکھے ہیں بلکہ اِس لئے کہ تم نے جی بھر کر روٹی کھائی ہے۔ (یوحنا 26:6)

◄ وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

تم لوگ صرف دُنیاوی سوچ رکھتے ہو۔ مَیں نے تم سب کو کھانا کھلایا۔ لیکن تم نے یہ دیکھ کر روحانی نتیجہ نہ نکالا۔ تم نے صرف یہ نتیجہ نکالا کہ اِس بندے کو ہمارا بادشاہ بننا ہے، یہی ہماری دنیاوی ضروریات پوری کرے۔ لیکن میرے معجزوں کا مقصد اَور ہے۔ وہ الٰہی نشان ہیں۔

◄ نشان کیوں؟

یہ ظاہر کرتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کو الٰہی اختیار ہے۔ کہ اُسے آسمان کی بادشاہی لانے کا اختیار ہے۔ لیکن یہ بادشاہی دُنیاوی نہیں ہے۔ یہ روحانی ہے۔ یہ لوگوں کے دلوں کو تبدیل کرے گی۔ اُنہیں اگلی دُنیا کے لئے تیار کرے گی۔ لوگوں کو اِس روحانی بادشاہی میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اُس نے فرمایا،

> ایسی خوراک کے لئے جد و جہد نہ کرو جو گل سڑ جاتی ہے، بلکہ ایسی کے لئے جو ابدی زندگی تک قائم رہتی ہے اور جو ابنِ آدم تم کو دے گا۔ (یوحنا 27:6)

◄ لوگ اُس روٹی کے لئے جد و جہد کیوں نہ کریں جو گل سڑ جائے؟

عام روٹی کھا کر انسان کو ابدی زندگی نہیں ملتی۔

◄ تو پھر لوگ کس روٹی کے لئے جد و جہد کریں؟

اُس روٹی کے لئے جو ابد تک قائم رہتی ہے۔

◄ کیوں؟

اُسے کھا کر انسان ابد تک زندہ رہے گا۔

لیکن یہ روٹی صرف ایک ہی دے سکتا ہے۔

◄ وہ کون؟

ابنِ آدم۔

◄ ابنِ آدم کون ہے؟

ابنِ آدم عیسیٰ مسیح کا دوسرا نام ہے۔ دوسری بات،

مجھ پر ایمان لاؤ

اب لوگ سوچ بچار میں پڑ گئے۔ اُستاد ٹھیک ہی کہہ رہے ہیں۔ لیکن ہم کیا کریں تاکہ زندگی کی روٹی پائیں؟ کیا کام کریں جو خدا کو پسند آئے اور ہمیں یہ روٹی مل جائے؟

◄ کسی وقت ہر انسان کے دل میں یہ سوال اُبھر آتا ہے کہ مَیں کیا کروں تاکہ ابدی زندگی پاؤں؟

اِن لوگوں نے بھی یہ سوال پوچھا، ”ہمیں کیا کرنا چاہئے تاکہ اللہ کا مطلوبہ کام کریں؟“

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> اللّٰہ کا کام یہ ہے کہ تم اُس پر ایمان لاؤ جسے اُس نے بھیجا ہے۔ (یوحنا 29:6)

- **یہ کیا کام ہے جو دیکھ کر خدا ہمیں ابدی زندگی کی روٹی دے گا؟**

عیسیٰ مسیح پر ایمان۔

- **کیا غلط کام چھوڑنا کافی نہیں؟ کیا نیک کام کافی نہیں؟ کیا شریعت پرعمل کرنا کافی نہیں؟**

کبھی نہیں۔عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ اُس پر ایمان لاؤ جسے خدا نے بھیجا ہے۔یعنی مجھ پر۔ ایک ہی وسیلہ ہے جس سے زندگی کی یہ روٹی مل جائے: عیسیٰ مسیح پر ایمان۔ ابدی روٹی پانے کے لئے نہ نیک کام کافی ہیں نہ شریعت پرعمل۔ ایک ہی راستہ ہے: عیسیٰ مسیح پر ایمان۔

- **عیسیٰ مسیح کیوں فرماتا ہے کہ مجھ پر ایمان لاؤ؟**

وہ جانتا ہے کہ ہمارے نیک کام کبھی کافی نہیں ہوں گے۔

- **کیوں؟**

ہماری فطرت اِتنی خراب ہے کہ ہمارے نیک کام ہمیں خدا کے سامنے منظور نہیں کرا سکتے۔ ہماری فطرت ایک گلی سڑی مچھلی جیسی ہے۔

- **کیا پکانے سے یہ کھانے لائق ہو جائے گی؟**

کبھی نہیں!

- **کیا ہم اِسے کسی اَور طریقے سے کھانے لائق بنا سکتے ہیں؟**

کبھی نہیں۔ ہماری انسانی فطرت ہماری اپنی کوششوں سے بحال نہیں ہوسکتی۔ اِسی لئے المسیح اِس دُنیا میں نازل ہوا تاکہ خود ہی ہمیں بحال کرے۔ اِسی لئے اُس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کیونکہ اُس پر ایمان لانے سے وہ ہمیں یہ ابدی زندگی دے سکتا ہے۔ تیسری بات،

مَیں ہی زندگی کی روٹی ہوں

◄ کیا لوگ یہ سن کر اُس پر ایمان لائے؟

نہیں۔ وہ شک میں پڑ کر کہنے لگے، ”تو پھر آپ کیا الٰہی نشان دکھائیں گے جسے دیکھ کر ہم آپ پر ایمان لائیں؟ آپ کیا کام سرانجام دیں گے؟ ہمارے باپ دادا نے تو ریگستان میں مَن کھایا۔ چنانچہ کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے اُنہیں آسمان سے روٹی کھلائی۔“

◄ وہ عیسیٰ مسیح سے کیا مانگ رہے تھے؟

ایک الٰہی نشان۔

◄ الٰہی نشان کیوں؟

وہ کوئی معجزہ کر دکھائے جو ثابت کرے کہ اُسے الٰہی اختیار ہے۔

◄ کیا عیسیٰ مسیح نے ابھی ابھی ایک نشان نہیں دکھایا تھا؟

ضرور۔ اُس نے 5000 مردوں کو بال بچوں سمیت کھانا کھلایا تھا۔

◄ تو پھر لوگ کیوں الٰہی نشان مانگ رہے تھے؟

یہاں وہ ایک اَور بات مانگ رہے تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے کہا کہ موسیٰ نے ہمارے باپ دادا کو مَن کھلایا۔ وہ سیدھے مانگ رہے تھے کہ عیسیٰ مسیح بھی آسمان سے مَن برسنے دے۔

◄ مَن کا یہ کیا معجزہ تھا جو موسیٰ کے زمانے میں ہوا تھا ؟

جب اسرائیلی ریگستان میں سفر کر رہے تھے تو خدا نے اُنہیں مَن کھلایا تھا۔

◄ مَن کیا تھا ؟

یہ دانے تھے جو آسمان سے گرتے تھے اور جو دھنئے کی مانند سفید تھے۔ کھانے میں وہ شہد سے بنے کیک کی مانند تھا (توریت، خروج 31:16)۔

◄ لوگ عیسیٰ مسیح سے اِس قسم کا معجزہ مانگ رہے تھے۔ کیوں؟

یہودی روایت کے مطابق المسیح کی آمد پر مَن آسمان سے دوبارہ گرے گا۔ مطلب ہے، لوگ چاہتے تھے کہ عیسیٰ مسیح مَن برسا کر ثابت کرے کہ وہ آنے والا مسیح ہے۔

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> خود موسیٰ نے تم کو آسمان سے روٹی نہیں کھلائی بلکہ میرے باپ نے۔ وہی تم کو آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ کیونکہ اللّٰہ کی روٹی وہ شخص ہے جو آسمان پر سے اُتر کر دنیا کو زندگی بخشتا ہے۔
>
> (یوحنا 6:32-33)

◄ کیا موسیٰ نے مَن کھلایا تھا ؟

نہیں، خدا باپ نے۔ یہ پہلی بات ہے۔ لیکن اب خدا باپ ایک اَور قسم کی روٹی دیتا ہے۔

◄ کس قسم کی روٹی؟

حقیقی روٹی۔

◄ مَن اور اِس روٹی میں کیا فرق ہے؟

مَن گلنے والی روٹی ہے جبکہ یہ روٹی ایک شخص ہے۔ ایک شخص جو ابدی زندگی بخشتا ہے۔

◄ کونسا شخص؟

عیسیٰ مسیح۔ وہی ابدی زندگی کی روٹی ہے۔ حقیقی مَن کا معجزہ اُسی میں ہو چکا ہے۔ اب تک سننے والوں کو بات سمجھ نہ آئی۔ انہوں نے کہا، "خداوند، ہمیں یہ روٹی ہر وقت دیا کریں۔" تب عیسیٰ مسیح نے صاف فرمایا،

> مَیں ہی زندگی کی روٹی ہوں۔ جو میرے پاس آئے اُسے پھر کبھی بھوک نہیں لگے گی۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے اُسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (یوحنا 35:6)

صرف اور صرف عیسیٰ مسیح زندگی کی روٹی ہے۔ اُسی سے ابدی زندگی ملتی ہے۔ کوئی اَور روٹی یہ نہیں دلا سکتی۔ یہ ہمیں ایک چوتھی بات کی طرف لے جاتی ہے،

نجات پکّی ہے

یہ روٹی کھانے سے نجات یقینی ہے، پکی ہے۔

◄ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ عدالت کے دن بچیں گے؟

کوئی اَور روٹی ہمیں قیامت کے دن زندہ نہیں کرے گی۔ کوئی اَور روٹی ہمیں عدالت کے دن محفوظ نہیں رکھے گی۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جتنے بھی باپ نے مجھے دیئے ہیں وہ میرے پاس آئیں گے اور جو بھی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ (یوحنا 6:37)

یہاں عیسیٰ مسیح کے کردار کا ایک ٹھوس پہلو نظر آتا ہے۔

◄ وہ کیا؟

چرواہے کا کردار۔ وہ اچھا چرواہا ہے جو اپنی ہر بھیڑ کی فکر کرتا ہے۔جس کو بھی خدا باپ نے اُس کے سپرد کیا ہے اُسے وہ ہلاک نہیں ہونے دے گا۔ کتنی تسلّی کی بات ہے۔ اِس کو اَور پکا بنا کر اُس نے فرمایا،

> صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے باپ ... میرے پاس کھینچ لایا ہے۔ (یوحنا 6:44)

ہم اپنی ہی کوششوں سے نجات نہیں پا سکتے۔ خدا باپ خود ہمیں کھینچ لاتا ہے۔ جب ہم عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو یہی بات ہمیں دلاسا دیتی ہے۔ کیونکہ یہ نجات ہماری کمزور کوششوں پر مبنی نہیں ہوتی بلکہ خدا باپ کے پکے وعدے پر۔ تب ہمیں پوری تسلّی ہے کہ ہم عدالت کے دن بھی محفوظ رہیں گے۔ پانچویں بات،

کھاتے پیتے رہو

تب عیسیٰ مسیح نے ایک حیرت انگیز بات فرمائی،

> مَیں ہی زندگی کی وہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتر آئی ہے۔ جو اِس روٹی سے کھائے وہ ابد تک زندہ رہے گا۔ اور یہ روٹی میرا گوشت ہے جو مَیں دنیا کو زندگی مہیا کرنے کی خاطر پیش کروں گا۔
>
> (یوحنا 51:6)

مَن کھانے سے اسرائیلیوں کو ابدی زندگی نہ ملی۔

◄ کیا ابدی زندگی کی یہ روٹی بھی اِسی طرح ہے؟

نہیں۔ جو بھی زندگی کی یہ نئی روٹی کھائے اُسے ابدی زندگی حاصل ہے۔

ساتھ ساتھ عیسیٰ مسیح نے ایک اَور بات فرمائی۔ یہ کہ یہ روٹی میرا گوشت ہے۔

◄ کیوں؟

جب اسرائیلی ریگستان میں تھے تو وہ نہ صرف روٹی بلکہ گوشت کے لئے بھی ترس رہے تھے (خروج 3:16)۔ اور خدا نے اُن کی سُنی۔ اُسی شام بٹیروں کے غول آئے جو پوری خیمہ گاہ پر چھا گئے۔ تب اسرائیلیوں نے جی بھر کر گوشت کھایا۔

اب عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ مَیں زندگی کی روٹی بھی ہوں اور گوشت بھی۔ مَن اور گوشت کے معجزے مجھ میں ہوئے ہیں۔

لیکن اب عیسیٰ مسیح نے ایک زیادہ چونکا دینے والی بات کہی،

> میرا گوشت حقیقی خوراک اور میرا خون حقیقی پینے کی چیز ہے۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں۔ (یوحنا 56-55:6)

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

گوشت کھانے اور خون پینے کا خیال تو گھنونا سا لگتا ہے۔

◄ ہم کس طرح اُس کا گوشت اور خون کھا پی سکتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح اپنی صلیبی موت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد اُسے اپنی جان ہماری خاطر دینی تھی یعنی اُسے اپنا گوشت اور خون قربان کرنا تھا۔

◄ کیوں؟

اُسے ہمارے گناہوں کی سزا اُٹھانی تھی تاکہ ہمیں نجات مل جائے۔ اور یہ سزا سخت تھی۔ سزائے موت تھی۔

◄ لیکن گوشت کھانے اور خون پینے پر اِتنا زور دینے سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ہر لمحہ اُس کی اِس قربانی سے ابدی زندگی پاتے رہیں۔ لازم ہے کہ ہم ہر لمحہ اُس کی قربت میں رہیں، ہر لمحہ اُس سے لپٹے رہیں، ہر لمحہ اُسے تکتے رہیں، ہر لمحہ اُس کی باتیں جذب کرتے رہیں۔ تب یہ ابدی زندگی ہماری رگوں میں دوڑتی رہے گی۔ تب ہم عیسیٰ مسیح جیسے بنتے جائیں گے۔ چاہے ہماری زندگی کتنی دُکھی کیوں نہ ہو ہمارے اندر اُس کا سکون اور اُس کی تسلّی رہے گی۔ تب اُس کا نور ہماری زندگی میں چمکتی دمکتی رہے گی۔

جب بلب میں بجلی ہو تو وہ جلتا ہے۔ بجلی بند ہو تو لائٹ نہیں جلتی۔ اِسی طرح اگر ہماری عیسیٰ مسیح کے ساتھ رفاقت آہستہ آہستہ بند ہو جائے تو ہم اِس بھرپور زندگی سے محروم رہ جائیں گے۔ تب ہماری زندگی دوبارہ گناہ سے بھر جائے گی۔ تب ہمارا دل اندھیرا ہو جائے گا۔

ایک آخری بات،

پہلے ایمان پھر پہچان

عیسیٰ مسیح کی یہ باتیں بہت سے لوگوں کو ناگوار لگیں۔

◄ کیوں؟

وہ یہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھے کہ عیسیٰ مسیح زندگی کی روٹی ہے۔ کہ اُس پر ایمان لانے سے ابدی زندگی ملتی ہے۔ کہ وہ نہ صرف عام قسم کا گُروہ ہے بلکہ آسمان کی حقیقی روٹی۔ وہ روٹی جس سے اِس دُنیا اور اگلی دُنیا میں بھرپور زندگی مل جائے گی۔

اب بہت سے لوگوں نے عیسیٰ مسیح کو چھوڑ دیا۔ تب اُس نے اپنے قریبی شاگردوں سے پوچھا کہ کیا تم بھی مجھے چھوڑنا چاہتے ہو؟

شمعون پطرس نے جواب دیا،

> خداوند، ہم کس کے پاس جائیں؟ ابدی زندگی کی باتیں تو آپ ہی کے پاس ہیں۔ اور ہم نے ایمان لا کر جان لیا ہے کہ آپ اللہ کے قدوس ہیں۔ (یوحنا 6:68-69)

پطرس اور دوسرے قریبی شاگرد اُستاد کی کئی باتیں سمجھ نہیں سکتے تھے۔ لیکن بڑی بات صاف تھی: ہمارے آقا کے پاس ابدی زندگی کی باتیں ہیں۔ وہی اللہ کا قدوس ہے۔

◄ ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح سچ مچ ابدی زندگی کی روٹی ہے؟

پطرس اِس کا جواب دیتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے عقل کافی نہیں ہے۔ اِس کے لئے ایمان ضروری ہے۔ پہلے ایمان لاؤ، تب ہی جان لو گے۔ ہم خداوند کا کردار

اپنی عقل سے معلوم نہیں کر سکتے۔ پہلے ایمان ضروری ہے۔ تب ہی ہم جان لیں گے کہ وہ اللّٰہ کا قدوس ہے۔ کہ وہ ابدی زندگی کی حقیقی روٹی ہے۔

◄ غرض، زندگی کی روٹی کے بارے میں 6 سچائیاں اپنانی چاہئیں:

- زندگی کی روٹی پاؤ۔
- مجھ پر ایمان لاؤ۔
- مَیں ہی زندگی کی روٹی ہوں۔
- نجات یقینی ہے۔
- کھاتے پیتے رہو۔
- پہلے ایمان پھر پہچان۔

انجیل، یوحنا 6:22-70

ہجوم تو جھیل کے پار رہ گیا تھا۔ اگلے دن لوگوں کو پتا چلا کہ شاگرد ایک ہی کشتی لے کر چلے گئے ہیں اور کہ اُس وقت عیسیٰ کشتی میں نہیں تھا۔ پھر کچھ کشتیاں تبریاس سے اُس مقام کے قریب پہنچیں جہاں عیسیٰ مسیح نے روٹی کے لئے شکرگزاری کی دعا کر کے اُسے لوگوں کو کھلایا تھا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ نہ عیسیٰ اور نہ اُس کے شاگرد وہاں ہیں تو وہ کشتیوں پر سوار ہو کر عیسیٰ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے کفرنحوم پہنچے۔

جب اُنہوں نے اُسے جھیل کے پار پایا تو پوچھا، "اُستاد، آپ کس طرح یہاں پہنچ گئے؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں، تم مجھے اِس لئے نہیں ڈھونڈ رہے کہ الٰہی نشان دیکھے ہیں بلکہ اِس لئے کہ تم نے جی بھر کر روٹی کھائی ہے۔ ایسی خوراک کے لئے جد و جہد نہ کرو جو گل سڑ جاتی ہے، بلکہ ایسی کے لئے جو ابدی زندگی تک قائم رہتی ہے اور جو ابنِ آدم تم کو دے گا، کیونکہ خدا باپ نے اُس پر اپنی تصدیق کی مُہر لگائی ہے۔“

اِس پر اُنہوں نے پوچھا، ”ہمیں کیا کرنا چاہئے تاکہ اللّٰہ کا مطلوبہ کام کریں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اللّٰہ کا کام یہ ہے کہ تم اُس پر ایمان لاؤ جسے اُس نے بھیجا ہے۔“

اُنہوں نے کہا، ”تو پھر آپ کیا الٰہی نشان دکھائیں گے جسے دیکھ کر ہم آپ پر ایمان لائیں؟ آپ کیا کام سرانجام دیں گے؟ ہمارے باپ دادا نے تو ریگستان میں مَن کھایا۔ چنانچہ کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے اُنہیں آسمان سے روٹی کھلائی۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ خود موسیٰ نے تم کو آسمان سے روٹی نہیں کھلائی بلکہ میرے باپ نے۔ وہی تم کو آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ کیونکہ اللّٰہ کی روٹی وہ شخص ہے جو آسمان پر سے اُتر کر دنیا کو زندگی بخشتا ہے۔“

اُنہوں نے کہا، ”خداوند، ہمیں یہ روٹی ہر وقت دیا کریں۔“

جواب میں عیسیٰ نے کہا، ”مَیں ہی زندگی کی روٹی ہوں۔ جو میرے پاس آئے اُسے پھر کبھی بھوک نہیں لگے گی۔ اور جو مجھ پر ایمان لائے اُسے پھر کبھی

پیاس نہیں لگے گی۔ لیکن جس طرح مَیں تم کو بتا چکا ہوں، تم نے مجھے دیکھا اور پھر بھی ایمان نہیں لائے۔ جتنے بھی باپ نے مجھے دیئے ہیں وہ میرے پاس آئیں گے اور جو بھی میرے پاس آئے گا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ کیونکہ مَیں اپنی مرضی پوری کرنے کے لئے آسمان سے نہیں اُترا بلکہ اُس کی جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جس نے مجھے بھیجا اُس کی مرضی یہ ہے کہ جتنے بھی اُس نے مجھے دیئے ہیں اُن میں سے مَیں ایک کو بھی کھو نہ دوں بلکہ سب کو قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں۔ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہی ہے کہ جو بھی فرزند کو دیکھ کر اُس پر ایمان لائے اُسے ابدی زندگی حاصل ہو۔ ایسے شخص کو مَیں قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔"

یہ سن کر یہودی اِس لئے بڑبڑانے لگے کہ اُس نے کہا تھا، "مَیں ہی وہ روٹی ہوں جو آسمان پر سے اُتر آئی ہے۔" اُنہوں نے اعتراض کیا، "کیا یہ عیسیٰ بن یوسف نہیں، جس کے باپ اور ماں سے ہم واقف ہیں؟ وہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ 'مَیں آسمان سے اُترا ہوں'؟"

عیسیٰ نے جواب میں کہا، "آپس میں مت بڑبڑاؤ۔ صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے پاس کھینچ لایا ہے۔ ایسے شخص کو مَیں قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔ نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے، 'سب اللہ سے تعلیم پائیں گے۔' جو بھی اللہ کی سن کر اُس سے سیکھتا ہے وہ میرے پاس آ جاتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی نے کبھی باپ کو دیکھا۔ صرف ایک ہی نے باپ کو دیکھا ہے، وہی جو اللہ کی

طرف سے ہے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو ایمان رکھتا ہے اُسے ابدی زندگی حاصل ہے۔ زندگی کی روٹی مَیں ہوں۔ تمہارے باپ دادا ریگستان میں مَن کھاتے رہے، تو بھی وہ مر گئے۔ لیکن یہاں آسمان سے اُترنے والی ایسی روٹی ہے جسے کھا کر انسان نہیں مرتا۔ مَیں ہی زندگی کی وہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتر آئی ہے۔ جو اِس روٹی سے کھائے وہ ابد تک زندہ رہے گا۔ اور یہ روٹی میرا گوشت ہے جو مَیں دنیا کو زندگی مہیا کرنے کی خاطر پیش کروں گا۔“

یہودی بڑی سرگرمی سے ایک دوسرے سے بحث کرنے لگے، ”یہ آدمی ہمیں کس طرح اپنا گوشت کھلا سکتا ہے؟“

عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ صرف ابنِ آدم کا گوشت کھانے اور اُس کا خون پینے ہی سے تم میں زندگی ہو گی۔ جو میرا گوشت کھائے اور میرا خون پیئے ابدی زندگی اُس کی ہے اور مَیں اُسے قیامت کے دن مُردوں میں سے پھر زندہ کروں گا۔ کیونکہ میرا گوشت حقیقی خوراک اور میرا خون حقیقی پینے کی چیز ہے۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں۔ مَیں اُس زندہ باپ کی وجہ سے زندہ ہوں جس نے مجھے بھیجا۔ اِسی طرح جو مجھے کھاتا ہے وہ میری ہی وجہ سے زندہ رہے گا۔ یہی وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری ہے۔ تمہارے باپ دادا مَن کھانے کے باوجود مر گئے، لیکن جو یہ روٹی کھائے گا وہ ابد تک زندہ رہے گا۔“

عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ کفرنحوم میں یہودی عبادت خانے میں تعلیم دے رہا تھا۔

یہ سن کر اُس کے بہت سے شاگردوں نے کہا، ”یہ باتیں ناگوار ہیں۔ کون اِنہیں سن سکتا ہے!“

عیسیٰ کو معلوم تھا کہ میرے شاگرد میرے بارے میں بڑبڑا رہے ہیں، اِس لئے اُس نے کہا، ”کیا تم کو اِن باتوں سے ٹھیس لگی ہے؟ تو پھر تم کیا سوچو گے جب ابنِ آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا؟ اللہ کا روح ہی زندہ کرتا ہے جبکہ جسمانی طاقت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جو باتیں مَیں نے تم کو بتائی ہیں وہ روح اور زندگی ہیں۔ لیکن تم میں سے کچھ ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔“ (عیسیٰ تو شروع سے ہی جانتا تھا کہ کون کون ایمان نہیں رکھتے اور کون مجھے دشمن کے حوالے کرے گا۔) پھر اُس نے کہا، ”اِس لئے مَیں نے تم کو بتایا کہ صرف وہ شخص میرے پاس آ سکتا ہے جسے باپ کی طرف سے یہ توفیق ملے۔“

اُس وقت سے اُس کے بہت سے شاگرد اُلٹے پاؤں پھر گئے اور آئندہ کو اُس کے ساتھ نہ چلے۔ تب عیسیٰ نے بارہ شاگردوں سے پوچھا، ”کیا تم بھی چلے جانا چاہتے ہو؟“

شمعون پطرس نے جواب دیا، ”خداوند، ہم کس کے پاس جائیں؟ ابدی زندگی کی باتیں تو آپ ہی کے پاس ہیں۔ اور ہم نے ایمان لا کر جان لیا ہے کہ آپ اللہ کے قدوس ہیں۔“

جواب میں عیسیٰ نے کہا، ”کیا مَیں نے تم بارہ کو نہیں چنا؟ توبھی تم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔“ (وہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو بارہ شاگردوں میں سے ایک تھا اور جس نے بعد میں اُسے دشمن کے حوالے کر دیا۔)

عیسیٰ مسیح کو پانا

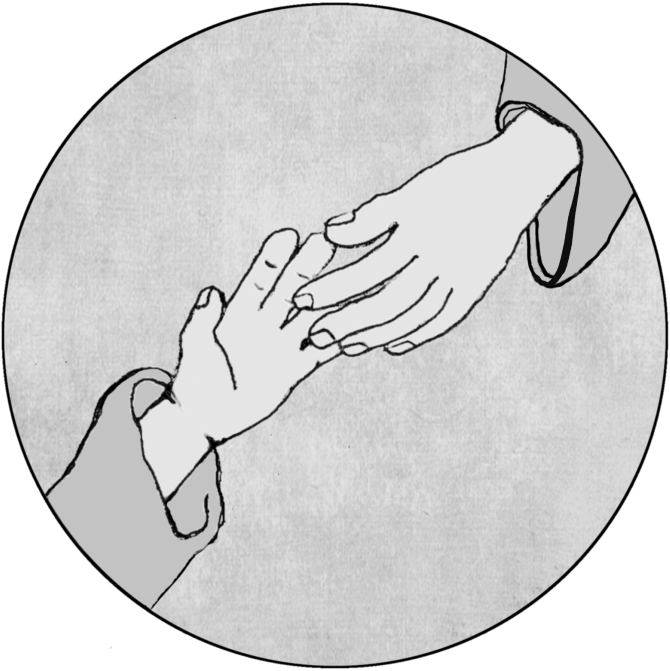

◄ ہم عیسیٰ مسیح کو کس طرح پا سکتے ہیں؟

ہم مُغل بادشاہ اکبر کے بارے میں بہت کچھ پڑھ سکتے ہیں۔ تو بھی ہم اُسے کبھی نہیں پا سکتے۔

◄ کیوں؟

وہ تو گیا گزرا ہے۔ اِسی طرح ہم عیسیٰ مسیح کے بارے میں بہت کچھ پڑھ سکتے ہیں۔

◄ لیکن کیا ہم اُسے پا بھی سکتے ہیں؟

انجیل شریف فرماتی ہے کہ ہم اُسے پا بھی سکتے ہیں۔ اُسے پانے سے ہی ہمیں نجات ملتی ہے۔

◄ تو سوال یہ ہے، کیا مَیں نے اُسے پا لیا ہے؟ کیا وہ میرے دل میں بستا ہے؟ کیا میرا اُس کے ساتھ شخصی تعلق ہے؟ اگر نہیں تو مَیں اُسے کس طرح پاؤں؟

اب ہم اِس سوال پر دھیان دیں گے۔

عیسیٰ مسیح کا کردار انوکھا تھا۔ اُس کی تعلیم سن کر لوگ ہکا بکا رہ جاتے تھے۔ اُس سے قِسم قِسم کے مریضوں کو شفا بھی ملتی تھی۔ کیا عجب کہ وہ بھیڑوں سے گِھرا رہتا تھا۔ لیکن کچھ لوگ اُس کی تعلیم اور معجزے برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ خاص کر یروشلم کے

مذہبی راہنما اُس سے جلتے تھے۔ جلد ہی وہ اُسے پکڑنے کی سازشیں کرنے لگے۔عیسیٰ مسیح یہ جانتا تھا۔ اِس لئے وہ کافی دیر تک یروشلم سے دُور گلیل میں خدمت کرتا رہا۔ تب جھونپڑیوں کی بڑی عید قریب آئی۔عیسیٰ مسیح کے گھر والوں نے کہا، ”یہ جگہ چھوڑ کر یہودیہ چلا جا تاکہ تیرے پیروکار بھی وہ معجزے دیکھ لیں جو تُو کرتا ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ عوام اُسے جانے وہ پوشیدگی میں کام نہیں کرتا۔ اگر تُو اِس قسم کا معجزانہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر کر۔“

◄ یہ لوگ کیا چاہتے تھے؟

یہودیہ میں یروشلم تھا۔ وہ خوش نہیں تھے کہ عیسیٰ مسیح یروشلم سے دُور خدمت کر رہا ہے۔

◄ کیوں؟

یروشلم یہودی ایمان کا مرکز تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ عیسیٰ مسیح اپنے معجزے وہیں کر دکھائے جہاں سب بڑے لوگ عید کے موقعے پر جمع ہوں گے۔

◄ کیا اُن کی یہ سوچ ٹھیک نہیں تھی؟

نہیں۔ اُن کی سوچ سیاسی تھی۔ اُنہوں نے مسیح کے معجزے دیکھ کر غلط نتیجہ نکالا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ عیسیٰ مسیح معجزے دکھا کر اسرائیل کا دُنیاوی بادشاہ بن جائے۔ اور اِس کے لئے ضروری تھا کہ وہ یروشلم میں ہی اپنے معجزے دکھائے۔ وہ پوشیدگی میں یعنی یروشلم سے دُور کام نہ کرے۔

◄ کیا وہ سچ مچ پوشیدگی میں کام کر رہا تھا؟

بالکل نہیں۔ گلیل میں اُس کے معجزوں اور تعلیم سے بہت لوگوں کی زندگی بدل رہی تھی۔ اُنہیں جسمانی اور روحانی ترقی مل رہی تھی۔ ایسی پوشیدگی تو ٹھیک ہی

ہے۔ اِس کا دُنیاوی حکومت سے کیا واسطہ؟ لیکن اُس کے گھر والے یہ باتیں نہیں سمجھتے تھے۔ وہ اُس سے صرف دُنیاوی فائدہ اُٹھانا چاہتے تھے۔

عیسیٰ مسیح کے جواب سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔پہلی بات،

دُنیا کی سوچ چھوڑ دو

عیسیٰ مسیح نے اُنہیں بتایا،

> ابھی وہ وقت نہیں آیا جو میرے لئے موزوں ہے۔ (یوحنا 6:7)

► **موزوں وقت کا کیا مطلب ہے؟**

عیسیٰ مسیح ہمیشہ خدا باپ کی مرضی کے مطابق چلتا تھا۔ اُس وقت خدا باپ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جائے۔

اُس نے فرمایا،

> لیکن تم جا سکتے ہو، تمہارے لئے ہر وقت موزوں ہے۔ دنیا تم سے دشمنی نہیں رکھ سکتی۔ لیکن مجھ سے وہ دشمنی رکھتی ہے۔
>
> (یوحنا 7-6:7)

اُس کے گھر والے دُنیاوی سوچ رکھتے تھے۔ وہ خیال ہی نہیں کرتے تھے کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اِس لئے اُن کے لئے ہر وقت موزوں تھا۔ اِس لئے دُنیا اُن سے دشمنی نہیں رکھتی تھی۔ وہ عیسیٰ مسیح سے دشمنی رکھتی تھی کیونکہ اُس کی سوچ فرق تھی۔

► **کیا آپ عیسیٰ مسیح کو پانا چاہتے ہیں؟**

دُنیاوی سوچ چھوڑ دو۔ دوسری بات،

خدا باپ کی مرضی کرو

گھر والے عید منانے یروشلم چلے گئے۔ لیکن کچھ دیر بعد عیسیٰ مسیح کو خدا باپ سے ہدایت ملی کہ وہ عید پر جائے۔ تب وہ چپکے سے روانہ ہوا۔

یروشلم میں یہودی راہنما پہلے سے اُس کی تاک میں بیٹھے تھے۔ بڑبڑا رہے تھے، "وہ آدمی کہاں ہے؟" عام لوگ بھی آپس میں پھسپھسا رہے تھے۔ کچھ اُس کے حق میں تھے، کچھ اُس کے خلاف۔ لیکن کوئی کھل کر بات نہیں کر رہا تھا کیونکہ سب یہودی راہنماؤں سے ڈرتے تھے۔

عید کا آدھا حصہ گزر چکا تھا تو عیسیٰ مسیح بیت المقدّس میں جا کر تعلیم دینے لگا۔ اُسے سُن کر لوگ حیرت زدہ ہوئے۔

◄ کیوں؟

اُنہوں نے کہا، "یہ آدمی کس طرح اِتنا علم رکھتا ہے حالانکہ اِس نے کہیں سے بھی تعلیم حاصل نہیں کی!"

◄ عیسیٰ مسیح نے جواب میں کیا کہا؟

> جو تعلیم مَیں دیتا ہوں وہ میری اپنی نہیں بلکہ اُس کی ہے جس نے مجھے بھیجا۔ (یوحنا 16:7)

◄ کس نے اُسے بھیجا تھا؟

خدا باپ نے اُسے بھیجا تھا۔ یہ کتابوں سے رٹی رٹائی تعلیم نہیں تھی۔ یہ تو سیدھے خدا باپ سے ملی تعلیم تھی۔ عیسیٰ مسیح صرف وہ کچھ فرماتا اور کرتا ہے جو خدا باپ کی مرضی ہے۔

اب اُس نے ایک اَور چونکا دینے والی بات فرمائی،

> جو اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے تیار ہے وہ جان لے گا کہ میری تعلیم اللّٰہ کی طرف سے ہے۔ (یوحنا 17:7)

عیسیٰ مسیح کی تعلیم خدا کی طرف سے ہے۔

◄ ہم یہ کس طرح جان سکتے ہیں؟

خدا کی مرضی کرنے سے۔ جو خدا کی مرضی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے وہ ایک دم جان لیتا ہے کہ عیسیٰ مسیح کی تعلیم خدا کی طرف سے ہے۔ یہ دشمن خدا کی مرضی کرنے کو تیار نہیں تھے اِس لئے وہ روحانی طور سے اندھے تھے۔ وہ بس اپنی عزت کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جو اپنی طرف سے بولتا ہے وہ اپنی ہی عزت چاہتا ہے۔ لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت و جلال بڑھانے کی کوشش کرتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں ہے۔
>
> (یوحنا 18:7)

◄ کیا آپ خدا کی مرضی کرنے کو تیار رہتے ہیں؟ کیا آپ اپنی زندگی سے اُس کی عزت کر رہے ہیں؟

تب ہی آپ عیسیٰ مسیح کو پا سکتے ہیں۔ تیسری بات،

جان لو کہ مسیح شریعت سے برتر ہے

◄ تو یہ دشمن کس ناتے سے خدا کی مرضی کرنے کو تیار نہیں تھے؟

اب عیسیٰ مسیح نے اِس کا جواب دیا۔ اُس نے فرمایا،

> کیا موسیٰ نے تم کو شریعت نہیں دی؟ تو پھر تم مجھے قتل کرنے کی کوشش کیوں کر رہے ہو؟ (یوحنا 19:7)

◄ کیا شریعت قتل کرنے کی اجازت دیتی ہے؟

ہرگز نہیں۔ تو بھی دشمن اُسے قتل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ خدا کی مرضی نہیں کر رہے تھے۔ اِس لئے وہ سچے نہیں تھے۔ اِس لئے وہ پہچان نہیں سکتے تھے کہ عیسیٰ، المسیح ہے۔ صرف سچا دل اُسے پہچان سکتا ہے۔

سننے والوں نے کہا، "تم کسی بدروح کی گرفت میں ہو۔ کون تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟" حالانکہ کم سے کم راہنما ضرور اُسے قتل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

◄ وہ کیوں اُسے قتل کرنا چاہتے تھے؟

کچھ مہینوں پہلے اُس نے یروشلم میں ایک معذور آدمی کو سبت کے دن شفا دی تھی۔ یہودی راہنما جل کر اُسے قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے تھے۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں نے سبت کے دن ایک ہی معجزہ کیا اورتم سب حیرت زدہ ہوئے۔لیکن تم بھی سبت کے دن کام کرتے ہو۔ تم اُس دن اپنے بچوں کا ختنہ کرواتے ہو۔ اور یہ رسم موسیٰ کی شریعت کے مطابق ہی ہے ... کیونکہ شریعت کے مطابق لازم ہے کہ بچے کا ختنہ آٹھویں دن کروایا جائے، اور اگر یہ دن سبت ہو تو تم پھر بھی اپنے بچے کا ختنہ کرواتے ہو تاکہ شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو

> جائے۔ تو پھر تم مجھ سے کیوں ناراض ہو کہ مَیں نے سبت کے
> دن ایک آدمی کے پورے جسم کو شفا دی؟ (یوحنا 7:21-23)

یہودی اُستاد خود کہتے تھے کہ کچھ کام سبت کے دن کیئے جا سکتے ہیں۔ ختنہ ایک ایسا کام تھا۔

اب ختنہ ایک چھوٹا سا کام ہے، اور اُس سے انسان بحال نہیں ہوتا۔ اِس کی نسبت عیسیٰ مسیح نے معذور انسان کو روحانی اور جسمانی طور پر بحال کیا تھا۔ ختنہ انسان کو بحال نہیں کر سکتا مگر عیسیٰ مسیح یہ کر سکتا ہے۔ شریعت انسان کو بتاتی ہے کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ لیکن وہ اُسے بحال نہیں کر سکتی۔ اِسی لئے عیسیٰ مسیح دُنیا میں آیا۔

◄ کیا آپ اُسے پانا چاہتے ہیں؟

جان لو کہ وہ شریعت سے برتر ہے۔ چوتھی بات،

جان لو کہ مسیح خدا کا بھیجا ہوا ہے

معذور کی شفا کا ذکر سنتے ہی یروشلم کے کچھ رہنے والے کہنے لگے، ”کیا یہ وہ آدمی نہیں ہے جسے لوگ قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ تاہم وہ یہاں کھل کر بات کر رہا ہے اور کوئی بھی اُسے روکنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ کیا ہمارے راہنماؤں نے حقیقت میں جان لیا ہے کہ یہ مسیح ہے؟“

لیکن پھر اُنہوں نے خود ہی یہ خیال رد کیا: ”جب مسیح آئے گا تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے ہے۔ یہ آدمی فرق ہے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ہے۔“

◄ وہ کیوں سوچتے تھے کہ جب مسیح آئے گا تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے ہے؟

یہودیوں میں یہ خیال پھیل گیا تھا کہ المسیح پوشیدگی میں آئے گا اور صرف قوم کو چھڑاتے وقت ظاہر ہو جائے گا۔ اِس بنا پر لوگ کہہ رہے تھے کہ ہم اِس بندے کو جانتے ہیں۔ وہ تو گلیل سے ہے۔ لہٰذا یہ المسیح ہو ہی نہیں سکتا۔ اب دیکھو کہ اُن سے کتنی بڑی غلطی ہو رہی تھی۔ نہ وہ عیسیٰ مسیح کو جانتے تھے، نہ یہ کہ وہ حقیقت میں کہاں سے آیا ہے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> تم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ مَیں کہاں سے ہوں۔ لیکن مَیں اپنی طرف سے نہیں آیا۔ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے اور اُسے تم نہیں جانتے۔ لیکن مَیں اُسے جانتا ہوں، کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس نے مجھے بھیجا ہے۔ (یوحنا 7:28-29)

◄ عیسیٰ مسیح اپنے بارے میں کیا کہہ رہا تھا؟

اچھا، تم جانتے ہو کہ مَیں کہاں سے ہوں؟ حقیقت میں تم مجھے نہیں جانتے۔ کیونکہ مجھے خدا باپ سے بھیجا گیا ہے جو تم نہیں جانتے۔

یہ لوگ اِس پر فخر کرتے تھے کہ ہمیں موسیٰ سے شریعت ملی ہے اور اِس لئے ہم سچے خدا کو جانتے ہیں۔ لیکن اِس میں اُن سے غلطی ہو رہی تھی۔ وہ اندھے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ عیسیٰ مسیح نجات دینے آیا ہے۔ کتنے افسوس کی بات۔

◄ میرے دوست، کیا آپ خدا کی قربت کے لئے ترستے ہیں؟ کیا آپ اُس کی نظر میں منظور ہونا چاہتے ہیں؟

پھر اُس پر ایمان لاؤ جسے خدا باپ نے بھیجا ہے۔ عیسیٰ مسیح پر۔ آخری بات،

تب ہی مسیح کو پاؤ گے

جب راہنماؤں نے دیکھا کہ ہجوم میں ایسی باتیں ہو رہی ہیں تو اُنھوں نے بیت المُقدّس کے پہرے دار عیسیٰ مسیح کو پکڑنے کے لئے بھیجے۔

لیکن عیسیٰ مسیح نے کہا،

> مَیں صرف تھوڑی دیر اَور تمہارے ساتھ رہوں گا، پھر مَیں اُس کے پاس واپس چلا جاؤں گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اُس وقت تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہیں پاؤ گے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔ (یوحنا 7:33-34)

◄ وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

تھوڑی دیر بعد مَیں خدا باپ کے پاس واپس لوٹوں گا۔ تب تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہیں پاؤ گے۔

◄ کیوں؟

- وہ دُنیا کی سوچ رکھتے تھے۔
- وہ خدا باپ کی مرضی نہیں کرتے تھے۔
- وہ نہیں پہچانتے تھے کہ مسیح میں ایک آیا ہے جو شریعت سے برتر ہے۔
- وہ نہیں پہچانتے تھے کہ مسیح خدا کا بھیجا ہوا ہے۔

◄ کیا آپ نے اُسے پا لیا ہے؟

انجیل، یوحنا 7:1-36

اِس کے بعد عیسیٰ نے گلیل کے علاقے میں اِدھر اُدھر سفر کیا۔ وہ یہودیہ میں پھرنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ وہاں کے یہودی اُسے قتل کرنے کا موقع ڈھونڈ رہے تھے۔ لیکن جب یہودی عید بنام جھونپڑیوں کی عید قریب آئی تو اُس کے بھائیوں نے اُس سے کہا، "یہ جگہ چھوڑ کر یہودیہ چلا جا تاکہ تیرے پیروکار بھی وہ معجزے دیکھ لیں جو تُو کرتا ہے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ عوام اُسے جانے وہ پوشیدگی میں کام نہیں کرتا۔ اگر تُو اِس قسم کا معجزانہ کام کرتا ہے تو اپنے آپ کو دنیا پر ظاہر کر۔" (اصل میں عیسیٰ کے بھائی بھی اُس پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔)

عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، "ابھی وہ وقت نہیں آیا جو میرے لئے موزوں ہے۔ لیکن تم جا سکتے ہو، تمہارے لئے ہر وقت موزوں ہے۔ دنیا تم سے دشمنی نہیں رکھ سکتی۔ لیکن مجھ سے وہ دشمنی رکھتی ہے، کیونکہ مَیں اُس کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے کام بُرے ہیں۔ تم خود عید پر جاؤ۔ مَیں نہیں جاؤں گا، کیونکہ ابھی وہ وقت نہیں آیا جو میرے لئے موزوں ہے۔" یہ کہہ کر وہ گلیل میں ٹھہرا رہا۔

لیکن بعد میں، جب اُس کے بھائی عید پر جا چکے تھے تو وہ بھی گیا، اگرچہ علانیہ نہیں بلکہ خفیہ طور پر۔ یہودی عید کے موقع پر اُسے تلاش کر رہے تھے۔ وہ پوچھتے رہے، "وہ آدمی کہاں ہے؟"

ہجوم میں سے کئی لوگ عیسیٰ کے بارے میں بڑبڑا رہے تھے۔ بعض نے کہا، "وہ اچھا بندہ ہے۔" لیکن دوسروں نے اعتراض کیا، "نہیں، وہ عوام کو بہکاتا ہے۔" لیکن کسی نے بھی اُس کے بارے میں کھل کر بات نہ کی، کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔

عید کا آدھا حصہ گزر چکا تھا جب عیسیٰ بیت المُقدّس میں جا کر تعلیم دینے لگا۔ اُسے سن کر یہودی حیرت زدہ ہوئے اور کہا، "یہ آدمی کس طرح اِتنا علم رکھتا ہے حالانکہ اِس نے کہیں سے بھی تعلیم حاصل نہیں کی!"

عیسیٰ نے جواب دیا، "جو تعلیم مَیں دیتا ہوں وہ میری اپنی نہیں بلکہ اُس کی ہے جس نے مجھے بھیجا۔ جو اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے تیار ہے وہ جان لے گا کہ میری تعلیم اللہ کی طرف سے ہے یا کہ میری اپنی طرف سے۔ جو اپنی طرف سے بولتا ہے وہ اپنی ہی عزت چاہتا ہے۔ لیکن جو اپنے بھیجنے والے کی عزت و جلال بڑھانے کی کوشش کرتا ہے وہ سچا ہے اور اُس میں ناراستی نہیں ہے۔ کیا موسیٰ نے تم کو شریعت نہیں دی؟ تو پھر تم مجھے قتل کرنے کی کوشش کیوں کر رہے ہو؟"

ہجوم نے جواب دیا، "تم کسی بدروح کی گرفت میں ہو۔ کون تمہیں قتل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟"

عیسیٰ نے اُن سے کہا، "مَیں نے سبت کے دن ایک ہی معجزہ کیا اور تم سب حیرت زدہ ہوئے۔ لیکن تم بھی سبت کے دن کام کرتے ہو۔ تم اُس دن اپنے بچوں کا ختنہ کرواتے ہو۔ اور یہ رسم موسیٰ کی شریعت کے مطابق ہی ہے، اگرچہ

یہ موسیٰ سے نہیں بلکہ ہمارے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب سے شروع ہوئی۔ کیونکہ شریعت کے مطابق لازم ہے کہ بچے کا ختنہ آٹھویں دن کروایا جائے، اور اگر یہ دن سبت ہو تو تم پھر بھی اپنے بچے کا ختنہ کرواتے ہو تاکہ شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو جائے۔ تو پھر تم مجھ سے کیوں ناراض ہو کہ مَیں نے سبت کے دن ایک آدمی کے پورے جسم کو شفا دی؟ ظاہری صورت کی بنا پر فیصلہ نہ کرو بلکہ باطنی حالت پہچان کر منصفانہ فیصلہ کرو۔"

اُس وقت یروشلم کے کچھ رہنے والے کہنے لگے، "کیا یہ وہ آدمی نہیں ہے جسے لوگ قتل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ تاہم وہ یہاں کھل کر بات کر رہا ہے اور کوئی بھی اُسے روکنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ کیا ہمارے راہنماؤں نے حقیقت میں جان لیا ہے کہ یہ مسیح ہے؟ لیکن جب مسیح آئے گا تو کسی کو بھی معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں سے ہے۔ یہ آدمی فرق ہے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے ہے۔"

عیسیٰ بیت المُقدّس میں تعلیم دے رہا تھا۔ اب وہ پکار اُٹھا، "تم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ مَیں کہاں سے ہوں۔ لیکن مَیں اپنی طرف سے نہیں آیا۔ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے اور اُسے تم نہیں جانتے۔ لیکن مَیں اُسے جانتا ہوں، کیونکہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں اور اُس نے مجھے بھیجا ہے۔"

تب اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن کوئی بھی اُس کو ہاتھ نہ لگا سکا، کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔ تو بھی ہجوم کے کئی لوگ اُس پر

ایمان لائے، کیونکہ اُنہوں نے کہا، "جب مسیح آئے گا تو کیا وہ اِس آدمی سے زیادہ الٰہی نشان دکھائے گا؟"

فریسیوں نے دیکھا کہ ہجوم میں اِس قسم کی باتیں دھیمی دھیمی آواز کے ساتھ پھیل رہی ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے راہنما اماموں کے ساتھ مل کر بیت المُقدّس کے پہرے دار عیسیٰ کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجے۔ لیکن عیسیٰ نے کہا، "مَیں صرف تھوڑی دیر اَور تمہارے ساتھ رہوں گا، پھر مَیں اُس کے پاس واپس چلا جاؤں گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اُس وقت تم مجھے ڈھونڈو گے، مگر نہیں پاؤ گے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔"

یہودی آپس میں کہنے لگے، "یہ کہاں جانا چاہتا ہے جہاں ہم اُسے نہیں پا سکیں گے؟ کیا وہ بیرونِ ملک جانا چاہتا ہے، وہاں جہاں ہمارے لوگ یونانیوں میں بکھری حالت میں رہتے ہیں؟ کیا وہ یونانیوں کو تعلیم دینا چاہتا ہے؟ مطلب کیا ہے جب وہ کہتا ہے، 'تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہیں پاؤ گے' اور 'جہاں مَیں ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے'۔"

جو پیاسا ہو

ایک دن عیسیٰ مسیح بیت المقدّس میں تعلیم دے رہا تھا۔ جھونپڑیوں کی عید تھی۔ اِس عید پر لوگ کچی جھونپڑیوں میں رہتے تھے۔ یہ عید تعلیم دینے کا اچھا موقع تھا۔

◄ تعلیم دینے کا اچھا موقع کیوں تھا؟

یہ بات سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اِس عید کا بنیادی مقصد سمجھ لیں۔

◄ مقصد کیا تھا؟

فصلوں کی خوشی۔ اِس عید پر لوگ خوشی مناتے تھے کہ فصلیں اُگ آئی ہیں۔ اب فصل کا خاص تعلق بارش سے ہے۔ بارش کم ہو تو فصل بھی کم ہو گی۔ اِس لئے اِس عید پر لوگ دعا بھی کرتے تھے کہ آنے والے سال میں بارشیں پڑیں۔ لیکن ساتھ ساتھ وہ المسیح کی آمد بھی یاد کرتے تھے۔

◄ کیوں؟

المسیح کے آنے کا ایک نشان کثرت کا پانی تھا۔ صدیوں پہلے پیش گوئی کی گئی تھی کہ اُس وقت بیت المقدّس کے نیچے سے زندگی کا پانی بہہ نکلے گا (زکریاہ 14:8؛ حزقی ایل 47:1)۔ تب تمام قومیں جھونپڑیوں کی عید منانے یروشلم آیا کریں گی (زکریاہ 14:16)۔

غرض جھونپڑیوں کی عید پر لوگ خاص کر دو باتوں کی خوشی مناتے تھے۔ پہلے، اِس سال فصلوں کو خوب پانی ملا ہے۔ دوسرے، ایک دن ہمیں زندگی کا پانی بھی ملے گا—اُس دن جب المسیح آئے گا۔

◄ عید کے دن لوگ کیا کرتے تھے؟

اُس دن امام چشمے سے پانی لے کر بیت المقدّس کی قربان گاہ پر اُنڈیل دیتا تھا۔ ساتھ ساتھ لوگ مسیحانہ زمانے کے بارے میں یہ پیش گوئی دُہراتے تھے کہ

> تم شادمانی سے نجات کے چشموں سے پانی بھرو گے۔
>
> (یسعیاہ 3:12)

پانی اُنڈیلنے سے یہ یاد کیا جاتا تھا کہ خدا جو پانی دیتا رہتا ہے ایک دن زندگی کا پانی بھی دے گا۔

اب ہم وہ کچھ سمجھ سکتے ہیں جو اُس عید پر ہوا۔ عید کے آخری دن عیسیٰ مسیح کھڑا ہوا اور اونچی آواز سے پکار اُٹھا،

> جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آئے،
> اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ پیئے۔
> کلامِ مُقدّس کے مطابق 'اُس کے اندر سے زندگی کے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی۔' (یوحنا 7:37-38)

◄ عیسیٰ مسیح کیا کہنا چاہتا ہے؟

پہلی بات:

جو پیاسا ہو

◄ جو پیاسا ہے وہ کس چیز کے لئے تڑپتا ہے؟

پانی کے لئے۔

◄ کیا وہ عام پانی کے لئے تڑپتا ہے؟

نہیں۔عیسیٰ مسیح عام پانی کی بات نہیں کر رہا۔

◄ پھر کیا؟

یہ وہ پانی ہے جس کے انتظار میں لوگ تھے—المسیح کا پانی، زندگی کا پانی جو بیت المقدّس سے بہہ نکلے گا۔ یہ وہ آسمانی پانی ہے جو ابدی زندگی دلاتا ہے۔

◄ زندگی کا یہ پانی کیا ہے؟

یوحنا خود اِس کا مطلب بتاتا ہے،

> 'زندگی کے پانی' سے وہ روح القدس کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اُن کو حاصل ہوتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن وہ اُس وقت تک نازل نہیں ہوا تھا، کیونکہ عیسیٰ اب تک اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔ (یوحنا 39:7)

◄ یوحنا کے مطابق زندگی کا پانی کیا ہے؟

یہ عام پانی نہیں ہے۔ یہ پانی روح القدس ہے۔

◄ لیکن روح القدس کیا ہے؟

اگلے آیات میں ہم روح القدس کے بارے میں اَور سیکھیں گے۔ یہاں یہ جاننا کافی ہے کہ روح القدس زندگی کا یہ پانی ہے۔ روح القدس اُس وقت نازل نہیں ہوا تھا۔ جب عیسیٰ مسیح کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا تب ہی روح القدس نازل ہوا۔

روح القدس فرشتہ نہیں ہے۔ وہ تثلیث میں شامل ہے۔تثلیث کا مطلب یہ نہیں کہ تین خدا ہیں۔ ایک ہی خدا ہے۔ باپ خدا ہے، فرزند خدا ہے اور روح القدس خدا ہے۔ لیکن خدا میں یہ تینوں الگ ہیں۔ جب ہم عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تب روح القدس ہمارے دلوں میں آ کر بسنے لگتا ہے۔ اور چونکہ ایک ہی خدا ہے اِس لئے روح القدس کے آنے سے باپ اور فرزند بھی دل میں آ بستے ہیں۔

روح القدس سے ہم خدا کی موجودگی سے سیر ہو جاتے ہیں۔ تب ہی ہمارے دل اُس کی محبت اور تسلّی سے بھر جاتے ہے۔

► کیا آپ پیاسے ہیں؟ کیا آپ اُس الٰہی سیری کے لئے تڑپتے ہیں جو صرف اور صرف عیسیٰ مسیح روح القدس کے ذریعے دے سکتا ہے؟

وہی ہماری ابدی زندگی کی گارنٹی ہے۔ دوسری بات،

وہ میرے پاس آئے

► پیاسے کو کیا کرنا ہے تاکہ وہ پانی پی سکے؟

عیسیٰ مسیح فرماتا ہے،

جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آئے۔ (یوحنا 39:7)

امریکہ کے کسی ریگستان میں پانی کا اچھا چشمہ واقع ہے۔ ایک دن معلوم ہوا کہ قریب ہی کسی عورت کی سوکھی ہوئی لاش پڑی ہے۔ اُس کے پاس ایک کاغذ تھا۔ اُس پر لکھا تھا، "ہائے! پانی چاہیئے، پانی! مَیں پیاس سے مر رہی ہوں۔" افسوس، دو میل آگے چشمہ تھا جس میں پانی اُبل رہا تھا۔ کتنی الم ناک بات۔ وہ پانی کے قریب ہی مر گئی تھی۔

◄ میرے دوست، کیا آپ پیاسے ہیں؟

چشمے کے پاس آؤ۔ وہ قریب ہی ہے۔ ریگستان میں مت رہنا۔ زندگی کا پانی دست یاب ہے۔ یہ وہ پانی ہے جو خدا کی طرف سے نکلتا ہے۔ یہ وہ پانی ہے جس سے ہمیں ہمیشہ کی زندگی ملتی ہے۔

کتنے لوگ دُنیا میں رہتے ہوئے مُردے ہیں۔

◄ کس طرح؟

یوں کہ وہ زندگی کے پانی کے پاس نہیں آئے ہیں۔ شاید اُن کے پاس دولت ہو۔لیکن نہ خدا کی محبت، نہ اُس کی بھرپور خوشی یا تسلّی اُن کے دلوں میں بستی ہے۔ اِس لئے وہ زندہ حالت میں مُردے ہیں۔

◄ کیا آپ زندگی کے پانی کے پیاسے ہیں؟

اُس کے پاس آؤ۔ تیسری بات،

جو ایمان لائے

پیاسا ہونا ضروری ہے۔ لیکن جو چشمے کے پاس نہ آئے وہ پیاسا رہتا ہے۔ اور جو اُس کے پاس آئے اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایمان لائے۔

اُنیسویں صدی میں ایک جہاز بنام رائل چارٹر (Royal Charter) آسٹریلیا سے روانہ ہو کر انگلینڈ کے قریب پہنچا۔ خبر آئی تو مسافروں کے عزیز بندرگاہ میں جہاز کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن وہ کبھی نہ پہنچا۔ تھوڑی دُوری پر وہ طوفان میں تباہ ہوا۔ تقریباً 450 مسافر ڈوب گئے۔ جب کسی کی بیوی کو بتایا گیا کہ شوہر نہیں بچا تو وہ چیخ اُٹھی، "ہائے، گھر کے اِتنے قریب اور پھر بھی تباہ!"

میرے عزیز، جو المسیح کے قریب آتا ہے لیکن ایمان نہیں لاتا وہ اُس مُردے کی مانند ہے۔ اُس کے بارے میں کہا جا سکتا ہے، "گھر کے اِتنے قریب اور پھر بھی تباہ!" دو چار مسافر تَیرتے تَیرتے ساحل پر پہنچ گئے۔ کچھ مسافروں نے آسٹریلیا میں سونا حاصل کیا تھا، اور اُنہوں نے یہ سونا جسم سے باندھ کر بچنے کی کوشش کی۔ لیکن افسوس—سونا اِتنا بھاری تھا کہ وہ تَیر نہ سکے اور ڈوب مرے۔

جب آپ المسیح کے پاس آتے ہیں تو اُسے کچھ نہیں دکھا سکتے۔ آپ خالی اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر سکتے ہیں۔ نہ سونا نہ کوئی نیک کام آپ کو بچائے گا۔ ایمان کا یہی مطلب ہے کہ ہم خالی اپنے آپ کو اُس کے سپرد کریں اور اُسے بتائیں، "اے میرے آقا، مَیں آ گیا ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو مجھے منظور کرا سکے۔ نہ دولت نہ اچھا کردار نہ نیک کام۔ لیکن تیرا ہی فضل کافی ہے۔ نجات کا وہ کام کافی ہے جو تُو نے میری خاطر کیا ہے۔ تُو ہی مجھے قبول کر۔ مجھے اپنے پانی سے سیر کر۔"

چوتھی بات،

وہ پیئے

اب ہمیں پیاس محسوس ہوئی ہے۔ ہم خالی ہاتھ اُس کے پاس آئے ہیں۔ ہم اُس پر ایمان لائے ہیں۔

◄ اب کیا؟

اب ہم پی سکتے ہیں۔

◄ کیا پی سکتے ہیں؟

زندگی کا پانی۔ تب روح القدس ہمارے اندر بسے گا اور ہم سیر ہو جائیں گے۔

غرض، چار چیزیں درکار ہیں: پیاس، اُس کے پاس آنا، ایمان لانا اور پینا۔

تب پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی

عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ پاک نوشتوں کے مطابق اُس کے اندر سے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

نبیوں نے پیش گوئی کی تھی کہ المسیح کے آنے پر یروشلم سے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی۔ اور یہ خاص پانی ہو گا۔ یہ زندگی کا پانی ہو گا۔ ابدی زندگی بخشنے والا پانی۔ اب عیسیٰ مسیح فرما رہا ہے کہ مجھ سے ہی پانی کی یہ نہریں بہہ نکلیں گی۔ مَیں ہی زندگی کا سرچشمہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ پیاسے اُس کے پاس آتے ہیں۔ اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اُس کا پانی پیتے ہیں۔ اور جب ہم خوب پانی پیتے ہیں تو ہم سے بھی پانی نکلتا ہے۔

◄ کس طرح؟

جب ہم روح القدس سے سیر ہو جاتے ہیں تو وہ ہمارے اندر سے بہنے لگتا ہے۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

- جب روح القدس کا پانی ہمیں سینچتا ہے تو ہمارے میلے دل دھوئے جاتے ہیں۔
- جب روح القدس کا پانی ہمیں سینچتا ہے تو ہم اُس کی پاکیزگی سے بھر جاتے ہیں۔
- جب روح القدس کا پانی ہمیں سینچتا ہے تو ہم روحانی پھل لاتے ہیں۔
- جب روح القدس کا پانی ہمیں سینچتا ہے تو دوسرے ہمارے پھل سے برکت پاتے ہیں۔
- جب روح القدس کا پانی ہمیں سینچتا ہے تو ہماری آسمانی منزل یقینی ہے۔

منظور یا مردود؟

◄ جو لوگ یہ باتیں سن رہے تھے کیا وہ خوش ہوئے؟

نہیں۔ وہ ایک بار پھر بحث مباحثہ کرنے لگے کہ کیا یہ سچ مچ مسیح ہے؟

یوں اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔ کچھ اُسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگے۔ مذہبی راہنماؤں نے بھی پہرے دار بھیج دیئے تھے تاکہ اُسے پکڑیں۔ لیکن پہرے دار اُس کے کلام سے اِتنے متاثر ہوئے کہ خالی ہاتھ واپس آئے۔

عیسیٰ مسیح کے بارے میں ہمیشہ پھوٹ پڑتی ہے۔ کچھ اُسے قبول کرتے ہیں اور کچھ اُسے رد کرتے ہیں۔

◄ سوال یہ ہے کہ ہم نے کیا کِیا؟ کیا ہم نے اُسے قبول کیا ہے؟ کیا ہم پیاسے ہو کر اُس کے پاس آئے ہیں۔ کیا ہم نے ایمان لا کر زندگی کا یہ پانی پی لیا ہے؟

انجیل، یوحنا 7:37-52

عید کے آخری دن جو سب سے اہم ہے عیسیٰ کھڑا ہوا اور اونچی آواز سے پکار اُٹھا، ”جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آئے، اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ پیئے۔ کلامِ مُقدّس کے مطابق ’اُس کے اندر سے زندگی کے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی‘۔“

(’زندگی کے پانی‘ سے وہ روح القدس کی طرف اشارہ کر رہا تھا جو اُن کو حاصل ہوتا ہے جو عیسیٰ پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن وہ اُس وقت تک نازل نہیں ہوا تھا، کیونکہ عیسیٰ اب تک اپنے جلال کو نہ پہنچا تھا۔)

عیسیٰ کی یہ باتیں سن کر ہجوم کے کچھ لوگوں نے کہا، ”یہ آدمی واقعی وہ نبی ہے جس کے انتظار میں ہم ہیں۔“

دوسروں نے کہا، ”یہ مسیح ہے۔“

لیکن بعض نے اعتراض کیا، ”مسیح گلیل سے کس طرح آسکتا ہے! پاک کلام تو بیان کرتا ہے کہ مسیح داؤد کے خاندان اور بیت لحم سے آئے گا، اُس گاؤں سے جہاں داؤد بادشاہ پیدا ہوا۔“ یوں عیسیٰ کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ کچھ تو اُسے گرفتار کرنا چاہتے تھے، لیکن کوئی بھی اُس کو ہاتھ نہ لگا سکا۔

اِتنے میں بیت المُقدّس کے پہرے دار راہنما اماموں اور فریسیوں کے پاس واپس آئے۔ وہ عیسیٰ کو لے کر نہیں آئے تھے، اِس لئے راہنماؤں نے پوچھا، ”تم اُسے کیوں نہیں لائے؟“

پہرے داروں نے جواب دیا، ”کسی نے کبھی اِس آدمی کی طرح بات نہیں کی۔“

فریسیوں نے طنزاً کہا، ”کیا تم کو بھی بہکا دیا گیا ہے؟ کیا راہنماؤں یا فریسیوں میں کوئی ہے جو اُس پر ایمان لایا ہو؟ کوئی بھی نہیں! لیکن شریعت سے ناواقف یہ ہجوم لعنتی ہے!“

اِن راہنماؤں میں نیکدیمس بھی شامل تھا جو کچھ دیر پہلے عیسیٰ کے پاس گیا تھا۔ اب وہ بول اُٹھا، ”کیا ہماری شریعت کسی پر یوں فیصلہ دینے کی اجازت دیتی ہے؟ نہیں، لازم ہے کہ اُسے پہلے عدالت میں پیش کیا جائے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اُس سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے۔“

دوسروں نے اعتراض کیا، ”کیا تم بھی گلیل کے رہنے والے ہو؟ کلامِ مُقدّس میں تفتیش کر کے خود دیکھ لو کہ گلیل سے کوئی نبی نہیں آئے گا۔“ یہ کہہ کر ہر ایک اپنے اپنے گھر چلا گیا۔

پکڑا گیا

ایک دن عیسیٰ مسیح پَو پھٹتے ہی بیت المقدّس میں آ پہنچا۔

◄ **بیت المقدّس کیا تھا؟**

بیت المقدّس یروشلم میں وہ جگہ تھی جہاں یہودی اپنی قربانیاں چڑھاتے تھے۔ کہیں اَور چڑھانے کی اجازت نہیں تھی۔ وہاں وہ قربانیاں چڑھانے پوری دنیا سے آتے تھے۔ اُس زمانے میں یہ شاندار عمارت دُنیا کے عجوبوں میں گنی جاتی تھی۔ آج اُس جگہ پر مسجد الاقصیٰ کی سنہری گنبد دھوپ میں چمکتی دمکتی ہے۔

◄ **المسیح کا وہاں آنے کا کیا مقصد تھا؟ کیا وہ قربانیاں چڑھانا چاہتا تھا؟ یا معجزے دکھانے آیا تھا؟**

نہیں۔ وہ بیٹھ کر لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اُس زمانے میں اُستاد بیٹھتا تھا جبکہ سننے والے کھڑے رہتے تھے۔

◄ **وہ لوگوں کو تعلیم کیوں دینے لگا؟**

لوگ کھوئی ہوئی بھیڑوں جیسے تھے جو بھولے بھٹکے پھر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر اُسے اُن پر ترس آتا تھا۔ وہ جو سچا چرواہا تھا وہ اُنہیں جنت کا راستہ دکھانا چاہتا تھا۔ معمول کے مطابق جوں ہی اُس نے اپنا منہ کھولا لوگ دوڑ کر اُس کے گرد جمع ہوئے اور بڑے مزے سے سننے لگے۔

بااختیار کلام

عیسیٰ مسیح سکول کا عام ٹیچر نہیں تھا۔ اُس کی باتیں سن سن کر اُن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی تھیں۔ وہ رٹی رٹائی باتیں نہیں بتاتا تھا۔ وہ بڑے اختیار کے ساتھ بات کرتا تھا، کیونکہ اُس کے فرمان سیدھے خدا کے فرمان تھے۔

عام اُستاد تالاب کا باسی پانی نکال کر اپنے چیلوں میں بانٹ دیتا ہے۔عیسیٰ مسیح فرق تھا۔ وہ کلام کا آسمانی بیج بو کر آسمانی چشمے کے اُبلتے پانی سے اُس کی سنچائی کرتا تھا۔ اُس کے کلام سے روحانی زندگی اُگ کر پھلتی پھولتی ہے۔ یہ کلام سیدھا دل میں جا بستا ہے جہاں وہ سننے والے کی پوری زندگی اُلٹ پلٹ کر ڈالتا ہے۔

ایک چال

اچانک کھلبلی مچ گئی۔ شریعت کے کچھ عالِم ایک عورت گھسیٹ کر اُن کے بیچ میں آ دھمکے۔ اجازت مانگے بغیر اُنھوں نے عورت کو اُستاد کو پیش کرکے کہا، "اُستاد، اِس عورت کو زنا کرتے وقت پکڑا گیا ہے۔"

بے چاری عورت! وہ تھرتھراتی ہوئی اُن کے بیچ میں کھڑی رہی۔ وہ جانتی تھی کہ زنا کی سزا موت ہے۔

- ◄ لیکن رُکو، رُکو! ایک ہی انسان سے زنا کب سے ہوتی ہے؟

وہ آدمی کہاں تھا جس نے زنا کی تھی؟ کیا صرف عورت کو پکڑا گیا تھا؟ شریعت کے مطابق مرد اور عورت دونوں ہی سزائے موت لائق ہیں (توریت، استثنا 22:22)۔

► **اور یہ عالِم، عورت کو یہاں کیوں لائے؟ کیا ایسے معاملوں کے لئے یہودی عدالتیں نہیں تھیں؟**

ضرور۔ دال میں کچھ کالا تھا۔ حقیقت یہ ہے: عورت کا گناہ صرف بہانہ تھا۔ اصلی مقصد ایک اَور تھا۔ یہ کہ اُستاد کو پکڑا جائے۔

► **وہ اُسے کس طرح پھنسانا چاہتے تھے؟**

اُنہوں نے کہا، "موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟"

► **سنگسار کرنے کا کیا طریقِ کار تھا؟**

مجرم کو زمین پر پٹخ کر پتھروں سے مار ڈالا جاتا تھا۔ لازم تھا کہ گناہ کے گواہ پہلے پتھر ماریں (توریت، استثنا 17:7)۔

بچنے کا راستہ ہی نہیں

یہ عالِم بہت چالاک تھے۔ وہ تو جانتے تھے کہ عیسیٰ مسیح نہایت رحم دل ہے۔ وہ پہلے سے ناراض تھے کہ وہ گناہ گاروں سے ملا کرتا ہے۔ حالانکہ اُن کے گناہ اُسے بہت تکلیف دیتے تھے۔ خود تو وہ پوری طرح پاک تھا، اِس لئے ہر گناہ اُسے کانٹے کی طرح چُبھتا تھا۔ لیکن اُسے اِس دُنیا میں بھیجا گیا تھا کہ گناہ گاروں کو نجات دے۔ جس طرح لکھا ہے،

> اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دُنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دُنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔ (یوحنا 3:17)

عالموں کا اندازہ یہ تھا: اُستاد اِس گناہ گار عورت کو معاف کرے گا۔ تب ہم اُسے ملزم ٹھہرا سکیں گے۔ ہم کہہ سکیں گے کہ یہ کُفر بک رہا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ شریعت کی باتیں نہیں ماننی ہیں۔

ایک اَور بات بھی ہے۔ وہ جانتے تھے کہ اگر اُستاد فرمائے کہ عورت کو سزا دو تو بھی پھنس جائے گا۔ رومیوں کا ملک پر قبضہ تھا، اور وہی سزائے موت دیتے تھے۔ اگر اُستاد عورت کو سزائے موت لائق ٹھہرائے تو رومی اُسے پکڑیں گے۔

وہ پہلا پتھر مارے

اب دھیان دیں کہ عیسیٰ مسیح نے کیا کِیا۔ جسے الٰہی اختیار ہوتا ہے وہ ہر موقعے پر بات نہیں کرتا۔ کبھی کبھی اُسے خاموش بھی رہنا پڑتا ہے۔ اِس موقعے پر عیسیٰ مسیح خاموش رہا۔ خاموش رہنا بھی ایک قسم کا جواب ہوتا ہے۔

- ساتھ ساتھ اُس نے کیا کِیا؟

جو اُس نے کیا وہ کچھ عجیب سا لگ رہا تھا۔ وہ جُھک کر اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔ ہم نہیں جانتے کہ اُس نے کیا لکھا۔ لیکن ایک بات صاف ہے:
وہ وہی جواب دینے کو تیار نہیں تھا جو عالِم اُس سے مانگ رہے تھے۔

عالِم چونک اُٹھے۔ اِس سے کام نہیں بنے گا۔ آخر اُسے کوئی جواب تو دینا ہی ہے! وہ ڈٹ کر سوال کا جواب مانگتے رہے۔

تب عیسیٰ مسیح کھڑا ہو کر بولا، ”تم میں سے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، وہ پہلا پتھر مارے۔“

وہ پھر جُھک کر زمین پر لکھنے لگا۔

پکڑا گیا

کتنا عجیب منظر! یہ عالِم لوگوں کو پکڑنے میں بہت ماہر تھے۔ پہلے اُنہوں نے عورت کو پکڑ لیا تھا، اور اب وہ عیسیٰ مسیح کو بھی پکڑنے پر تُلے ہوئے تھے۔ لیکن یہاں اِس کے اُلٹ ہوا: اُن ہی کو پکڑا گیا۔

پہلے سب کی آنکھیں عورت اور اُس کے گناہ پر لگی تھیں۔ اب اچانک ہر ایک کو اُس کے اپنے گناہ محسوس ہوئے۔

پکڑنے والوں کو خود پکڑا گیا۔

عالِموں کی سوچ ہم سب کی سوچ ہے۔ ہم سب پکڑنے والے ہوتے ہیں۔ کسی کو پکڑا جائے چاہے اُس کی غلطی معمولی سی کیوں نہ ہو تو ہم ایک دم بڑا مزہ اُٹھاتے ہیں۔ سب کے سب اُسے موٹی موٹی گالیاں دیتے ہیں۔ مگر عیسیٰ مسیح کے حضور ایک بنیادی بات ظاہر ہو جاتی ہے—ہم سب کو خدا سے پکڑا گیا ہے۔ گناہ میں ہم سب برابر ہوتے ہیں۔ ہم سب کے سب اِس لائق نہیں کہ خدا کے حضور آئیں۔

کیا مجھے سچی معافی ملی ہے؟

اب دھیرے دھیرے عالِم ایک ایک کرکے وہاں سے کھسک گئے، پہلے بزرگ، پھر باقی سب۔ عورت کو اُنہوں نے وہیں چھوڑ دیا۔

عالِموں کی چال جواب دے گئی تھی۔

اب جو اُستاد کو پکڑنا چاہتے تھے اُن ہی کو پکڑا گیا۔ اپنے گناہوں میں پکڑے گئے۔ اِس کلام کی تیز روشنی میں وہ اپنے گناہوں کو محسوس کرتے ہیں۔ لیکن اِس سے پہلے کہ اُن کے گناہ کُھلِ عام ہو جائیں وہ بھاگ جاتے ہیں۔

◄ اور عورت؟ اُس کا کیا ہوا؟

عیسیٰ مسیح نے کھڑے ہو کر کہا، "اے عورت، وہ سب کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟"

عورت نے جواب دیا، "نہیں خداوند۔"

اُستاد نے کہا، "مَیں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا، آئندہ گناہ نہ کرنا۔"

دیکھو، عالِم اور عورت گناہ میں برابر تھے۔ یہ بھی گناہ گار تھی اور وہ بھی۔ لیکن ایک فرق تھا۔

◄ وہ کیا؟

عالِم اپنے گناہوں میں اُلجھے رہے جبکہ عورت کو معافی ملی۔ عالِم اپنے گناہوں کو تسلیم نہیں کر سکتے تھے اِس لئے وہ معافی ملے بغیر بھاگ گئے۔ عورت کو معافی ملی اور اُس کا دل ہلکا ہوا۔

معافی سے تبدیلی

◄ کیا آپ کے خیال میں عورت اِس کے بعد دوبارہ زنا کرنے میں جُٹ گئی؟

کلام ہمیں اِس کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اُستاد کے کلام سے وہ تبدیل ہوئی اور صحیح راستے پر آ گئی۔

◄ کیوں؟

وہ اُسے خداوند کہتی ہے۔ عیسیٰ مسیح اُس کا خداوند بن گیا، اُس کا مالک۔ اب سے اُس کی زندگی اُس کے ہاتھ میں تھی۔ اُس کی حکومت کے تحت تھی۔ اِس حکومت کے تحت وہ پہلی بار حقیقی معنوں میں آزاد تھی۔ اِس آزادی کی خوشی کے مارے اُسے اپنی پرانی زندگی سے گھن آئی اور وہ صحیح راہ پر آئی۔

جو عیسیٰ ؛ مسیح سے تبدیل ہو جاتا ہے اُسے اپنی پرانی زندگی سے گھن آتی ہے اور وہ راہِ مستقیم پر آ جاتا ہے۔

انجیل اور شریعت میں فرق

اِس سے انجیل اور شریعت میں فرق بھی پتہ چلتا ہے۔

خدا نے شریعت نازل کی تاکہ انسان کو ڈھانچا ملے، ایک قانون جس سے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات محفوظ رہیں۔ شریعت کا ایک ضروری حصہ سزا بھی ہے۔

شریعت ہی ہمیں بتاتی ہے کہ اے انسان تجھ سے گناہ ہوا ہے۔ اور شریعت ہی ہمیں سزا دیتی ہے جب ہم سے گناہ ہوتا ہے۔

شریعت انسان کو پکڑ کر سزا دیتی ہے جبکہ عیسیٰ مسیح اُسے معافی دے کر گناہ کی غلامی سے آزاد کر دیتا ہے۔

یہی انجیل کی خوش خبری ہے۔

مسیح نہیں چاہتا کہ ہم گناہ کے غلام رہیں۔ وہ ہمیں اِس غلامی سے آزاد کرنا چاہتا ہے۔ جب ہمیں یہ آزادی حاصل ہو تو ہمیں نہ صرف معافی ملتی ہے بلکہ ہم گناہ کرنا ہی نہیں چاہتے۔ ہم عیسیٰ مسیح کے دامن کو تھامے ہوئے دل کی گہرائیوں سے صحیح راستے پر رہنا چاہتے ہیں۔

میرا کیا جواب ہے؟

◄ اب سوال یہ ہے: کیا ہم عالِموں کی طرح عیسیٰ مسیح کے حضور سے بھاگ جائیں گے؟ یا عورت کی طرح اپنے گناہوں کو مان کر معافی پائیں گے؟ کیا ہم گناہ کی زنجیروں میں جکڑے رہیں گے یا انجیل کی آزادی کے ساتھ زندگی گزاریں گے؟

انجیل، یوحنا 8:1-11

عیسیٰ خود زیتون کے پہاڑ پر چلا گیا۔ اگلے دن پَو پھٹتے وقت وہ دوبارہ بیت المُقدّس میں آیا۔ وہاں سب لوگ اُس کے گرد جمع ہوئے اور وہ بیٹھ کر اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ اِس دوران شریعت کے علما اور فریسی ایک عورت کو لے کر آئے جسے زنا کرتے وقت پکڑا گیا تھا۔ اُسے بیچ میں کھڑا کر کے اُنہوں نے عیسیٰ سے کہا، ”اُستاد، اِس عورت کو زنا کرتے وقت پکڑا گیا ہے۔ موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنگسار کرنا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟“

اِس سوال سے وہ اُسے پھنسانا چاہتے تھے تاکہ اُس پر الزام لگانے کا کوئی بہانہ اُن کے ہاتھ آ جائے۔ لیکن عیسیٰ جھک گیا اور اپنی اُنگلی سے زمین پر لکھنے لگا۔

جب وہ اُس سے جواب کا تقاضا کرتے رہے تو وہ کھڑا ہو کر اُن سے مخاطب ہوا، ”تم میں سے جس نے کبھی گناہ نہیں کیا، وہ پہلا پتھر مارے۔“ پھر وہ دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگا۔

یہ جواب سن کر الزام لگانے والے یکے بعد دیگرے وہاں سے کھسک گئے، پہلے بزرگ، پھر باقی سب۔

آخرکار عیسیٰ اور درمیان میں کھڑی وہ عورت اکیلے رہ گئے۔ پھر اُس نے کھڑے ہو کر کہا، ”اے عورت، وہ سب کہاں گئے؟ کیا کسی نے تجھ پر فتویٰ نہیں لگایا؟“

عورت نے جواب دیا، ”نہیں خداوند۔“

عیسیٰ نے کہا، ”مَیں بھی تجھ پر فتویٰ نہیں لگاتا۔ جا، آئندہ گناہ نہ کرنا۔“

سچّا شاگرد

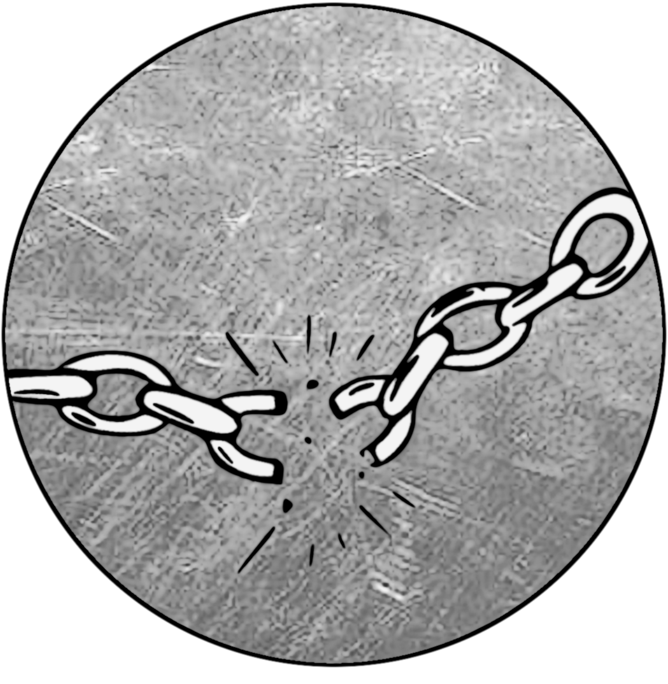

جھونپڑیوں کی عید تھی۔ اِس عید پر لوگ فصلوں کی خوشی مناتے تھے، یہ کہ خدا نے بارش برسا کر فصلیں پیدا کی ہیں۔ ساتھ ساتھ وہ یاد کرتے تھے کہ ایک دن المسیح آ کر سب کچھ بحال کرے گا۔ اُس وقت بیت المقدّس کے نیچے سے پانی بہہ نکلے گا۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے اِسی عید پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ جو پیاسا ہو وہ میرے پاس آئے، اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ پیئے۔ تب اُس کے اندر سے زندگی کے پانی کی نہریں بہہ نکلیں گی۔ اِس سے وہ صاف کہہ رہا تھا کہ مَیں ہی المسیح ہوں، اور مجھ پر ایمان لا کر تمہیں ابدی زندگی ملے گی۔

◄ جس نے ابدی زندگی کا پانی پی لیا ہے وہ کیا ہے؟

وہ عیسیٰ مسیح کا شاگرد ہے۔ لیکن شاگرد ہونے کا کیا مطلب ہے؟ عیسیٰ مسیح کو جھوٹے شاگردوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ سچے شاگرد چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اُس نے سچے شاگرد کا مضمون چھیڑا۔ پہلی بات،

شاگرد کو زندگی کا نور حاصل ہے

جھونپڑیوں کی عید کا ایک نشان پانی تھا۔ دوسرا نشان روشنی تھی۔ رات کے وقت بیت المقدّس میں بڑے بڑے چراغ دان جلائے جاتے تھے۔ اِن کی روشنی میں

یروشلم شہر کا کونا کونا چمکتا دمکتا تھا۔ عید کے دوران ایمان دار پوری رات بیت المقدّس میں خوشی مناتے تھے۔

◄ چراغ دانوں کے پیچھے کیا خیال تھا؟

روشنی خدا کے نور کی طرف اشارہ ہے۔ جو خدا کے نور میں چلتا ہے وہ صحیح راہ پکڑ لیتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ پانی کی طرح یہ روشنی اُس نور کی طرف اشارہ تھی جو المسیح لائے گا۔ یوں زکریاہ نبی نے پیش گوئی کی تھی،

> نہ دن ہو گا اور نہ رات بلکہ شام کو بھی روشنی ہو گی۔
>
> (زکریاہ 7:14)

مطلب ہے المسیح کے آنے پر رات بھی روشن ہو گی۔ کیونکہ وہ نور کا سرچشمہ ہو گا۔

اِس عید پر عیسیٰ مسیح کہہ چکا تھا کہ مَیں زندگی کے پانی کا سرچشمہ ہوں۔ اب اُس نے کھڑے ہو کر فرمایا،

> دُنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے وہ تاریکی میں نہیں چلے گا، کیونکہ اُسے زندگی کا نور حاصل ہو گا۔ (یوحنا 12:8)

◄ کون دُنیا کا نور ہے؟

عیسیٰ مسیح۔

◄ عیسیٰ مسیح نے اِس عید پر یہ بات کیوں فرمائی؟

پانی کی طرح نور المسیح کا نشان ہے۔

◄ دُنیا کا یہ نور ہمیں کیا دلاتا ہے؟

- نور راستے کو روشن کر دیتا ہے۔ تب ہم دُنیا کی تاریکی میں نہیں چلیں گے۔ ہم نجات کے راستے پر چلیں گے۔
- نور زندگی دلاتا ہے۔ روشنی کے بغیر پودا مُرجھا جاتا ہے۔ روشنی کے بغیر انسان بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح نور ہمیں روحانی زندگی دلاتا ہے، ہمیں ٹھیک منزل تک پہنچاتا ہے، ہمیں ابدی زندگی دلاتا ہے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک بیج ایک سوکھے ہوئے کنوئیں میں گر گیا۔ جہاں گرا وہاں تک سورج کی کرنیں نہیں پہنچتی تھیں۔ پھر بھی بیج سے نازک سا پودا پھوٹ نکلا جو آہستہ آہستہ کنوئیں کے منہ تک بڑھنے لگا۔ عام طور پر اِس قسم کا پودا صرف دو چار انچ لمبا ہو جاتا ہے۔ لیکن روشنی کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے یہ پودا سو فٹ سے زیادہ لمبا ہو گیا۔ آخرکار وہ کنوئیں کے منہ اور سورج کی کرنوں تک پہنچ گیا۔

◄ اِس پودے کو پوری روشنی اور زندگی کیوں ملی؟

اِس لئے کہ وہ روشنی کے پیچھے پڑا رہا۔ نجات کا ایک ہی راستہ ہے: اُس نور کے پیچھے چلنا جو عیسیٰ مسیح ہے۔

◄ کیا ہم ایسی شدت سے نور کے پیچھے پڑ گئے ہیں؟

عیسیٰ مسیح کا یہ دعویٰ سن کر سننے والے اعتراض کرنے لگے، "آپ تو اپنے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔ ایسی گواہی معتبر نہیں ہوتی۔"

یہ اعتراض پہلے بھی کیا جا چکا تھا (دیکھئے باب 5)۔ اُس وقت عیسیٰ مسیح نے تفصیل سے اِس کا جواب دیا تھا۔ اِس موقعے پر اُس نے یہ فرمانا کافی سمجھا کہ مَیں اور میرا باپ دونوں اِس کے معتبر گواہ ہیں۔ مسئلہ مَیں نہیں ہوں بلکہ تم۔ اُس نے فرمایا،

> مَیں جانتا ہوں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جا رہا ہوں۔ لیکن تم کو تو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ (یوحنا 8:14)

◄ مسئلہ کیا تھا ؟

جب سورج کی کرنیں ہم پر پڑتی ہیں تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سورج سے نکلی ہوئی ہیں۔ ہم یہ بھی جان لیتے ہیں کہ اِن سے زمین روشن ہو کر پھل لاتی ہے۔ الٰہی سورج کا نور دُنیا میں آیا تھا مگر اِن مخالفوں کے دل روشن نہیں ہوئے تھے نہ وہ روحانی پھل لائے تھے۔ افسوس!

عیسیٰ مسیح اُنہیں آگاہ کرنا چاہتا تھا، اِس لئے اُس نے فرمایا کہ صرف سچے شاگرد کو زندگی کا نور حاصل ہے۔ دوسرے،

شاگرد اپنے گناہوں میں نہیں مرے گا

اُس نے فرمایا،

> مَیں جا رہا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے گناہ میں مر جاؤ گے۔ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔ (یوحنا 8:21)

اکثر لوگ شدت سے المسیح کا انتظار کریں گے، مگر بے فائدہ۔ وہ اپنے گناہوں میں مر جائیں گے۔

◄ کس چیز میں مر جائیں گے؟

اپنے گناہوں میں۔

◄ کیوں؟

عیسیٰ مسیح نے صلیب پر اپنی جان دی تا کہ ہمارے گناہ مٹ جائیں۔ جو اُس کے پیچھے ہو لے اُس کے گناہ مٹ گئے ہیں۔لیکن جو اُسے قبول نہ کرے اُس کے گناہ ہمیشہ تک رہیں گے۔ اِس لئے وہ اپنے گناہوں میں مر جائے گا۔

◄ **جو اپنے گناہ میں مر جاتا ہے کیا اُسے جنت کی اُمید ہے؟**

نہیں۔ گناہ انسان کو خدا سے دُور رکھ دیتا ہے۔ صرف عیسیٰ مسیح کے پاک نور میں رہنے سے نجات ملے گی۔ اُسی میں رہ کر ہمارے گناہ دُور ہو جاتے ہیں۔ کوئی اَور حل نہیں۔

◄ **میرے دوست، کیا آپ کو نجات کا یقین ہے؟**

بہت سارے لوگ نجات کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہلاک ہو رہے ہیں۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ وہ مسیح کے نور میں نہیں آئے ہیں۔ ایسے لوگوں کو عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔ صرف سچا شاگرد اپنے گناہوں میں نہیں مرے گا۔ لیکن سچے شاگرد کا ایک تیسرا نشان ہے۔

شاگرد جانتا ہے کہ نور کہاں سے ہے

سننے والوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟

اُس نے فرمایا،

> مَیں وہی ہوں جو مَیں شروع سے ہی بتاتا آیا ہوں۔ (یوحنا 25:8)

◄ کیا مطلب ہے؟

مَیں اپنے کام اور کلام سے تم پر ظاہر ہوا ہوں، پھر بھی تم ایمان نہیں لائے۔ عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ تُو تُو مَیں مَیں کرنے سے بات نہیں بنے گی۔ جو لوگ ایمان لانا نہیں چاہتے اُنہیں منوانا بے کار ہے۔ پھر اُس نے ایک بات فرمائی جو سمجھنے میں مشکل ہے،

> جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تب ہی تم جان لو گے کہ مَیں وہی ہوں۔ (یوحنا 28:8)

◄ ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھانے کا کیا مطلب ہے؟

ابنِ آدم سے مراد عیسیٰ مسیح ہے۔ اُس کے مخالف اُسے اونچے پر یعنی صلیب پر چڑھائیں گے۔ لیکن وہ مُردوں میں نہیں رہے گا۔ وہ جی اُٹھ کر آسمان پر اُٹھا لیا جائے گا اور ایک دن دُنیا کی عدالت کرنے کے لئے لوٹے گا۔ اُس وقت سب جان لیں گے کہ وہ کون ہے۔

◄ وہ کیا جان لیں گے؟

مسیح فرماتا ہے، وہ جان لیں گے کہ مَیں وہی ہوں۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

جب خدا نے موسیٰ نبی کو ہدایت دی کہ وہ اسرائیلیوں کو مصر سے فلسطین لے جائے تو موسیٰ نے پوچھا کہ مَیں کیا کہوں جب وہ کہیں گے کہ کس نے تجھے بھیج دیا ہے، اُس کا نام کیا ہے؟ خدا نے جواب دیا،

> مَیں جو ہوں سو مَیں ہوں۔ اُن سے کہنا، 'مَیں ہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔' (توریت، خروج 14:3)

اِسی طرح خدا نے یسعیاہ نبی کے وسیلے سے فرمایا تھا،

> اے اسرائیلی قوم، تم ہی میرے گواہ ہو، تم ہی میرے خادم ہو جسے مَیں نے چن لیا تاکہ تم جان لو، مجھ پر ایمان لاؤ اور پہچان لو کہ مَیں ہی ہوں۔ (یسعیاہ 10:43)

◄ اسرائیل کیا پہچان لے؟

کہ مَیں ہی ہوں۔

◄ کیوں؟

ہر مخلوق کے پیچھے وہی ہے۔ اُس کے پیچھے یا اوپر کچھ نہیں ہے۔ وہ ہے اِسی لئے ہم ہیں۔ اب عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ مَیں ہی ہوں۔

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا؟

مَیں جو فرزند ہوں خدا باپ سے بھیجا گیا ہوں، اِس لئے مَیں ہی ہوں۔ خدا باپ سورج ہے، مَیں اُس کی روشنی ہوں۔ اِس لئے مَیں صرف وہ کچھ کرتا ہوں جو خدا باپ کی مرضی ہے۔ یہ ایک بہت عظیم بات ہے جو ہم میں سے کوئی بھی اپنے بارے میں نہیں کہہ سکتا۔

اُس کے مخالف سوچ بچار میں پڑ گئے کہ کیا یہ کفر نہیں ہے؟ لیکن بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔ سچا شاگرد جانتا ہے کہ نور کہاں سے ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ 'مَیں ہوں' ہے۔ سچے شاگرد کا ایک چوتھا نشان:

شاگرد گناہ کی غلامی سے آزاد ہے

اُس نے فرمایا،

> اگر تم میری تعلیم کے تابع رہو گے تب ہی تم میرے سچے شاگرد ہو گے۔ پھر تم سچائی کو جان لو گے اور سچائی تم کو آزاد کر دے گی۔
>
> (یوحنا 8:31-32)

◄ سچا شاگرد کون ہے؟

وہ جو مسیح کی تعلیم کے تابع رہے گا۔

◄ تابع رہنے کا کیا مطلب ہے؟

یہ کہ شاگرد اُس کی حکومت کے تحت ہو۔ کہ نور کی کرنیں دل کا کونا کونا روشن کریں۔

◄ سچا شاگرد کیا جان لے گا؟

سچائی کو۔

◄ سو سچائی کو جاننے کا پہلا قدم کیا ہے؟

اُس کا پہلا قدم نور کے تابع ہو جانا ہے۔ پہلے مجھے یہ قبول کرنا ہے کہ عیسیٰ مسیح میرا آقا، میرا نور ہے۔ تب ہی مَیں سچائی کو جان لوں گا۔ اِس کے اُلٹ نہیں ہو سکتا۔ پہلے نور میری زندگی کو روشن کرے، تب ہی مَیں سچائی کو جان سکتا ہوں۔

◄ سچائی کو جان لینے کے بعد کیا نتیجہ نکلے گا؟

سچائی سچے شاگرد کو آزاد کر دے گی۔

◄ لیکن سچائی کیا ہے؟

سچائی خود عیسیٰ مسیح ہے جس میں خدا باپ ظاہر ہوا ہے۔ وہی ہمیں آزاد کرے گا (دیکھئے یوحنا 8:36)۔

◄ سچائی کس چیز سے آزاد کرے گی؟

غلامی سے۔

یہودیوں نے اعتراض کیا، "ہم تو ابراہیم کی اولاد ہیں، ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں گے؟" یہودی تو اِس پر بہت فخر کرتے تھے کہ ہم ابراہیم کی آزاد اولاد ہیں۔ گو رومی ہم پر حکومت کریں تو بھی ہماری فطرت آزاد ہے۔

لیکن یہاں عیسیٰ مسیح حقیقی آزادی کی بات کر رہا تھا—روحانی آزادی کی بات۔ اُس نے فرمایا،

> جو بھی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ (یوحنا 34:8)

◄ کون روحانی غلام ہوتا ہے؟

جو بھی گناہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ گناہ کا غلام ہے۔

◄ کیا کوئی انسان ہے جو گناہ نہیں کرتا ؟

ایک بھی نہیں۔ اِس دُنیا میں صرف عیسیٰ مسیح بے گناہ تھا۔ کوئی بھی انسان نہیں ہے جو اپنی ہی طاقت سے گناہ سے دُور رہ سکے۔ ہم سب گناہ گار ہیں۔ اِس لئے ہم سب کے سب گناہ کے غلام ہیں۔ صرف ایک ہے جو ہمیں آزاد کر سکتا ہے: عیسیٰ مسیح۔ عیسیٰ مسیح دُنیا کا نور ہے۔ اُس کی پاک روشنی میں انسان اپنی کسی بھی چیز پر فخر نہیں کر سکتا۔ ہر چیز جس پر ہم فخر کرتے ہیں اِس روشنی میں ناقص ثابت ہوتی ہے۔

◄ تو پھر ہم کس طرح گناہ کی غلامی سے آزاد ہو سکتے ہیں؟

دُنیا کے نور سے جو اِس دُنیا میں نازل ہوا تاکہ انسان کو گناہ سے آزاد کرے۔

◄ **آزاد ہو جانے کے لئے کیا ضروری ہے؟**

ضروری ہے کہ اُس کا کلام ہمارے اندر بسے۔ اُس کا نور ہمارے تاریک دلوں کو روشن کرے۔ یہی اُس کے تابع رہنے کا مطلب ہے۔ یوں ہی سچا شاگرد گناہ کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے۔عیسیٰ مسیح کے مخالف روشن نہیں ہوئے تھے۔ اُن کا حقیقی باپ ابراہیم نہیں بلکہ ابلیس تھا جس نے اُنہیں تاریکی کی زنجیروں میں جکڑ لیا تھا۔

سچے شاگرد کے بارے میں ایک آخری بات،

شاگرد ابدی موت نہیں دیکھے گا

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جو بھی میرے کلام پر عمل کرتا رہے وہ موت کو کبھی نہیں دیکھے گا۔
>
> (یوحنا 51:8)

اُس کے مخالف ناراض ہوئے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ "کیا تم ہمارے باپ ابراہیم سے بڑے ہو؟ وہ مر گیا، اور نبی بھی مر گئے۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو؟"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> تمہارے باپ ابراہیم نے خوشی منائی جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد کا دن دیکھے گا، اور وہ اُسے دیکھ کر مسرور ہوا۔ (یوحنا 56:8)

◄ اُس نے خوشی کیوں منائی؟

ابراہیم نبی تھا۔ اِس لئے اُس نے دیکھا کہ ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑھ کر ہے۔ دُنیا کا نور آنے والا ہے جو انسان کو گناہ کی غلامی سے نجات دے گا۔

یہودیوں نے اعتراض کیا، "تمہاری عمر تو ابھی پچاس سال بھی نہیں، تو پھر تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟"

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> ابراہیم کی پیدائش سے پیشتر 'مَیں ہوں'۔ (یوحنا 58:8)

یہ بات یہودی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ وہ اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھانے لگے۔

◄ کیوں؟

اب عیسیٰ مسیح نے اپنے بارے میں صاف صاف کہا تھا کہ 'مَیں ہوں۔' نہ صرف مَیں ابراہیم سے پہلے تھا بلکہ مَیں ابراہیم سے پہلے ہوں۔ مطلب ہے ازل سے ہوں۔ مَیں الٰہی سورج کا نور ہوں۔ مَیں وہ ہوں جو اِس دُنیا میں نازل ہوا تاکہ تمہیں گناہ کی غلامی سے آزاد کرے۔ یہ یہودیوں کی نظر میں کُفر تھا۔

میرے عزیز، بہت سے لوگ یہ روحانی حقیقت قبول نہیں کر سکتے۔ اُن کے نزدیک عیسیٰ مسیح اچھا انسان اور عظیم نبی تھا۔ لیکن وہ یہ قبول نہیں کر سکتے کہ وہ دُنیا کا نور ہے، کہ وہ 'مَیں ہوں' یعنی خدا باپ کا فرزند ہے۔ لیکن ایسے لوگوں سے مَیں ایک ہی سوال پوچھنا چاہتا ہوں،

◄ آپ کس طرح گناہ کی غلامی سے آزاد ہو جائیں گے؟

اُسی کے پاس یہ اختیار ہے، وہی پوری طرح پاک ہے، وہی ہمارے گناہوں کو مٹا کر ہمیں جنت میں داخل ہونے کے قابل بنا سکتا ہے۔ کوئی اَور وسیلہ نہیں ہے۔

انجیل، یوحنا 8:12-59

پھر عیسیٰ دوبارہ لوگوں سے مخاطب ہوا، ”دنیا کا نور مَیں ہوں۔ جو میری پیروی کرے وہ تاریکی میں نہیں چلے گا، کیونکہ اُسے زندگی کا نور حاصل ہو گا۔“

فریسیوں نے اعتراض کیا، ”آپ تو اپنے بارے میں گواہی دے رہے ہیں۔ ایسی گواہی معتبر نہیں ہوتی۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگرچہ مَیں اپنے بارے میں ہی گواہی دے رہا ہوں توبھی وہ معتبر ہے۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں کو جا رہا ہوں۔ لیکن تم کو تو معلوم نہیں کہ مَیں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ تم انسانی سوچ کے مطابق لوگوں کا فیصلہ کرتے ہو، لیکن مَیں کسی کا بھی فیصلہ نہیں کرتا۔ اور اگر فیصلہ کروں بھی تو میرا فیصلہ درست ہے، کیونکہ مَیں اکیلا نہیں ہوں۔ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میرے ساتھ ہے۔ تمہاری شریعت میں لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی معتبر ہے۔ مَیں خود اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں جبکہ دوسرا گواہ باپ ہے جس نے مجھے بھیجا۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”آپ کا باپ کہاں ہے؟“ عیسیٰ نے جواب دیا، ”تم نہ مجھے جانتے ہو، نہ میرے باپ کو۔ اگر تم مجھے جانتے تو پھر میرے باپ کو بھی جانتے۔“

عیسیٰ نے یہ باتیں اُس وقت کیں جب وہ اُس جگہ کے قریب تعلیم دے رہا تھا جہاں لوگ اپنا ہدیہ ڈالتے تھے۔ لیکن کسی نے اُسے گرفتار نہ کیا کیونکہ ابھی اُس کا وقت نہیں آیا تھا۔

ایک اَور بار عیسیٰ اُن سے مخاطب ہوا، "مَیں جا رہا ہوں اور تم مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے گناہ میں مر جاؤ گے۔ جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے۔"

یہودیوں نے پوچھا، "کیا وہ خودکشی کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ اِسی وجہ سے کہتا ہے، 'جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں پہنچ سکتے'؟"

عیسیٰ نے اپنی بات جاری رکھی، "تم نیچے سے ہو جبکہ مَیں اوپر سے ہوں۔ تم اِس دنیا کے ہو جبکہ مَیں اِس دنیا کا نہیں ہوں۔ مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ تم اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔ کیونکہ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ مَیں وہی ہوں تو تم یقیناً اپنے گناہوں میں مر جاؤ گے۔"

اُنہوں نے سوال کیا، "آپ کون ہیں؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں وہی ہوں جو مَیں شروع سے ہی بتاتا آیا ہوں۔ مَیں تمہارے بارے میں بہت کچھ کہہ سکتا ہوں۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کی بنا پر مَیں تم کو مجرم ٹھہرا سکتا ہوں۔ لیکن جس نے مجھے بھیجا ہے وہی سچا اور معتبر ہے اور مَیں دنیا کو صرف وہ کچھ سناتا ہوں جو مَیں نے اُس سے سنا ہے۔"

سننے والے نہ سمجھے کہ عیسیٰ باپ کا ذکر کر رہا ہے۔ چنانچہ اُس نے کہا، "جب تم ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھاؤ گے تب ہی تم جان لو گے کہ مَیں وہی ہوں، کہ مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ صرف وہی سناتا ہوں جو باپ نے

مجھے سکھایا ہے۔ اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے۔ اُس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، کیونکہ مَیں ہر وقت وہی کچھ کرتا ہوں جو اُسے پسند آتا ہے۔"

یہ باتیں سن کر بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

جو یہودی اُس کا یقین کرتے تھے عیسیٰ اب اُن سے ہم کلام ہوا، "اگر تم میری تعلیم کے تابع رہو گے تب ہی تم میرے سچے شاگرد ہو گے۔ پھر تم سچائی کو جان لو گے اور سچائی تم کو آزاد کر دے گی۔"

اُنہوں نے اعتراض کیا، "ہم تو ابراہیم کی اولاد ہیں، ہم کبھی بھی کسی کے غلام نہیں رہے۔ پھر آپ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم آزاد ہو جائیں گے؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو بھی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔ غلام تو عارضی طور پر گھر میں رہتا ہے، لیکن مالک کا بیٹا ہمیشہ تک۔ اِس لئے اگر فرزند تم کو آزاد کرے تو تم حقیقتاً آزاد ہو گے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ابراہیم کی اولاد ہو۔ لیکن تم مجھے قتل کرنے کے درپَے ہو، کیونکہ تمہارے اندر میرے پیغام کے لئے گنجائش نہیں ہے۔ مَیں تم کو وہی کچھ بتاتا ہوں جو مَیں نے باپ کے ہاں دیکھا ہے، جبکہ تم وہی کچھ سناتے ہو جو تم نے اپنے باپ سے سنا ہے۔"

اُنہوں نے کہا، "ہمارا باپ ابراہیم ہے۔" عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر تم ابراہیم کی اولاد ہوتے تو تم اُس کے نمونے پر چلتے۔ اِس کے بجائے تم مجھے قتل کرنے کی تلاش میں ہو، اِس لئے کہ مَیں نے تم کو وہی سچائی سنائی ہے جو مَیں نے

اللہ کے حضور سنی ہے۔ ابراہیم نے کبھی بھی اِس قسم کا کام نہ کیا۔ نہیں، تم اپنے باپ کا کام کر رہے ہو۔“

نور یا اندھیرا

اندھے کی شفا

ایک خاص عید پر عیسیٰ مسیح نے فرمایا تھا کہ مَیں دُنیا کا نور ہوں۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ تھوڑی دیر بعد کچھ ہوا جس سے مطلب صاف پتہ چلا۔

یوں ہوا: عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ یروشلم میں چل رہا تھا کہ ایک بھکشو کو گلی کے کنارے دیکھا۔ یہ آدمی عام بھکشو نہیں تھا۔ یہ بھیک مانگنے پر مجبور تھا۔ کیوں؟ وہ تو نوجوان تھا، اُس عمر میں جب طاقت اچھی خاصی ہوتی ہے، جب انسان خوب پیسے کما سکتا ہے۔لیکن اُس کا ایک مسئلہ تھا: وہ پیدائش سے ہی اندھا تھا۔

سب رُک گئے۔ شاگرد اُس پر افسوس کرنے لگے۔ ہائے، اِس آدمی نے کبھی سورج کی کرنیں اوس کی موتیوں میں چمکتی دمکتی نہیں دیکھی تھیں۔ اُس کا دل کبھی رنگ دار پھولوں کے نظارے سے لبریز نہیں ہوا تھا۔ اُس کی آنکھیں کھیتوں کی ہریالی سے کبھی تر و تازہ نہیں ہوئی تھیں۔ اُس نے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ پکشی کس طرح آسمان کو پار کرتے ہیں۔ کہ ہُدہُد کس طرح پھدکتا ہوا اپنی لمبی چونچ سے زمین میں سے کیڑے نکالتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نہ اُس نے کبھی اپنی ماں کی پیار بھری آنکھیں دیکھی تھیں نہ اپنے باپ کا اُس پر للکارتا فخر۔ انسان تو اپنے چہرے سے ہر جذبہ ظاہر کرتا ہے۔ پیار اور نفرت، غصہ اور شانتی، ہنسی اور رونا—یہ سب کچھ ہمارے چہروں سے معلوم ہوتا ہے۔لیکن یہ سب کچھ اُس اندھے کے لئے ایک مُہر بند کتاب تھی جو وہ کبھی نہیں پڑھے گا۔

لیکن عیسیٰ مسیح افسوس کرنے نہیں رُکا تھا۔ وہ تو کہہ چکا تھا کہ مَیں دُنیا کا نور ہوں۔ اب وہ شاگردوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ پہلی بات،

نور خدا کا کام ظاہر کرتا ہے

اندھے کو دیکھتے دیکھتے شاگردوں کو وہ خیال آیا جو ہمیں بھی جلد ہی آتا ہے: "اُستاد، یہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوا؟ کیا اِس کا کوئی گناہ ہے یا اِس کے والدین کا؟"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> نہ اِس کا کوئی گناہ ہے اور نہ اِس کے والدین کا۔ یہ اِس لئے ہوا کہ اِس کی زندگی میں اللہ کا کام ظاہر ہو جائے۔ (یوحنا 9:3)

عیسیٰ مسیح گناہ کے نتیجوں کے بارے میں ایک اہم بات فرماتا ہے۔

- ◄ کونسی بات؟

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہر مصیبت گناہ کا نتیجہ ہے۔ نوجوان گناہ کے باعث اندھا نہیں ہوا تھا بلکہ اِس کے پیچھے خدا کا خاص مقصد تھا۔

- ◄ مقصد کیا تھا؟

یہ کہ خدا کا کام نوجوان کی زندگی میں ظاہر ہو جائے۔ عیسیٰ مسیح اُس کی مثال سے شاگردوں کو دکھانا چاہتا تھا کہ نور کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ نور کا مختلف لوگوں پر اثر فرق فرق ہوتا ہے۔ نور کا پہلا اثر،

نور آنکھیں کھول دیتا ہے

عیسیٰ مسیح نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی اور اندھے کی آنکھوں پر لگا دی۔ پھر کہا،

> جا، شِلوخ کے حوض میں نہالے۔ (شِلوخ کا مطلب 'بھیجا ہوا' ہے۔)
>
> (یوحنا 5:9)

◄ یہ کس طرح کا حوض تھا؟

اِس حوض کا پانی سرنگ کے ذریعے شہر میں پہنچتا تھا۔

◄ شِلوخ کا کیا مطلب ہے؟

بھیجا ہوا۔

◄ مسیح نے یہ کیوں فرمایا؟

- وہ اپنی طرف اشارہ کر رہا تھا جو خدا باپ سے بھیجا گیا تھا۔
- اُس نے اُس کی آنکھوں کو ایک دم شفا نہ دی۔

◄ کیوں؟

معجزے کا اول مقصد بحالی نہیں بلکہ ایمان تھا۔ عیسیٰ مسیح چاہتا تھا کہ اندھا حوض پر جا کر ایمان کا پہلا قدم اُٹھائے۔ خود عمل میں آنے سے اُس کا ایمان تھوڑا مضبوط ہو جائے گا۔

◄ اِس سے ہم سچے شاگرد کے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں؟

سچا شاگرد ہمیشہ خود عمل میں آتا ہے۔ آسمان کی بادشاہی میں سُست اور لاپرواہ شاگردوں کے لئے جگہ نہیں ہے۔

◄ کیا اندھا حوض کے پاس گیا؟

بالکل، وہ ایک دم گیا۔ اُس نے راستے میں کیا سوچا ہو گا جب وہ گلیوں میں ٹٹول ٹٹول کر حوض کی طرف جا رہا تھا؟ اُس کا دل کتنا تڑپ رہا ہو گا۔

◄ حوض پر اندھے نے کیا کیا؟

اُس نے نہا لیا۔ وہ کام جو اُستاد نے فرمایا تھا۔

◄ پھر کیا ہوا؟

اُس کی آنکھیں بحال ہوئیں اور وہ دیکھنے لگا۔

◄ کیا اُس کی شفا حوض کے پانی سے ہوئی؟

نہیں۔ وہ دُنیا کے نور سے کھُل گئیں۔ واہ! ایک دم کتنا مزہ! نوجوان پہلی بار حوض کا پانی دھوپ میں جھلملاتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔ آسمان کتنا نیلا تھا! جو چھوٹے بادل ننھی سی بھیڑوں کی طرح چرتے چرتے اُس پر سے گزر رہے تھے وہ کتنے دل فریب تھے۔ کچھ لوگ حوض کے کنارے بیٹھے یا کھڑے دکھائی دیئے۔ نوجوان پھولے نہ سمایا۔ اُس نے سوچا، پہلے گھر والوں کو اِس خوشی میں شریک کروں۔ وہ کودتا پھلانگتا ہوا اپنے گھر چل دیا۔ اب نور کے دوسرے اثر پر دھیان دیں:

نور کھلبلی مچا دیتا ہے

نوجوان کے پڑوسی اور جاننے والے دنگ رہ گئے۔ وہ پوچھنے لگے، ”کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟“

بعض نے کہا، ”ہاں، وہی ہے۔“

دوسرے شک میں پڑ گئے۔ ”نہیں، یہ صرف اُس کا ہم شکل ہے۔“

لیکن نوجوان بولا، ”مَیں وہی ہوں۔“

اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، ”تیری آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں؟“

اُس نے جواب دیا، "وہ آدمی جو عیسیٰ کہلاتا ہے اُس نے مٹی سان کر میری آنکھوں پر لگا دی۔ پھر اُس نے مجھے کہا، 'شِلوخ کے حوض پر جا اور نہا لے۔' مَیں وہاں گیا اور نہاتے ہی میری آنکھیں بحال ہو گئیں۔"

◄ کیا نوجوان نے یہ چھپانے کی کوشش کی کہ معجزہ عیسیٰ مسیح سے ہوا ہے؟

نہیں۔ اُس نے صاف اقرار کیا کہ عیسیٰ مسیح نے یہ کام کیا ہے۔ ایمان کا ایک اہم حصہ اقرار ہے۔

یہ سن کر کھلبلی مچ گئی۔ اُنہوں نے پوچھا، "وہ کہاں ہے؟"

اُس نے جواب دیا، "مجھے نہیں معلوم۔" بے چارہ تو اندھا تھا جب عیسیٰ مسیح اُس کے پاس آیا تھا۔ نہ اُس نے اُسے دیکھا تھا، نہ یہ کہ وہ بعد میں کہاں چلا گیا تھا۔

نور کھلبلی مچا دیتا ہے۔ لیکن نور کا ایک تیسرا اثر بھی ہوتا ہے:

نور شک میں ڈال دیتا ہے

پڑوسی اِتنے جذبے میں آ گئے کہ وہ نوجوان کو فریسیوں کے پاس لے گئے۔ فریسی اُن کے مذہبی راہنما تھے۔

◄ کیا یہ راہنما خوش ہوئے؟

نہیں۔ وہ ایک دم شک میں پڑ گئے۔

◄ کیوں؟

یہ معجزہ سبت یعنی ہفتے کے دن ہوا تھا۔

◄ یہ راہنماؤں کے لئے کیوں ٹھوکر کا باعث تھا؟

شریعت کے مطابق سبت کے دن کام کاج کرنا منع تھا۔ مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو ہفتے میں ایک دن آرام ملے۔ لیکن بعد میں عالموں نے ایک سیدھی سی بات پیچیدہ بنا لی تھی۔ اب سبت کے دن آٹا گوندھنا بھی منع تھا۔ اِس ناتے سے تھوڑی سی گیلی مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگانا بھی کام ٹھہرایا جا سکتا تھا۔

بزرگوں نے نوجوان سے پوچھ گچھ کی کہ اُس کی آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں۔

آدمی نے جواب دیا، "اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگا دی، پھر مَیں نے نہا لیا اور اب دیکھ سکتا ہوں۔"

بزرگوں میں سے بعض نے کہا، "یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہیں ہے، کیونکہ سبت کے دن کام کرتا ہے۔"

دوسروں نے اعتراض کیا، "گناہ گار اِس قسم کے الٰہی نشان کس طرح دکھا سکتا ہے؟"

یوں اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔

◄ اِس پھوٹ سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

جہاں عیسیٰ مسیح کا نور پہنچتا ہے وہاں پھوٹ پڑتی ہے۔ کچھ اُسے قبول کرتے ہیں لیکن کچھ اُس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ کچھ اُس نور میں آ جاتے ہیں لیکن کچھ اندھیرے کے سایوں میں کھسک جاتے ہیں۔

◄ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ کیا آپ نے اُسے قبول کیا یا اُس کے خلاف ہو گئے ہیں؟

بزرگ دوبارہ نوجوان سے مخاطب ہوئے، "تُو خود اِس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے تو تیری ہی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔"

نوجوان نے جواب دیا، "وہ نبی ہے۔"

◄ کیا آپ نے کچھ محسوس کیا ؟

آہستہ آہستہ اندھے کی عیسیٰ مسیح کے بارے رائے بڑھ رہی ہے۔ اب وہ اُسے نبی ٹھہرا رہا ہے۔

◄ آپ کی عیسیٰ مسیح کے بارے میں رائے کیا ہے؟

نور کا ایک چوتھا اثر بھی ہوتا ہے،

نور ڈانواں ڈول کر دیتا ہے

بزرگوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ نوجوان پہلے اندھا تھا۔ اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلایا۔ اُن سے پوچھا، "کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، وہی جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے؟"

اُس کے والدین نے جواب دیا، "ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور کہ یہ پیدا ہوتے وقت اندھا تھا۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے یا کہ کس نے اِس کی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔ اِس سے خود پتا کریں، یہ بالغ ہے۔ یہ خود اپنے بارے میں بتا سکتا ہے۔"

اصل میں والدین کو ڈر تھا اِس لئے یوں کہا۔ کیونکہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ جو بھی عیسیٰ مسیح کے حق میں ہو اُسے جماعت سے نکال دیا جائے گا۔

◄ کیا آپ کو ایسا کوئی ڈر ہے؟

ماں باپ بزرگوں سے ڈر کر گول مول باتیں کرنے لگے۔ کتنے لوگ گول مول باتیں کرنے لگتے ہیں جب اُن سے پوچھا جائے کہ تم عیسیٰ مسیح کے بارے میں کیا سوچتے ہو۔ وہ صاف بات کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ نور کا پانچواں اثر:

نورِ شریعت کی قید سے آزاد کر دیتا ہے

بزرگوں نے ایک بار پھر نوجوان کو بُلایا، ''اللہ کو جلال دے، ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ گار ہے۔''

آدمی نے جواب دیا، ''مجھے کیا پتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے یا نہیں، لیکن ایک بات مَیں جانتا ہوں: پہلے مَیں اندھا تھا، اور اب مَیں دیکھ سکتا ہوں!''

یہ آدمی کتنا چُست تھا۔ اُس نے اپنے ماں باپ کی سی گول مول باتیں نہ کیں بلکہ سیدھا وہ بات کی جو سب کی آنکھوں کے سامنے تھی۔

پھر اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، ''اُس نے تیرے ساتھ کیا کِیا؟ اُس نے کس طرح تیری آنکھوں کو بحال کر دیا؟''

اب نوجوان نے اپنا آپا کھو بیٹھا۔ اُس نے جواب دیا، ''مَیں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں اور آپ نے سنا نہیں۔ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟''

بزرگوں کا صرف ایک مقصد تھا۔ یہ کہ بار بار پوچھنے سے اُسے غلط ثابت کریں۔ اِس لئے نوجوان نے مذاق میں کہا کہ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟ وہ تو خوب جانتا تھا کہ وہ شاگرد نہیں بننا چاہتے تھے۔

◄ کیا آپ نے دھیان دیا کہ نوجوان نے اپنے بارے میں کیا کہا ؟

اپنی بات سے اُس نے صاف کہہ دیا کہ مَیں اُس کا شاگرد ہوں۔ اب تک اُس نے اُسے دیکھا تک نہیں تھا۔ تو بھی وہ اپنے آپ کو اُس کا پکا شاگرد سمجھتا تھا۔

بزرگ طیش میں آ گئے۔ اُنہوں نے اُسے بُرا بھلا کہا، "تُو ہی اُس کا شاگرد ہے، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہم تو جانتے ہیں کہ اللہ نے موسیٰ سے بات کی ہے، لیکن اِس کے بارے میں ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔"

اِس جگہ پر نوجوان اور بزرگوں میں پھوٹ صاف نظر آتی ہے۔

◄ کیسی پھوٹ؟

بزرگ شریعت پر بہت فخر کرتے تھے۔ لیکن اِس فخر نے اُنہیں المسیح کے لئے اندھا کر دیا جب وہ اُن کے سامنے آ موجود ہوا۔ شریعت اور نبیوں کے نوشتے تو المسیح کی پیش گوئی کرتے تھے۔ گھمنڈ انسان کو خدا سے دُور کر دیتا ہے۔

نوجوان نے جواب دیا، "عجیب بات ہے، اُس نے میری آنکھوں کو شفا دی ہے اور پھر بھی آپ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ گناہ گاروں کی نہیں سنتا۔ وہ تو اُس کی سنتا ہے جو اُس کا خوف مانتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ ابتدا ہی سے یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی نے پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا ہو۔ اگر یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔"

نوجوان سادہ سا آدمی تھا جبکہ بزرگ عالِم تھے۔ کتنی عجیب بات کہ اُسی نے روحانی حقیقت کو سمجھ لی تھی جبکہ بزرگ اِس کے لئے اندھے تھے۔ جتنا نوجوان نور کی سچائی کی طرف بڑھ رہا تھا اُتنا ہی بزرگ تاریکی کے سایوں میں گُم ہوتے جا رہے تھے۔

◄ نوجوان نے دو جواب دیئے۔ وہ کیا تھے؟

ظاہر ہے کہ عیسیٰ مسیح خدا کی طرف سے ہے۔ کیونکہ

- خدا اُسی کی سنتا ہے جو گناہ نہیں کرتا۔ جو اُس کا خوف رکھتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

- ایسا معجزہ پہلے کبھی نہیں ہوا ہے۔

یہ سن کر بزرگوں نے اُسے گالیاں دیں، "تُو جو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے کیا تُو ہمارا اُستاد بننا چاہتا ہے؟" یہ کہہ کر اُنہوں نے اُسے جماعت میں سے نکال دیا۔

► کیا آپ نے نوٹ کیا کہ اُنہوں نے اُسے کیا ٹھہرایا؟

اُنہوں نے کہا کہ تُو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے۔

► لیکن عیسیٰ مسیح نے اُس کے بارے میں کیا کہا تھا؟

اُس کے اندھے پن کی وجہ گناہ نہیں ہے۔

► عیسیٰ مسیح اور بزرگوں میں کیا فرق نظر آتا ہے؟

بزرگ شریعت کو جیل سمجھتے ہیں۔ ہر ایک کو زنجیروں میں جکڑ کر اُس میں ڈالنا ہے۔ اپنے آپ کو وہ جیل کے گارڈ سمجھتے ہیں۔عیسیٰ مسیح کی فطرت بالکل فرق ہے۔ وہ ہمیں جیل کی زنجیروں سے نکالنا چاہتا ہے۔ وہ ہمیں اپنے نور میں لانا چاہتا ہے تاکہ ہم اُس کی الٰہی دھوپ سینکیں۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم خدا کے قیدی ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم خدا کے آزاد فرزند ہوں۔ یہی نور کی بڑی خوش خبری ہے۔

شریعت اور عیسیٰ مسیح میں یہی بڑا فرق ہے۔ شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ کیا کرنا ہے۔ ضرور وہ ہمیں گناہ کے خطروں سے محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن جلد ہی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم خدا کے احکام پورے نہیں کر سکتے۔ بار بار ہم فیل ہو جاتے ہیں۔عیسیٰ مسیح اِسی لئے آیا تاکہ ہماری یہ ناقص حالت بحال کرے۔ تاکہ ہمارے گناہوں کو مٹا کر ہمیں آزاد کرے۔ نور کا چھٹا اثر،

نور کی منزل: پرستش

اب دیکھو یہ عظیم بات: اِس نوجوان نے عیسیٰ مسیح کو اب تک نہیں دیکھا تھا۔ تو بھی اُس نے مضبوطی سے بزرگوں کی دھمکیوں کا سامنا کیا۔ وہ اپنے یقین پر قائم رہا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کا شاگرد ہوں حالانکہ اب تک اُس کی دوبارہ ملاقات اُس سے نہیں ہوئی تھی۔

عیسیٰ مسیح کو پتا چلا کہ اُسے نکال دیا گیا ہے تو وہ اُس کو ملا اور پوچھا،

> کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان رکھتا ہے؟ (یوحنا 35:9)

◄ ابنِ آدم سے کیا مراد ہے؟

دانیال نبی نے صدیوں پہلے المسیح کے بارے میں ایک رویا دیکھی تھی۔ اُس میں اُس نے دیکھا تھا کہ

> آسمان کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے جو ابنِ آدم سا لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام کے قریب پہنچا تو اُس کے حضور لایا گیا۔ اُسے سلطنت، عزت اور بادشاہی دی گئی، اور ہر قوم، اُمّت اور زبان کے افراد نے اُس کی پرستش کی۔ اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔ (دانیال 9:13-14)

نوجوان نے کہا، ”خداوند، وہ کون ہے؟ مجھے بتائیں تاکہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں۔“

نوجوان کا عیسیٰ مسیح پر اِتنا بھروسا تھا کہ اُس کی ہر فرمائش پوری کرنے کو تیار تھا۔

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے بلکہ وہ تجھ سے بات کر رہا ہے۔
>
> (یوحنا 37:9)

◄ نوجوان نے کیا جواب دیا؟

اُس نے کہا، "خداوند، مَیں ایمان رکھتا ہوں" اور اُسے سجدہ کیا۔

یوں نوجوان پورے ایمان تک پہنچ گیا۔ پہلے وہ اُس کا نام ہی جانتا تھا۔ پھر اُس نے اقرار کیا کہ یہ نبی ہے۔ اِس کے بعد جب بزرگوں نے اُسے دھمکی دی تو اُس نے صاف کہا کہ مَیں اُس کا شاگرد ہوں۔ یوں وہ قدم بقدم ایمان میں ترقی کرتا گیا۔ اب جب عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ مَیں ہی ابنِ آدم یعنی المسیح ہوں تو وہ ایک پل بھی نہ جھجکا بلکہ سیدھا اُسے سجدہ کیا۔ پہلے اُس کی جسمانی آنکھیں روشن ہوئیں، لیکن اب اِس سے بڑھ کر ہوا۔ اب اُس کی روحانی آنکھیں کھل گئیں اور عیسیٰ مسیح کے نور سے روشن ہوئیں۔

نور یا اندھیرا؟

تب عیسیٰ مسیح نے کہا،

> مَیں عدالت کرنے کے لئے اِس دنیا میں آیا ہوں، اِس لئے کہ اندھے دیکھیں اور دیکھنے والے اندھے ہو جائیں۔ (یوحنا 39:9)

◄ وہ کس ناتے سے عدالت کرنے آیا ہے؟

رات کے وقت جب لائٹ اندھیرے کو روشن کرے تو شریف لوگ اُس میں چلتے ہیں۔ لیکن چور اور ڈاکو لائٹ سے دُور سایوں میں چھپے رہتے ہیں۔ اِسی

طرح کچھ کی آنکھیں عیسیٰ مسیح کے نور سے روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسے لوگ اُس کی سچائی پہچان کر اُسے خوشی سے قبول کرتے ہیں۔ لیکن افسوس، دوسرے نُور کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگ نور سے دُور سایوں میں کھسک جاتے ہیں۔ ایسے لوگ روحانی اندھے رہتے ہیں۔

کتنی عجیب بات! جو پہلے اندھا تھا وہ نہ صرف اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھنے لگا بلکہ اُس کی روحانی آنکھیں بھی روشن ہوئیں۔ بزرگوں کے ساتھ اِس کے اُلٹ ہوا۔ وہ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ تو سکتے تھے مگر اُن کی روحانی آنکھیں اندھی رہیں۔

میرے عزیز، کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں؟ عیسیٰ مسیح کے پاس آئیں۔ وہی دُنیا کا نور ہے۔ شریعت اور اپنے نیک کاموں پر فخر مت کرنا، اپنے آپ پر بھروسا مت کرنا۔ اُسی نور سے منت کریں کہ وہ آ کر آپ کو روشن کرے۔

انجیل، یوحنا 9

چلتے چلتے عیسیٰ نے ایک آدمی کو دیکھا جو پیدائش کا اندھا تھا۔ اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا، ”اُستاد، یہ آدمی اندھا کیوں پیدا ہوا؟ کیا اِس کا کوئی گناہ ہے یا اِس کے والدین کا؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”نہ اِس کا کوئی گناہ ہے اور نہ اِس کے والدین کا۔ یہ اِس لئے ہوا کہ اِس کی زندگی میں اللہ کا کام ظاہر ہو جائے۔ ابھی دن ہے۔ لازم ہے کہ ہم جتنی دیر تک دن ہے اُس کا کام کرتے رہیں جس نے مجھے بھیجا

ہے۔ کیونکہ رات آنے والی ہے، اُس وقت کوئی کام نہیں کر سکے گا۔ لیکن جتنی دیر تک مَیں دنیا میں ہوں اُتنی دیر تک مَیں دنیا کا نور ہوں۔“

یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی اور اُس کی آنکھوں پر لگا دی۔ اُس نے اُس سے کہا، ”جا، شِلوخ کے حوض میں نہا لے۔“ (شِلوخ کا مطلب 'بھیجا ہوا' ہے۔) اندھے نے جا کر نہا لیا۔ جب واپس آیا تو وہ دیکھ سکتا تھا۔

اُس کے ہم سائے اور وہ جنہوں نے پہلے اُسے بھیک مانگتے دیکھا تھا پوچھنے لگے، ”کیا یہ وہی نہیں جو بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا؟“

بعض نے کہا، ”ہاں، وہی ہے۔“

اَوروں نے انکار کیا، ”نہیں، یہ صرف اُس کا ہم شکل ہے۔“

لیکن آدمی نے خود اصرار کیا، ”مَیں وہی ہوں۔“

اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، ”تیری آنکھیں کس طرح بحال ہوئیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”وہ آدمی جو عیسیٰ کہلاتا ہے اُس نے مٹی سان کر میری آنکھوں پر لگا دی۔ پھر اُس نے مجھے کہا، 'شِلوخ کے حوض پر جا اور نہا لے۔' مَیں وہاں گیا اور نہاتے ہی میری آنکھیں بحال ہو گئیں۔“

اُنہوں نے پوچھا، ”وہ کہاں ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”مجھے نہیں معلوم۔“

تب وہ شفایاب اندھے کو فریسیوں کے پاس لے گئے۔ جس دن عیسیٰ نے مٹی سان کر اُس کی آنکھوں کو بحال کیا تھا وہ سبت کا دن تھا۔ اِس لئے فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھ گچھ کی کہ اُسے کس طرح بصارت مل گئی۔ آدمی نے

جواب دیا، "اُس نے میری آنکھوں پر مٹی لگا دی، پھر مَیں نے نہا لیا اور اب دیکھ سکتا ہوں۔"

فریسیوں میں سے بعض نے کہا، "یہ شخص اللہ کی طرف سے نہیں ہے، کیونکہ سبت کے دن کام کرتا ہے۔"

دوسروں نے اعتراض کیا، "گناہ گار اِس قسم کے الٰہی نشان کس طرح دکھا سکتا ہے؟" یوں اُن میں پھوٹ پڑ گئی۔

پھر وہ دوبارہ اُس آدمی سے مخاطب ہوئے جو پہلے اندھا تھا، "تُو خود اِس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ اُس نے تو تیری ہی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔"

اُس نے جواب دیا، "وہ نبی ہے۔"

یہودیوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ واقعی اندھا تھا اور پھر بحال ہو گیا ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس کے والدین کو بُلایا۔ اُنہوں نے اُن سے پوچھا، "کیا یہ تمہارا بیٹا ہے، وہی جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے؟"

اُس کے والدین نے جواب دیا، "ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور کہ یہ پیدا ہوتے وقت اندھا تھا۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ اب یہ کس طرح دیکھ سکتا ہے یا کہ کس نے اِس کی آنکھوں کو بحال کیا ہے۔ اِس سے خود پتا کریں، یہ بالغ ہے۔ یہ خود اپنے بارے میں بتا سکتا ہے۔" اُس کے والدین نے یہ اِس لئے کہا کہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ وہ فیصلہ کر چکے تھے کہ جو بھی

عیسیٰ کو مسیح قرار دے اُسے یہودی جماعت سے نکال دیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس کے والدین نے کہا تھا، "یہ بالغ ہے، اِس سے خود پوچھ لیں۔"

ایک بار پھر اُنہوں نے شفایاب اندھے کو بُلایا، "اللہ کو جلال دے، ہم تو جانتے ہیں کہ یہ آدمی گناہ گار ہے۔"

آدمی نے جواب دیا، "مجھے کیا پتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے یا نہیں، لیکن ایک بات مَیں جانتا ہوں، پہلے مَیں اندھا تھا، اور اب مَیں دیکھ سکتا ہوں!"

پھر اُنہوں نے اُس سے سوال کیا، "اُس نے تیرے ساتھ کیا کِیا؟ اُس نے کس طرح تیری آنکھوں کو بحال کر دیا؟"

اُس نے جواب دیا، "مَیں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں اور آپ نے سنا نہیں۔ کیا آپ بھی اُس کے شاگرد بننا چاہتے ہیں؟"

اِس پر اُنہوں نے اُسے بُرا بھلا کہا، "تُو ہی اُس کا شاگرد ہے، ہم تو موسیٰ کے شاگرد ہیں۔ ہم تو جانتے ہیں کہ اللہ نے موسیٰ سے بات کی ہے، لیکن اِس کے بارے میں ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔"

آدمی نے جواب دیا، "عجیب بات ہے، اُس نے میری آنکھوں کو شفا دی ہے اور پھر بھی آپ نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ گناہ گاروں کی نہیں سنتا۔ وہ تو اُس کی سنتا ہے جو اُس کا خوف مانتا اور اُس کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔ ابتدا ہی سے یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی نے پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا ہو۔ اگر یہ آدمی اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو کچھ نہ کر سکتا۔"

جواب میں اُنھوں نے اُسے بتایا، ”تُو جو گناہ آلودہ حالت میں پیدا ہوا ہے کیا تُو ہمارا اُستاد بننا چاہتا ہے؟“ یہ کہہ کر اُنھوں نے اُسے جماعت میں سے نکال دیا۔

جب عیسیٰ کو پتا چلا کہ اُسے نکال دیا گیا ہے تو وہ اُس کو ملا اور پوچھا، ”کیا تُو ابنِ آدم پر ایمان رکھتا ہے؟“

اُس نے کہا، ”خداوند، وہ کون ہے؟ مجھے بتائیں تاکہ مَیں اُس پر ایمان لاؤں۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو نے اُسے دیکھ لیا ہے بلکہ وہ تجھ سے بات کر رہا ہے۔“

اُس نے کہا، ”خداوند، مَیں ایمان رکھتا ہوں“ اور اُسے سجدہ کیا۔

عیسیٰ نے کہا، ”مَیں عدالت کرنے کے لئے اِس دنیا میں آیا ہوں، اِس لئے کہ اندھے دیکھیں اور دیکھنے والے اندھے ہو جائیں۔“

کچھ فریسی جو ساتھ کھڑے تھے یہ کچھ سن کر پوچھنے لگے، ”اچھا، ہم بھی اندھے ہیں؟“

عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اگر تم اندھے ہوتے تو تم قصوروار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب چونکہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم دیکھ سکتے ہیں اِس لئے تمہارا گناہ قائم رہتا ہے۔

چرواہے کی آواز

ایک دن کا ذکر ہے کہ عیسیٰ مسیح نے ایک پیدائشی اندھے کی آنکھوں کو بحال کر دیا۔ اُس وقت نہ صرف اندھے کی جسمانی آنکھیں کُھل گئیں۔ اُس کی روحانی آنکھیں بھی روشن ہوئیں۔ دُنیا کے نور نے اُنہیں روشن کر دیا۔ لیکن سب کی آنکھیں عیسیٰ مسیح کے نور سے روشن نہیں ہوتیں۔ مذہبی بزرگوں نے یہ معجزہ دیکھا۔ پھر بھی وہ روحانی اندھے رہے۔

◄ یہ کس طرح ممکن تھا؟

اُنہوں نے اپنی آنکھوں کو اِس نور کے لئے بند کر رکھا۔ یوں وہ روحانی اندھے رہے۔ اُن کا اندھاپن دیکھ کر عیسیٰ مسیح نے سننے والوں کو ایک تمثیل سنائی۔ ایک تصویر سے وہ اُنہیں صحیح پٹری پر لانا چاہتا تھا۔

◄ تصویر کیا تھی؟

چرواہے اور بھیڑوں کی تصویر۔

اُس نے فرمایا،

> مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو دروازے سے بھیڑوں کے باڑے میں داخل نہیں ہوتا بلکہ پھلانگ کر اندر گھس آتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ لیکن جو دروازے سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ (یوحنا 10:1-2)

◄ یہ تمثیل کس کے بارے میں ہے؟
چرواہے اور اُس کی بھیڑوں کے بارے میں۔
◄ عیسیٰ مسیح اِس سے کیا سکھانا چاہتا ہے؟
پہلی بات،

اچھے چرواہے کی آواز سنو

◄ چرواہا کون ہے؟
اچھا چرواہا عیسیٰ مسیح ہے۔
◄ بھیڑیں کون ہیں؟
بھیڑیں ہم سب ہیں۔
◄ کیا چرواہے کے علاوہ دوسرے بھی باڑے میں آتے ہیں؟
ہاں، چور اور ڈاکو بھی آتے ہیں۔
◄ وہ کس طرح آتے ہیں؟
وہ دروازے سے نہیں آتے۔ وہ دیوار کو پھلانگ کر باڑے میں گھُس آتے ہیں۔
◄ چور اور ڈاکو کون ہیں؟
یہ وہ راہنما ہیں جو لوگوں کو غلط تعلیم دیتے ہیں اور اُن سے غلط فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اُن سے نقصان ہی نقصان پیدا ہوتا ہے۔
◄ چرواہے اور اِن میں کیا فرق ہے؟
اچھا چرواہا ڈاکو نہیں ہے۔ وہ بھیڑوں کی بڑی فکر کرتا ہے۔ وہ اُن کی سلامتی چاہتا ہے۔

◄ یہ فکر کیسے نظر آتی ہے؟

وہ پھلانگ کر باڑے میں نہیں آتا۔ وہ دروازے سے داخل ہوتا ہے۔ لیکن یہ فکر اَور باتوں سے بھی نظر آتی ہے۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> چوکیدار اُس کے لئے دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں۔ وہ اپنی ہر ایک بھیڑ کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا اور باہر لے جاتا ہے۔ (یوحنا 3:10)

◄ یہاں یہ فکر کیسے نظر آتی ہے؟

اچھا چرواہا اپنی ہر بھیڑ کو جانتا ہے۔ وہ ہر ایک کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا اور باہر لے جاتا ہے۔

◄ تب چرواہا کیا کرتا ہے؟

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اپنے پورے گلے کو باہر نکالنے کے بعد وہ اُن کے آگے آگے چلنے لگتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہیں، کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ (یوحنا 4:10)

◄ چرواہا کیا کرتا ہے؟

وہ پورے گلے کو باہر نکال کر اُن کے آگے آگے چلنے لگتا ہے۔

◄ تب بھیڑیں کیا کرتی ہیں؟

وہ اُس کے پیچھے پیچھے پڑتی ہیں۔

◄ وہ کیوں اُس کے پیچھے پڑتی ہیں؟

وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔

◄ کیا چرواہا اُن کے پیچھے چل کر اُنہیں ہانکتا ہے؟

نہیں۔ وہ اُن کے آگے آگے چلتا ہے۔ فلسطین میں چرواہا ہمیشہ بھیڑوں کے آگے آگے چلتا ہے۔

کافی سال پہلے کا ذکر ہے کہ کچھ لوگ سفر کرکے فلسطین پہنچے۔ وہاں کسی گائڈ نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ چرواہا آگے آگے چلتا ہے۔ کچھ دنوں بعد اُن کی ملاقات ایک آدمی سے ہوا جو بھیڑوں کے پیچھے چل کر اُنہیں ہانک رہا تھا۔ مسافر دنگ رہ گئے۔ اُنہوں نے آدمی سے پوچھا کہ کیا فلسطین میں چرواہا بھیڑوں کے آگے آگے نہیں چلتا؟

اُس نے جواب دیا، ”جی ہاں، ہمارے ہاں ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے، مَیں چرواہا نہیں ہوں۔ مَیں تو قصائی ہوں۔“

◄ آگے چلنے میں کیا روحانی سبق ہے؟

- بھیڑوں کا چرواہے پر اِتنا ٹھوس بھروسا ہے کہ اُنہیں ہانکنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ خود بخود اُس کے پیچھے چلتی ہیں۔
- جہاں بھی ہم چلتے ہیں وہاں ہمارا چرواہا پہلے سے قدم رکھ چکا ہے۔ راستے میں چاہے دُکھ ہو یا سُکھ وہ پہلے سے وہاں قدم رکھ چکا ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے آگے آگے چلتا ہے۔

◄ اُس نے ہمارے آگے چل کر کیا دُکھ سہا ہے؟

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔
>
> (یوحنا 11:10)

اُس نے ہماری خاطر اپنی جان دی۔ اُس نے وہ سزا اُٹھائی جو ہمیں بُھگتنی تھی۔ گناہ ہمیں خدا سے جُدا کر دیتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی جنت میں داخل ہونے کے لائق نہیں ہے کیونکہ ہم سب گناہ گار ہیں۔ ہمارے گناہوں کو مٹانے کے لئے عیسیٰ مسیح نے صلیب پر ہماری جگہ سزا برداشت کی۔ اب سے جو بھیڑ اُس کے پیچھے چلتی ہے اُسے یہ سزا سہنی نہیں پڑتی۔صلیب پر چرواہے کی موت اُس کی بھیڑوں کے لئے زندگی کا باعث بن گئی۔

جب ہم مصیبت کی وادی میں سے گزرتے ہیں تو یہ بات ہمارے لئے تسلّی کا باعث ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے دُکھ سہا ہے۔ وہ ہمارا دُکھ سمجھتا ہے۔ ہر جگہ جہاں ہم چل رہے ہیں وہاں وہ پہلے ہی قدم رکھ چُکا ہے۔

◄ ہمارے آگے چل کر اُسے کیا سُکھ حاصل ہوا ہے؟

وہ جی اُٹھا اور آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ اِس وجہ سے ہمارا مستقبل ٹھوس اور پُراُمید ہے۔ کیونکہ جہاں وہ ہے وہاں ہم بھی آخر میں پہنچ کر سُکھ کی سانس لیں گے۔

◄ جو بھیڑیں چرواہے کی نہیں ہیں کیا وہ چرواہے کی سنتی ہیں؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

اُن کا اَور مالک ہے۔ پیدائشی اندھے کی مثال لیں۔عیسیٰ مسیح نے اُسے بُلا کر بحال کیا۔ تب وہ سیدھا اُس کے پیچھے چلنے لگا حالانکہ وہ شروع میں اُس کے

بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ یہ ایک راز ہے کہ اچھا چرواہا تمام بھیڑوں کو بُلاتا ہے لیکن سب اُس کے پیچھے چلنے نہیں لگتیں۔ صرف وہ جو اُس کی آواز سنتی ہیں اُس کے پیچھے ہو لیتی ہیں۔عیسیٰ مسیح کے دُشمن اُس کی بھیڑیں نہیں تھے۔ نہ وہ اُس کے نور میں چلتے تھے نہ اُس کی آواز سنتے تھے۔

◄ کیا آپ اُس کی آواز سنتے ہیں؟

ایک اَور بات: چرواہے کی بھیڑیں ہر کسی کے پیچھے نہیں چلتیں۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> لیکن وہ کسی اجنبی کے پیچھے نہیں چلیں گی بلکہ اُس سے بھاگ جائیں گی، کیونکہ وہ اُس کی آواز نہیں پہچانتیں۔ (یوحنا 5:10)

◄ وہ اجنبی کے پیچھے کیوں نہیں چلتیں؟

وہ اُس کی آواز نہیں پہچانتیں۔

کسی نے فلسطین کی ایک ندی پر تین چرواہے دیکھے جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ کچھ دیر بعد ایک اُٹھا اور اپنی بھیڑوں کو آواز دے کر چل پڑا۔ اُس کی اپنی بھیڑیں ایک دم اُس کے پیچھے ہو لیں۔ اِس کے بعد دوسرا چرواہا اپنی بھیڑوں کو پکار کر چلا گیا۔ اُس نے اُنہیں گننے کی تکلیف بھی نہ اُٹھائی۔ پھر بھی پورا گلّہ اُس کے پیچھے ہو لیا۔ تب مسافر نے تیسرے چرواہے سے کہا، ”مجھے اپنی پگڑی اور لاٹھی دے دو تو مَیں ہی اُنہیں بُلاؤں گا۔“ چرواہے نے اُسے یہ چیزیں دیں اور مسافر نے بھیڑوں کو آواز دی۔

◄ کیا وہ اُس کے پیچھے ہو لیں؟

بالکل نہیں۔ ایک بھی جانور اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

مسافر نے پوچھا، "کیا آپ کی بھیڑیں کبھی کسی اجنبی کے پیچھے ہو لیتی ہیں؟"

چرواہا بولا، "بے شک۔ جب کبھی کوئی بھیڑ بیمار پڑ جائے تو ہو سکتا ہے وہ کسی اجنبی کے پیچھے ہو لے۔" دوسری بات،

صحیح دروازے سے اندر آؤ

عیسیٰ مسیح نہ صرف اچھا چرواہا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ بھی ہے۔ اُس نے فرمایا،

> مَیں ہی دروازہ ہوں۔ جو بھی میرے ذریعے اندر آئے اُسے نجات ملے گی۔ وہ آتا جاتا اور ہری چراگاہیں پاتا رہے گا۔ (یوحنا 10:9)

- ◄ جو اِس دروازے میں جائے اُسے کیا ملے گا؟

اُسے نجات ملے گی۔

- ◄ یہاں نجات کا اثر بیان کیا گیا ہے۔ وہ کیا ہے؟

جسے نجات ملی ہے وہ آتا جاتا اور ہری چراگاہیں پاتا رہے گا۔

- ◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

اُسے ابدی زندگی ملے گی۔ اِس کا مطلب نہ صرف یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو گا۔ وہ اِس دُنیا میں بھی بھرپور زندگی پائے گا۔

- ◄ بھرپور زندگی کا کیا مطلب ہے؟

چرواہا اپنی بھیڑوں کو رات کے وقت باڑے میں محفوظ کر کے اُن کی نگہبانی کرتا ہے۔ صبح کو وہ اُنہیں باڑے سے نکال کر چراگاہوں میں لے جاتا ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ کہاں کہاں اچھی گھاس ملتی ہے، کہ زمین میں سے چشمے کہاں کہاں

اُبلتے ہیں۔ وہ اُنہیں زہریلے پودوں اور جنگلی جانوروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ بھیڑ کے لئے کیا کیا اچھا ہوتا ہے۔ یہی باتیں ہم پر بھی صادق آتی ہیں۔ جب اچھا چرواہا ہمارے آگے چلتا ہے تو ہم اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی ہمارا محافظ ہے۔ وہی وقت پر ہر ضرورت مہیا کرتا ہے۔

لیکن نجات کا ایک ہی دروازہ ہے— عیسیٰ مسیح جو ہمارا اچھا چرواہا ہے۔ ہمیں صرف اُسی دروازے سے داخل ہو کر نجات ملتی ہے۔ تیسری بات،

خاندانی رشتہ پاؤ

اچھا چرواہا کہاں تک اپنی بھیڑوں کی فکر کرتا ہے؟ عیسیٰ مسیح نے اِس کا صاف جواب دیا،

> اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔
>
> (یوحنا 11:10)

اگر جنگلی جانور آئے تو اچھا چرواہا اپنی جان دینے کو تیار ہے۔ مزدور ایسا نہیں ہوتا۔ بھیڑیا آیا تو مزدور اوجھل ہو گیا۔ عیسیٰ مسیح ایسا نہیں ہے۔ وہ نہ صرف اپنی جان دینے کو تیار تھا بلکہ اُس نے سچ مُچ اپنی جان دی۔

◄ اُس نے کیوں اپنی جان دی؟

اِس لئے کہ اُس کا اپنی بھیڑوں سے خاندان کا گہرا رشتہ ہے۔ وہ فرماتا ہے،

> مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور وہ مجھے جانتی ہیں، بالکل اُسی طرح جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں۔ (یوحنا 10:14-15)

◄ **عیسیٰ مسیح اپنی بھیڑوں کو کس طرح جانتا ہے؟**

اُس طرح جس طرح وہ خدا باپ کو جانتا ہے۔ جس طرح باپ کا عیسیٰ مسیح سے گہرا رشتہ ہے اُسی طرح عیسیٰ مسیح کا اپنی بھیڑوں سے رشتہ ہے۔ اِسی رشتے کی وجہ سے اُس نے اپنی جان دی۔

◄ **یہ کس طرح کا رشتہ ہے؟**

یہ خاندان کا رشتہ ہے۔ سب بھیڑوں کا ایک ہی باپ ہے—خدا باپ۔ سب بھیڑوں کا ایک ہی چرواہا ہے—عیسیٰ مسیح جو خدا باپ کا فرزند ہے۔ اِس لئے سب بھیڑیں بھائی بہن ہیں۔ چوتھی بات،

سب کو دعوت ہے

عیسیٰ مسیح نہ صرف یہودیوں کا چرواہا ہے۔ اُس نے فرمایا،

> میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس باڑے میں نہیں ہیں۔ لازم ہے کہ اُنہیں بھی لے آؤں۔ وہ بھی میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو گا۔ (یوحنا 10:16)

◄ **دوسری بھیڑیں کون ہیں؟**

دوسری بھیڑیں پوری دُنیا کی قومیں ہیں۔ عیسیٰ مسیح سب کو بُلا رہا ہے کہ آؤ اور میرے پیچھے ہو لو۔ میری بھیڑیں بنو۔ اِن میں مَیں اور آپ بھی شامل ہیں۔

◄ کیا آپ اُس کی بھیڑ ہیں؟

عیسیٰ مسیح پورے زور سے ہم کو بُلا رہا ہے۔ یہ اُس کی اپنی ہی مرضی ہے۔ وہ پکے ارادے سے اِس دُنیا میں نازل ہوا تاکہ ہمیں نجات دے۔ اُسے شروع ہی سے پتہ تھا کہ وہ اپنی جان دے گا۔ اُسے یہ بھی پتہ تھا کہ وہ دوبارہ جی اُٹھے گا اور آسمان پر اُٹھا لیا جائے گا۔ اُس نے اپنی ہی مرضی سے یہ راستہ اپنایا۔ اِس لئے اُس نے فرمایا،

> کوئی میری جان مجھ سے چھین نہیں سکتا بلکہ مَیں اُسے اپنی مرضی سے دے دیتا ہوں۔ مجھے اُسے دینے کا اختیار ہے اور اُسے واپس لینے کا بھی۔ (یوحنا 18:10)

◄ اُس نے یہ راستہ کیوں اختیار کیا؟

ایک ہی وجہ ہے: وہ اچھا چرواہا ہے۔ وہ ہمیں پیار کرتا ہے۔ اُسے ہماری فکر ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ہم سب گناہ گار ہیں۔ وہ نہیں کہتا کہ تُو نالائق ہے، دفع ہو جا۔ نہیں، وہ ہر ایک کو پیار سے بُلا کر فرماتا ہے کہ کیا تُو میری بھیڑ نہیں ہونا چاہتا؟ میرے پیچھے ہو لے تو تجھے ہری ہری چراگاہیں ملیں گی۔ جنت کی چراگاہیں۔ ابدی زندگی کے سرچشمے۔ وہاں تُو گناہ، مصیبت اور موت سے آزاد ہو کر سُکھ کی سانس لے گا۔ آؤ میرے پیچھے۔

عیسیٰ مسیح کی یہ باتیں سن کر بہتوں نے کہا کہ یہ بدروح کے قبضے میں ہے۔ یہ دیوانہ ہے۔ لیکن کچھ نے کہا کہ بدروح کے قبضے میں آدمی ایسی باتیں اور کام کس طرح کر سکتا ہے؟ اُس نے تو اندھے کی آنکھیں بحال کیں۔

دو ممکن راستے ہیں۔ آپ اُسے قبول کرکے اُس کی بھیڑ بن سکتے ہیں یا آپ اُسے رد کرکے اُس کی نجات سے محروم رہ سکتے ہیں۔ آپ کونسا راستہ چُنیں گے؟

انجیل، یوحنا 10:1-21

مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو دروازے سے بھیڑوں کے باڑے میں داخل نہیں ہوتا بلکہ پھلانگ کر اندر گھس آتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ لیکن جو دروازے سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ چوکیدار اُس کے لئے دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز سنتی ہیں۔ وہ اپنی ہر ایک بھیڑ کا نام لے کر اُنہیں بُلاتا اور باہر لے جاتا ہے۔ اپنے پورے گلے کو باہر نکالنے کے بعد وہ اُن کے آگے آگے چلنے لگتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چل پڑتی ہیں، کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ لیکن وہ کسی اجنبی کے پیچھے نہیں چلیں گی بلکہ اُس سے بھاگ جائیں گی، کیونکہ وہ اُس کی آواز نہیں پہچانتیں۔"

عیسیٰ نے اُنہیں یہ تمثیل پیش کی، لیکن وہ نہ سمجھے کہ وہ اُنہیں کیا بتانا چاہتا ہے۔

اِس لئے عیسیٰ دوبارہ اِس پر بات کرنے لگا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ بھیڑوں کے لئے دروازہ مَیں ہوں۔ جتنے بھی مجھ سے پہلے آئے وہ چور اور ڈاکو ہیں۔ لیکن بھیڑوں نے اُن کی نہ سنی۔ مَیں ہی دروازہ ہوں۔ جو بھی میرے ذریعے اندر آئے اُسے نجات ملے گی۔ وہ آتا جاتا اور ہری چراگاہیں پاتا رہے

گا۔ چور تو صرف چوری کرنے، ذبح کرنے اور تباہ کرنے آتا ہے۔ لیکن مَیں اِس لئے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں، بلکہ کثرت کی زندگی پائیں۔

اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ مزدور چرواہے کا کردار ادا نہیں کرتا، کیونکہ بھیڑیں اُس کی اپنی نہیں ہوتیں۔ اِس لئے جوں ہی کوئی بھیڑیا آتا ہے تو مزدور اُسے دیکھتے ہی بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ نتیجے میں بھیڑیا کچھ بھیڑیں پکڑ لیتا اور باقیوں کو منتشر کر دیتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ مزدور ہی ہے اور بھیڑوں کی فکر نہیں کرتا۔ اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور وہ مجھے جانتی ہیں، بالکل اُسی طرح جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں۔ اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ میری اَور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس باڑے میں نہیں ہیں۔ لازم ہے کہ اُنہیں بھی لے آؤں۔ وہ بھی میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی گلہ بان ہو گا۔

میرا باپ مجھے اِس لئے پیار کرتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اُسے پھر لے لوں۔ کوئی میری جان مجھ سے چھین نہیں سکتا بلکہ مَیں اُسے اپنی مرضی سے دے دیتا ہوں۔ مجھے اُسے دینے کا اختیار ہے اور اُسے واپس لینے کا بھی۔ یہ حکم مجھے اپنے باپ کی طرف سے ملا ہے۔“

اِن باتوں پر یہودیوں میں دوبارہ پھوٹ پڑ گئی۔ بہتوں نے کہا، ”یہ بدروح کی گرفت میں ہے، یہ دیوانہ ہے۔ اِس کی کیوں سنیں!“

لیکن اَوروں نے کہا، ”یہ ایسی باتیں نہیں ہیں جو بدروح گرفتہ شخص کر سکے۔ کیا بدروحیں اندھوں کی آنکھیں بحال کر سکتی ہیں؟“

سچی قربان گاہ

سردیوں کا موسم تھا۔ مخصوصیت کی عید کے باعث بیت المقدّس اور لوگوں کے گھر بے شمار چراغوں سے چمک دمک رہے تھے۔

◄ یہ کس قسم کی عید تھی؟

تقریباً دو سَو سال پہلے ایک پردیسی بادشاہ نے بیت المقدّس کی قربان گاہ پر بُت لگا کر اُس کی بے حرمتی کی تھی۔ یہ دیکھ کر یہودیوں نے اُس پر فتح پا کر قربان گاہ کو نئے سرے سے مخصوص کیا تھا۔ یہ عید اِسی مخصوصیت کی خوشی میں منائی جاتی تھی۔ ہم دیکھیں گے کہ اِس عید کا عیسیٰ مسیح سے گہرا تعلق ہے۔

عید کے دوران عیسیٰ مسیح بیت المقدّس میں آیا۔ جب وہ وہاں کے ایک برآمدے میں ٹہل رہا تھا تو لوگ اُسے گھیر کر کہنے لگے، "آپ ہمیں کب تک اُلجھن میں رکھیں گے؟ اگر آپ مسیح ہیں تو ہمیں صاف صاف بتا دیں۔" عیسیٰ مسیح نے جواب میں کیا کہا؟ پہلی بات،

میری نجات قبول کرو

◄ کیا عیسیٰ مسیح نے اپنے کام اور کلام سے ثابت نہیں کیا تھا کہ وہ المسیح ہے؟

ضرور۔

◄ تو یہ لوگ کیوں چاہتے تھے کہ وہ صاف صاف بتا دے کہ مَیں مسیح ہوں؟

جو کچھ عیسیٰ مسیح نے کیا تھا وہ اُن کے نزدیک ناکافی تھا۔ اُن کے خیال میں المسیح رومی دشمن کا جُوا توڑ کر یہودی قوم کو آزاد کرے گا۔ وہ ایک دُنیاوی حاکم چاہتے تھے، اِس لئے اُن کی آنکھیں عیسیٰ مسیح کے اصلی کردار کے لئے بند رہیں۔ وہ مانتے تو تھے کہ آنے والا مسیح شفا دے گا اور دوسرے معجزے کرے گا۔ لیکن وہ اِس بات کے لئے اندھے تھے کہ عیسیٰ مسیح کے آنے کا اوّل مقصد کیا تھا۔

◄ اوّل مقصد کیا تھا؟

اوّل مقصد یہ تھا کہ انسان کو نجات دے— گناہوں سے نجات۔

◄ یہ کیوں اُس کے آنے کا اوّل مقصد تھا؟

اپنے گناہوں کی وجہ سے ہم پاک خدا کے حضور منظور نہیں ہو سکتے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم گناہوں سے آزاد ہو جائیں۔ آج بھی اکثر لوگ عیسیٰ مسیح کے معجزے پسند کرتے ہیں۔ لیکن کم ہی اُس کا اوّل مقصد قبول کرتے ہیں۔ کم ہی اپنے گناہوں سے آزاد ہو کر خدا کے حضور منظور ہو جاتے ہیں۔ اِسی لئے عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> مَیں تم کو بتا چکا ہوں، لیکن تم کو یقین نہیں آیا۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں۔ لیکن تم ایمان نہیں رکھتے کیونکہ تم میری بھیڑیں نہیں ہو۔ (یوحنا 10:25-27)

◄ جو ایمان نہ لائے کیا وہ عیسیٰ مسیح کی بھیڑیں تھے؟

نہیں۔

◄ اِس سے ہم ایمان کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

ایمان اچھے چرواہے کے ساتھ رشتہ ہے—بھیڑ کا رشتہ جس کی آنکھیں ہمیشہ اپنے آقا کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ شاگرد وہ ہے جو اُس کی آواز سن کر اُس کے پیچھے چلتا ہے۔ سب نے اُس کا کلام اور اُس کے کام دیکھ لیا تھا۔لیکن سب ایمان نہ لائے۔ جو ایمان نہ لائے اُن کا اچھے چرواہے سے رشتہ پیدا نہ ہوا۔ اُن ہی کو عیسیٰ مسیح نے کہا کہ میری نجات قبول کرو۔ لیکن اُنھوں نے انکار کیا۔ دوسری بات،

میری حفاظت قبول کرو

اُس نے فرمایا،

> میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔ مَیں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے چلتی ہیں۔ مَیں اُنہیں ابدی زندگی دیتا ہوں، اِس لئے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔ کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔ (یوحنا 10:27-28)

◄ یہاں عیسیٰ مسیح کونسی تصویر استعمال کرتا ہے؟

چرواہے اور بھیڑوں کی تصویر۔ وہ اچھا چرواہا ہے۔

◄ اُس کی بھیڑیں کون ہیں؟

اُس پر ایمان لانے والے۔

◄ یہ بھیڑیں کیا کرتی ہیں؟

- وہ اُس کی آواز سنتی ہیں۔
- وہ اُس کے پیچھے چلتی ہیں۔

◄ چرواہا کیا کرتا ہے؟

- وہ اُنہیں جانتا ہے۔
- وہ اُنہیں ابدی زندگی دیتا ہے۔

◄ ابدی زندگی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

- اُس کی بھیڑیں کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔
- کوئی اُنہیں اُس کے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔ اُس کی بھیڑیں اُس کے ہاتھ میں ہیں۔ اِس لئے وہ محفوظ ہیں۔

عیسیٰ مسیح کی نجات پانے سے ہمیں ابدی حفاظت ملتی ہے۔ تیسری بات،

خدا باپ کی گارنٹی قبول کرو

جب عیسیٰ مسیح ہمارا چرواہا ہے تو ہمیں نجات اور حفاظت ملتی ہے۔ لیکن ہم کس طرح یقین رکھ سکتے ہیں کہ یہ حفاظت پکّی ہے؟ اب عیسیٰ مسیح اِس سوال کا جواب دیتا ہے،

> کیونکہ میرے باپ نے اُنہیں میرے سپرد کیا ہے اور وہی سب سے بڑا ہے۔ کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ مَیں اور باپ ایک ہیں۔ (یوحنا 10:29-30)

◄ کون ہماری حفاظت کی گارنٹی دیتا ہے؟

خدا باپ۔ اُسی نے بھیڑیں اپنے فرزند کے سپرد کی ہیں۔

◄ اُس کی گارنٹی کیوں ٹھوس ہے؟

اِس لئے کہ وہ سب سے بڑا ہے۔

◄ لیکن خدا باپ کیوں بھیڑوں کی گارنٹی دیتا ہے؟

اِس لئے کہ عیسیٰ مسیح اور باپ ایک ہیں۔ یوں اُن کا ایک ہی ارادہ اور ایک ہی کام ہے۔ یہ سن کر لوگ پتھر اُٹھانے لگے تاکہ اُسے سنگسار کریں۔

◄ وہ عیسیٰ مسیح کو کیوں قتل کرنا چاہتے تھے؟

عیسیٰ مسیح نے بھی یہی سوال پوچھا،

> مَیں نے تمھیں باپ کی طرف سے کئی الٰہی نشان دکھائے ہیں۔ تم مجھے اِن میں سے کس نشان کی وجہ سے سنگسار کر رہے ہو؟ (یوحنا 32:10)

◄ الٰہی نشان سے کیا مراد ہے؟

عیسیٰ مسیح کے معجزے الٰہی نشان تھے، کیونکہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ عیسیٰ مسیح کو خدا باپ سے بھیجا گیا ہے۔ اَن گنت معجزے ہوئے تھے جو صرف خدا کی طرف سے ہوسکتے تھے۔ یہی ظاہر کرتے تھے کہ وہ اور باپ ایک ہیں۔ کہ جو بھی وہ کر رہا ہے وہ خدا باپ کی طرف سے ہے۔

◄ اُس کے مخالفوں نے کیا جواب دیا؟

اُنھوں نے جواب دیا کہ تم نے کُفر بکا ہے۔ تم جو صرف انسان ہو اللّٰہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ یہ ایک سنجیدہ الزام تھا اِس لئے لازم ہے کہ ہم اُس پر غور کریں جو عیسیٰ مسیح کہنا چاہتا تھا۔

◄ خدا باپ اور عیسیٰ مسیح کس طرح ایک ہیں؟

- عیسیٰ مسیح کہنا چاہتا ہے کہ ارادے اور کام میں ہم ایک ہیں۔ مَیں خدا باپ کی مرضی کے علاوہ اَور کچھ نہیں کرتا۔ اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مَیں خدا باپ ہوں۔ ہم فرق ہیں اور ایک بھی ہیں۔ وہ خدا باپ ہے اور مَیں فرزند ہوں۔ اُسی نے مجھے دُنیا میں بھیجا تاکہ انسان کو نجات دوں۔
- عیسیٰ مسیح نہ صرف انسان ہے۔ وہ خدا کا فرزند ہے جس نے انسان بننے کا راستہ اختیار کیا تاکہ ہمیں نجات دے۔ یوں وہ خدا کا فرزند بھی ہے اور انسان بھی۔ انسان کی حیثیت سے اُس نے ہماری سزا برداشت کی تاکہ ہمارے گناہ مٹ جائیں۔ فرزند کی حیثیت سے وہ جی اُٹھا اور آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ یوں جو بھی اُس کی آواز سنے وہ اُس کے پیچھے چل کر ایک دن جی اُٹھے گا۔

یہی بات ہمیں نجات کی تسلّی دیتی ہے۔ ہمارے نیک کام ہمیں یہ تسلّی نہیں دلا سکتے کہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ خدا باپ ہی اِس کی گارنٹی ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ نجات کا جو کام مَیں نے اپنے فرزند کے وسیلے سے کیا وہ پکّا ہے۔ مَیں ہی اُس کی گارنٹی دیتا ہوں۔

عیسیٰ مسیح کے مخالف اُس کے معجزے قبول کر سکتے تھے۔ لیکن وہ یہ قبول نہیں کر سکتے تھے کہ ایسے معجزے صرف خدا کا فرزند کر سکتا ہے۔ آج تک بہت سے لوگ یہ بات قبول نہیں کر سکتے۔

◄ کیا آپ یہ قبول کر سکتے ہیں؟

اُس کی آواز سنو۔ خدا باپ کی گارنٹی قبول کرو۔ چوتھی بات،

اللہ کے فرزند کو قبول کرو

پھر بھی عیسیٰ مسیح نے مخالفوں کے ذہنوں کو کھولنے کی کوشش کی۔ اُس نے فرمایا،

> کیا یہ تمہاری شریعت میں نہیں لکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا، 'تم خدا ہو'؟ اُنہیں 'خدا' کہا گیا جن تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا گیا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کلامِ مُقدّس کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر تم کفر بکنے کی بات کیوں کرتے ہو جب مَیں کہتا ہوں کہ مَیں اللہ کا فرزند ہوں؟ (یوحنا 10:34-36)

◄ یہ کونسا حوالہ ہے جس کا ذکر عیسیٰ مسیح نے کیا؟

یہاں اُس نے ایک زبور کا ذکر کیا۔ وہاں لکھا ہے،

> بے شک مَیں نے کہا، "تم خدا ہو، سب اللہ تعالیٰ کے فرزند ہو۔ لیکن تم فانی انسان کی طرح مر جاؤ گے، تم دیگر حکمرانوں کی طرح گر جاؤ گے۔" (زبور 82:6)

◄ اِس زبور کا کیا مطلب ہے؟

شریعت کے یہودی اُستاد متفق تھے کہ خدا نے یہ بات اسرائیلی جماعت سے فرمائی تھی۔

◄ اسرائیلیوں کو کس طرح کہا جا سکتا تھا کہ تم اللہ کے فرزند ہو؟

اُن پر شریعت نازل ہوئی تھی اِسی لئے وہ خدا جیسے یعنی اُس کے فرزند تھے۔ شریعت نے اُنہیں یہ رُعب اور وقار دلا دیا تھا۔ لیکن اپنی نافرمانی کی وجہ سے

یہودی یہ رُعب اور وقار کھو بیٹھے تھے۔ اِس لئے زبور کہتا ہے کہ تم فانی انسان کی طرح مر جاؤ گے۔

◄ **عیسیٰ مسیح یہاں کیا کہنا چاہتا ہے؟**

جب شریعت نازل ہوئی تو تمہیں اِتنا رُعب ملا کہ اللّٰہ تعالیٰ کے فرزند کہا گیا۔ لیکن تم اِس لائق نہ رہے۔ اِسی لئے مَیں دُنیا میں آیا۔ ضروری تھا کہ خدا کا فرزند نازل ہو جائے تاکہ تم اچھے چرواہے کی بھیڑیں بن جاؤ۔ لازم تھا کہ خدا کا فرزند نازل ہو جائے تاکہ تم خدا کے خاندان میں شامل ہو جاؤ۔ پانچویں بات،

سچی قربان گاہ قبول کرو

عیسیٰ مسیح کی باتیں ہمیشہ بڑی گہرائیوں میں لے جاتی ہیں۔ اب اُس نے فرمایا،

> آخر باپ نے خود مجھے مخصوص کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔
>
> (یوحنا 36:10)

◄ **اِس کے پیچھے کیا خیال ہے؟**

مخصوصیت کی عید تھی۔ اُس پر یہ یاد کیا جاتا تھا کہ بےحرمتی کے بعد قربان گاہ کو نئے سرے سے مخصوص کیا گیا تھا۔ اب عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ مجھے ہی مخصوص کیا گیا ہے۔جس قربان گاہ کی مخصوصیت تم منا رہے ہو وہ اب بےمعنی ہے۔

◄ **کیوں؟**

قربان گاہ وہ انتظام تھا جس سے انسان کا خدا سے میل ملاپ ہو جاتا تھا۔ اُسی پر لوگ اپنی قربانیاں پیش کرتے تھے تاکہ اللّٰہ تعالیٰ اُن کے گناہ معاف کرے۔لیکن بیت المقدّس کی قربان گاہ حقیقت کا بس سایہ تھا۔ سایہ اصل کام

نہیں کر سکتا۔ وہ صرف اصل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کسی آدمی کا سایہ اُس آدمی کا کام نہیں کر سکتا۔ سائے کو دیکھ کر شاید ہی ہم آدمی کی شکل کا اندازہ لگا سکیں۔ نہ یہ سایہ سانس لے سکتا ہے نہ ہاتھ پاؤں ہلا سکتا ہے۔ اب عیسیٰ مسیح میں سائے کا اصل آ گیا تھا۔ وہ سچّی قربان گاہ ہے۔ اُسے مخصوص کر کے دُنیا میں بھیج دیا گیا تھا تاکہ اُس کی قربانی خدا سے حقیقی میل ملاپ پیدا کرے۔

◄ کیا لوگ یہ سن کر خوش ہوئے؟

نہیں۔ یہ سن کر اُنہوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔ ایک آخری بات،

کیا آپ کو یہ نجات ملی ہے؟

یروشلم میں رہنا مشکل ہو گیا تھا اِس لئے عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے ساتھ دریائے یردن کے پار اُس جگہ چلا گیا جہاں یحییٰ نبی شروع میں بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ وہاں بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

◄ لوگ کیوں اُس پر ایمان لائے؟

اُنہوں نے کہا،

> یحییٰ نے کبھی کوئی الٰہی نشان نہ دکھایا، لیکن جو کچھ اُس نے اِس کے بارے میں بیان کیا، وہ بالکل صحیح نکلا۔
>
> (یوحنا 41:10)

یہ لوگ پہلے اللّٰہ کے پیغمبر یحییٰ پر ایمان لائے تھے، اور اب اُنہوں نے دیکھا کہ ہر ایک بات جو یحییٰ نے عیسیٰ مسیح کے بارے میں فرمائی تھی صحیح نکلی ہے۔

◄ اِن میں اور عیسیٰ مسیح کے مخالفوں میں کیا فرق تھا؟

- کافی دیر سے یہ لوگ پہچان چکے تھے کہ اللہ، یحییٰ نبی کے وسیلے سے بات کر رہا ہے۔ اب اُنہوں نے یہی بات عیسیٰ مسیح میں پائی۔ اُنہوں نے اُس کی نجات اور حفاظت قبول کی۔ وہ جانتے تھے کہ یہ نجات پکّی ہے کیونکہ خدا باپ اِس کی گارنٹی دیتا ہے۔
- دوسروں نے عیسیٰ مسیح کی نجات قبول نہ کی۔ وہ اُس کی آواز نہیں سن سکتے تھے، اور اُس کی بھیڑیں نہ بنے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اُس کے سخت مخالف بن گئے۔

اب سوال یہ ہے: کیا آپ نے نجات پائی ہے؟ کیا آپ اچھے چرواہے کے پیچھے چل کر اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کو پورا یقین ہے کہ خدا باپ اِس نجات کی گارنٹی دیتا ہے؟ کیا آپ نے اُس کے فرزند کی قربانی قبول کی ہے؟

انجیل، یوحنا 10:22-42

سردیوں کا موسم تھا اور عیسیٰ بیت المُقدّس کی مخصوصیت کی عید بنام حنوکا کے دوران یروشلم میں تھا۔ وہ بیت المُقدّس کے اُس برآمدے میں پھر رہا تھا جس کا نام سلیمان کا برآمدہ تھا۔ یہودی اُسے گھیر کر کہنے لگے، ”آپ ہمیں کب تک اُلجھن میں رکھیں گے؟ اگر آپ مسیح ہیں تو ہمیں صاف صاف بتا دیں۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں، لیکن تم کو یقین نہیں آیا۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں۔ لیکن تم ایمان نہیں

رکھتے کیونکہ تم میری بھیڑیں نہیں ہو۔ میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔ مَیں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے چلتی ہیں۔ مَیں اُنہیں ابدی زندگی دیتا ہوں، اِس لئے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوں گی۔ کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا، کیونکہ میرے باپ نے اُنہیں میرے سپرد کیا ہے اور وہی سب سے بڑا ہے۔ کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔ مَیں اور باپ ایک ہیں۔"

یہ سن کر یہودی دوبارہ پتھر اُٹھانے لگے تاکہ عیسیٰ کو سنگسار کریں۔ اُس نے اُن سے کہا، "مَیں نے تمہیں باپ کی طرف سے کئی الٰہی نشان دکھائے ہیں۔ تم مجھے اِن میں سے کس نشان کی وجہ سے سنگسار کر رہے ہو؟"

یہودیوں نے جواب دیا، "ہم تم کو کسی اچھے کام کی وجہ سے سنگسار نہیں کر رہے بلکہ کفر بکنے کی وجہ سے۔ تم جو صرف انسان ہو اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔"

عیسیٰ نے کہا، "کیا یہ تمہاری شریعت میں نہیں لکھا ہے کہ اللہ نے فرمایا، 'تم خدا ہو'؟ اُنہیں 'خدا' کہا گیا جن تک اللہ کا یہ پیغام پہنچایا گیا۔ اور ہم جانتے ہیں کہ کلامِ مُقدّس کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر تم کفر بکنے کی بات کیوں کرتے ہو جب مَیں کہتا ہوں کہ مَیں اللہ کا فرزند ہوں؟ آخر باپ نے خود مجھے مخصوص کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ اگر مَیں اپنے باپ کے کام نہ کروں تو میری بات نہ مانو۔ لیکن اگر اُس کے کام کروں تو بے شک میری بات نہ مانو، لیکن

کم از کم اُن کاموں کی گواہی تو مانو۔ پھر تم جان لوگے اور سمجھ جاؤ گے کہ باپ مجھ میں ہے اور مَیں باپ میں ہوں۔“

ایک بار پھر اُنہوں نے اُسے گرفتار کرنے کی کوشش کی، لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے نکل گیا۔

پھر عیسیٰ دوبارہ دریائے یردن کے پار اُس جگہ چلا گیا جہاں یحییٰ شروع میں بپتسمہ دیا کرتا تھا۔ وہاں وہ کچھ دیر ٹھہرا۔ بہت سے لوگ اُس کے پاس آتے رہے۔ اُنہوں نے کہا، ”یحییٰ نے کبھی کوئی الٰہی نشان نہ دکھایا، لیکن جو کچھ اُس نے اِس کے بارے میں بیان کیا، وہ بالکل صحیح نکلا۔“ اور وہاں بہت سے لوگ عیسیٰ پر ایمان لائے۔

ابدی زندگی کیسے پاؤں

◄ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ موت کے بعد کیا ہو گا؟ کیا مَیں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوں گا؟ کیا مَیں جنت میں داخل ہونے لائق ہوں گا؟

انجیلِ شریف میں ہمیں اِس کا صاف جواب ملتا ہے کہ ہم کس طرح ابدی زندگی پا سکتے ہیں۔

یروشلم کے قریب ایک گاؤں تھا۔ اُس کا نام بیت عنیاہ تھا۔ گاؤں میں دو بہنیں اپنے بھائی کے ساتھ رہتی تھیں۔ بہنوں کے نام مرتھا اور مریم تھے، بھائی کا لعزر۔ تینوں عیسیٰ مسیح کے شاگرد تھے۔ وہ اُسے بہت عزیز رکھتے تھے۔ ایک دن بھائی بیمار پڑ گیا۔ جلد ہی پتہ چلا کہ یہ عام بیماری نہیں ہے، یہ مُہلک مرض ہے۔ لعزر کی حالت بگڑتی گئی تو بہنیں پریشان ہو گئیں۔ اب کیا کریں؟

تب بہنوں کو عیسیٰ مسیح کا خیال آیا۔ کیا اُس کے کہنے پر لاتعداد مریضوں کو شفا نہیں ملی تھی؟ کیا وہ مدد نہیں کرے گا؟ لیکن عیسیٰ مسیح وہاں نہیں تھا۔ وہ دُور، دریائے یردن کے پار خدمت انجام دے رہا تھا۔ پہنچنے میں تو ایک یا دو دن لگتے تھے۔ شاید لعزر اُتنے میں کوچ کر جائے۔ خوب کہا گیا ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ بہنوں نے اُمید کا یہ تنکا پکڑ کر پُھرتی سے اطلاع بھیجی کہ "خداوند، جسے آپ پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔" دونوں بہنوں کو ایک بات کا پورا یقین تھا: عیسیٰ مسیح ہماری سنتا ہے۔ عیسیٰ مسیح ہماری فکر کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمارے دُکھ اور سُکھ میں شریک ہوتا ہے۔

جب عیسیٰ مسیح کو یہ خبر ملی اُس وقت وہ خالی ہاتھ تو نہیں بیٹھا تھا۔ ہمیشہ کی طرح وہ اپنی خدمت میں مصروف تھا۔ مریض آتے جاتے تھے اور وہ بِھیڑ سے گھرا رہتا تھا۔

◄ لوگ کیوں اُس کا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے؟

اُس کا کردار اور تعلیم انوکھی تھی۔ لوگ سب کچھ چھوڑ کر بھاگ آتے تھے۔ یہ عام آدمی نہیں تھا۔ اُسے خاص اختیار حاصل تھا۔

جب عیسیٰ مسیح کو یہ خبر ملی تو اُس نے فرمایا،

> اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللّٰہ کے جلال کے واسطے ہوا ہے، تاکہ اِس سے اللّٰہ کے فرزند کو جلال ملے۔
>
> (یوحنا 4:11)

◄ اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے: اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا تھا ؟

وہ جانتا تھا کہ لعزر مرنے والا ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ وفات پائے گا۔ لیکن وہ موت کے قبضے میں نہیں رہے گا۔ وہ عیسیٰ مسیح کے کہنے پر دوبارہ زندہ ہو جائے گا۔

◄ اِس سے کس کو جلال ملے گا ؟

پہلے خدا باپ کو اور دوسرے اُس کے فرزند عیسیٰ مسیح کو۔ عیسیٰ مسیح لعزر کو زندہ کرے گا مگر اپنے آپ کو بڑا کرنے کے لئے نہیں۔ اِس کام سے خدا باپ کو جلال ملے گا۔ اِس سے ہم ایک اہم اُصول سیکھتے ہیں:

خدا کو جلال دو

◄ جلال دینے کا کیا مطلب ہے؟

جلال دینے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اُس کی عزت و احترام کریں۔ نہ صرف اپنی باتوں سے بلکہ اپنی زندگی سے بھی۔ ہر کام جو عیسیٰ مسیح کرتا وہ اِس لئے کرتا تھا کہ خدا باپ کو جلال ملے۔ اور کیا عجب۔ جو تعلق خدا باپ، فرزند اور روح القدس کے درمیان ہے وہ بہت گہرا ہے۔ اِس یگانگت کی بنا پر عیسیٰ مسیح کا ہر قدم، ہر سانس خدا باپ کا جلال بڑھانے کے لئے تھا۔

► **کیا آپ اپنی زندگی سے خدا کو جلال دیتے ہیں؟ یا کیا آپ کی زندگی کو دیکھ کر لوگوں کو گِھن آتی ہے؟**

اگر آپ کا ایمان سچا ہو تو آپ کی زندگی خود بہ خود اِس کی گواہی دے گی۔

شاگرد مسیح کی یہ بات سمجھ نہ پائے۔ وہ مطمئن ہوئے۔ اُنہوں نے سوچا، چلو بندہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ روانہ نہ ہوئے بلکہ دو اَور دن وہیں ٹھہرے رہے۔ پھر عیسیٰ مسیح نے فرمایا، ”آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔“ شاگرد دنگ رہ گئے۔

► **وہ کیوں دنگ رہ گئے؟**

وہ بولے، ”اُستاد، ابھی ابھی وہاں کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟“ وہ تو یروشلم شہر سے اِسی لئے چلے گئے تھے کہ وہاں کے بزرگ ناراض تھے۔ بزرگ اُستاد کو پکڑنا چاہتے تھے کیونکہ وہ نہیں مانتے تھے کہ وہ آنے والا المسیح ہے۔ ساتھ ساتھ اُنہیں یہ ڈر تھا کہ کہیں اِس سے ہماری اپنی کرسی ہل نہ جائے۔ کیسی بات۔ وہ سچائی کو قبول نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اُن کے لئے اُن کی اپنی عزت سب کچھ تھی۔

شاگرد پریشانی سے اُستاد کو تاکنے لگے۔ تب عیسیٰ مسیح نے اُنہیں ایک اَور بات سکھائی۔ یہ کہ

نور میں چلو

اُس نے فرمایا،

> کیا دن میں روشنی کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جو رات کے وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس کے پاس روشنی نہیں ہے۔ (یوحنا 11:9-10)

◄ **جو دن کے وقت چلتا ہے۔ دن کے وقت چلنے کا کیا مطلب ہے؟**

اب تک دن کا وقت ہے۔ دن کے وقت انسان چل پھر سکتا ہے۔ میرے باپ نے دن کا وقت بھی مقرر کیا ہے اور رات کا وقت بھی۔ مَیں دُنیا کا نور ہوں۔ جب تک مَیں ساتھ ہوں تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے عزیز، کیا آپ نے یہ نور پایا ہے؟ جو نور کے بغیر چلے وہ مختلف چیزوں سے ٹکراتا رہتا ہے۔ اُسے چوٹ لگتی رہتی ہے۔

◄ **چوٹ کیوں لگتی ہے؟**

اِس لئے کہ وہ خدا کا راستہ دیکھ نہیں سکتا۔ وہ کبھی بائیں طرف بھٹکتا ہے، کبھی دائیں طرف۔ جو راستہ سیدھا ابدی آرام تک لے جاتا ہے اُسے وہ نہیں دیکھتا۔

اب عیسیٰ مسیح نے ایک تیسری بات سکھائی:

اپنے ایمان کو بڑھنے دو

اُس نے کہا، "ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے جگا دوں گا۔"

شاگردوں نے کہا، "خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو بچ جائے گا۔" اگر وہ آرام سے سو رہا ہو تو اِس کا مطلب ہے بیماری گھٹنے والی ہے اور وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اُستاد نے اُنہیں صاف بتا دیا،

> لعزر وفات پا گیا ہے۔ اور تمہاری خاطر مَیں خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے وقت وہاں نہیں تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس کے پاس جائیں۔ (یوحنا 11:14-15)

◄ عیسیٰ مسیح کیوں خوش تھا؟

اِس لئے کہ شاگرد ایمان لائیں گے۔

◄ کیا وہ ایمان نہیں لائے تھے؟

ضرور۔ دیکھیں بات یہ ہے: جب ہم ایمان لاتے ہیں تو ہمارا ایمان بیج جیسا چھوٹا ہوتا ہے۔ اُسے بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ جڑ پکڑے، اُگ آئے اور بڑھتے بڑھتے پھل لائے۔ اُستاد خوش ہے کہ لعزر کے پاس جانے سے شاگرد کا کمزور ایمان مضبوط ہو جائے گا۔

شاید آپ کے دل میں ایمان کا یہ بیج ڈالا گیا ہے۔ کیا آپ اُسے بڑھنے دے رہے ہیں؟ کیا آپ روزانہ اپنی زندگی میں اُس کے نور اور اُس کی قوّت کا تجربہ کر رہے ہیں؟ اگر نہیں تو اُسے پکاریں۔ منت کریں کہ مجھے چھو دے۔ مجھ پر اپنی محبت اور اپنی طاقت اُنڈیل دے تاکہ میرا کمزور ایمان بڑھتا جائے، مضبوط ہوتا جائے۔

◄ کیا شاگرد خوش تھے؟

نہیں، اُن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ لیکن اِتنا اُنہوں نے سیکھ لیا تھا کہ اُستاد کے پیچھے چلنا ہی ہے چاہے خطرہ کتنا کیوں نہ ہو۔ توما بولا، "چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس کے ساتھ مر جائیں۔" توما یہ بات مذاق میں نہیں کہہ رہا تھا۔ سب جانتے تھے کہ یروشلم کے قریب آنا اپنی جان ہتھیلی پر رکھنے کے برابر ہے۔

وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ یہ گاؤں یروشلم کے قریب ہی تھا اِس لئے بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو تسلی دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اِس موقعے پر ایمان کا ایک اَور پہلو اُبھر آیا:

پورا بھروسا رکھو

مرتھا کو اطلاع ملی کہ اُستاد پہنچ کر باہر انتظار کر رہا ہے تو وہ اُسے ملنے گئی۔ لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ مرتھا نے کہا، "خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ لیکن مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔"

◄ اب دھیان دیں۔ مرتھا نے کیا دو باتیں کہیں؟

- پہلے، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔
- لیکن دوسری بات اِس سے بڑھ کر ہے۔ وہ بولی، مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔ مرتھا کا اپنے آقا پر بڑا ایمان ہے۔ وہ شکایت نہیں کرتی، کیونکہ اب بھی مرتھا کو اُس پر پورا بھروسا ہے۔

◄ مرتھا کو اِتنا پکّا بھروسا کیوں ہے؟

اُس نے پہچان لیا ہے کہ خدا باپ اُسے جو مانگے گا دے گا۔ عیسیٰ مسیح اپنی پوری زندگی سے خدا باپ کو جلال دے رہا ہے اِس لئے خدا باپ اُس کی سنتا ہے۔

عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔"

مرتھا نے جواب دیا، "جی، مجھے معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن جی اُٹھے گا، جب سب جی اُٹھیں گے۔"

تب عیسیٰ مسیح نے ایک چونکا دینے والی بات کہی،

> قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ (یوحنا 11:25-26)

◄ جو ایمان رکھے اُسے کیا حاصل ہو گا؟

زندگی۔ ابدی زندگی۔ مطلب ہے کہ

اُسے قبول کرو جو زندگی ہے

◄ قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ عیسیٰ مسیح اِس سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

ابدی زندگی اُسی کے ذریعے ملتی ہے۔ یہ کسی اَور سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اِسی لئے کہ ہم اپنی کوششوں سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ ہماری حالت کمزور ہے۔ ہم جو ناپاک ہیں اللہ کے حضور آ نہیں سکتے۔ ہماری سفارش کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، کیونکہ سفارش سے ہم پاک نہیں ہو جائیں گے۔ سفارش سے ہم وہ روحانی حالت نہیں پائیں گے جس سے ہم منظور ہو جائیں گے۔ یہی وجہ ہے

کہ عیسیٰ مسیح نے ہمارے واسطے اپنی جان دی۔ اُس نے اپنے اوپر وہ سزا لی جو ہمیں اُٹھانی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ اُس کے مرنے اور جی اُٹھنے کے بعد اُس نے روح القدس بھیج دیا جو سچے ایمان دار کے دل میں رہ کر اُسے تسلی اور ہدایت دیتا رہتا ہے۔ یہ چیزیں سفارش سے پیدا نہیں ہوتیں۔

◄ **لیکن اِس کا کیا مطلب ہے کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا؟ کیا وہ اِس دُنیا میں نہیں مرے گا؟**

یہاں دو سچائیاں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں، ایک جسمانی اور دوسری روحانی۔ جو اُس پر ایمان رکھے وہ اِس دُنیا میں رہتے ہوئے یہ ابدی زندگی پاتا ہے۔ کہہ لیں کہ ابدی زندگی کا بیج ایمان دار کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ جسم کتنا گھٹتا اور گلتا کیوں نہ جائے لیکن یہ بیج کبھی نہیں گلتا۔ یہ بیج بڑھتا جاتا ہے، روحانی پھل لاتا رہتا ہے اور آخر میں جب جسم گزر جائے ایمان دار کو خدا کے حضور لے جاتا ہے۔ یہی ہے ہماری ٹھوس اُمید۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔

اُستاد تو ماہر ڈاکٹر ہے۔ اُس نے مرتھا کے دل میں تیز نظر ڈال کر پوچھا، "مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا یقین ہے؟" اُسے ہمیشہ ہماری روحانی حالت کی فکر رہتی ہے۔

مرتھا نے جواب دیا، "جی خداوند، مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں آنا تھا۔"

بے شک مرتھا یہ باتیں پورے طور سے نہیں سمجھتی، مگر دیکھو اُس کا ایمان! وہ جواب دیتی ہے کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں۔ آپ وہی ہیں جسے ہمیں نجات دینے کے لئے آنا تھا۔ اب وہ واپس گھر میں کھسک گئی تاکہ چُپکے سے مریم کو بلائے۔ اُستاد کے

ساتھ رفاقت باقی لوگوں سے فرق تھی، گہری تھی۔ اُس کے حضور ہر پل قیمتی تھا۔ اِس لئے وہ تڑپ رہی تھی کہ ماتم کرنے والوں کے شور و غُل سے دُور ہو کر مریم کے ساتھ اپنے آقا کی دھوپ سینکے۔ اُس نے مریم سے کہا، اُستاد آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔

مریم ایک دم اُٹھ کھڑی ہوئی اور پُھرتی سے گاؤں سے باہر اُس جگہ گئی جہاں عیسیٰ مسیح ابھی تک تھا۔ اگر کوئی تسلی دے سکے تو اُس کا آقا۔ اگر کوئی بوجھ ہلکا کر پائے تو اُس کا آقا۔ دوسرے سب لوگ یہ دیکھ کر اُس کے پیچھے ہو لئے۔ اُنہیں لگ رہا تھا کہ مریم قبر پر جا رہی ہے۔عیسیٰ مسیح کو دیکھتے ہی وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی اور بولی، "خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔" وہ پھوٹ کر رونے لگی۔ دوسرے ہم دردی سے ساتھ ساتھ رونے لگے۔

ہائے، موت کتنی تلخ ہے۔ ایک لمحے میں انسان اِس دُنیا اور تمام عزیزوں سے جُدا ہو جاتا ہے۔ نہ وہ روپئے پیسے، نہ جوتے کپڑے اپنے ساتھ لے سکتا ہے۔ تنہا ہی وہ کوچ کر جاتا ہے۔ تب کیا ہو گا؟ دوسری طرف اُس کے عزیز بیٹھے رو پڑتے ہیں۔ اُن کا دل چھد جاتا ہے۔ کون یہ پیاری جان واپس لائے گا؟

عیسیٰ مسیح کو بڑی رنجش ہوئی۔ اُس نے پوچھا، تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا، آئیں، دیکھ لیں۔

تب عیسیٰ مسیح رو پڑا۔

◄ یہ ہمیں اُس کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

ہم انسان اُسے اِتنے پیارے ہیں کہ وہ ہمارے ہر دُکھ سُکھ میں شریک ہوتا ہے۔ جب ہم خوش ہوں تو وہ بھی خوش، جب ہم روئیں تو وہ بھی روتا ہے۔

لوگ یہ دیکھ کر کافی متاثر ہوئے۔ ”دیکھو، وہ اُسے کتنا عزیز تھا،“ اُنہوں نے کہا۔ لیکن کچھ نے کہا، ”اِس آدمی نے اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا سکتا تھا؟“

تب عیسیٰ مسیح دوبارہ رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ یہ ایک خاص قبر تھی۔ ایک غار جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ عیسیٰ مسیح بولا، ”پتھر کو ہٹا دو۔“

مرتھا بولی، ”خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔“

یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی سب کے سامنے مُردہ لگے مگر کچھ گھنٹوں کے بعد دوبارہ حرکتیں کرنے لگے۔ دل دھڑکنے لگتا، سانس چل پڑتی ہے۔ یہاں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ چار دن کے بعد لعزر پکّا مُردہ تھا۔

اِس کا ایک اَور پہلو ہے: پہلے مرتھا تو عیسیٰ مسیح کی بات مان گئی تھی کہ وہ قیامت اور زندگی ہے، کہ وہ ابدی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ لیکن اب قبر کی نظر میں اُس کا یہ یقین ماند پڑ گیا۔ کیا عیسیٰ مسیح سچ مچ لعزر کو جِلا سکتا ہے؟

عیسیٰ مسیح نے اُس سے کہا، ”کیا مَیں نے تجھے نہیں بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟“ تب اُنہوں نے پتھر کو منہ سے ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ مسیح نے اپنی نظر اُٹھا کر کہا، ”اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ مَیں تو جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔“ پھر وہ زور سے پکار اُٹھا، ”لعزر، نکل آ!“

◄ پھر کیا ہوا؟

مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ اور پاؤں پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ مسیح نے اُن سے کہا، "اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔"

لعزر کی بہنیں کتنی خوش ہوئی ہوں گی! اُن کا بھائی موت کی دُنیا سے واپس آ گیا تھا! اِس پورے سلسلے سے ہم ایک مرکزی بات سیکھتے ہیں۔

► کیا سیکھتے ہیں؟

یہ کہ عیسیٰ مسیح زندگی کا منبع ہے۔ وہی جی اُٹھنے کا وسیلہ ہے۔ شاید لعزر بوڑھا ہو گیا۔ تو بھی اُسے دوبارہ مرنا ہی تھا۔ لیکن لعزر کے اندر ابدی زندگی کا وہ بیج تھا جو عیسیٰ مسیح نے اُس میں ڈال دیا تھا۔ اِس دُنیا سے کوچ کر جانے کے بعد یہ بیج اُسے اُٹھا کر اُس کے آقا کے پاس لے گیا۔

► کیا آپ کو یہ اُمید ہے؟ کیا یہ بیج آپ کے اندر ہے؟ کیا آپ پکّے جانتے ہیں کہ یہ بیج آپ کو مرنے کے بعد عیسیٰ مسیح کی گود میں لے جائے گا جہاں آپ اِس دُنیا کی تگ و دو سے آزاد ہو کر سکون اور اطمینان سے بسیں گے؟

ایک آخری پہلو ہے جس پر ہمیں دھیان دینا ہے: یہ کام دیکھ کر سب خوش نہ ہوئے۔ کچھ اُس کے خلاف ہوئے۔ آئیے ہم دیکھیں

انکار کرنے والوں کا جواب

یہ معجزہ دیکھ کر بہت سے لوگ عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے۔ مطلب ہے وہ مان گئے کہ یہی نجات دینے والا المسیح ہے۔ کوئی اَور ایسا معجزہ نہیں کر سکتا۔ لیکن کچھ نے بزرگوں کے پاس جا کر اُنہیں اطلاع دی کہ کیا ہوا ہے۔

◄ کیا بزرگ خوش ہوئے کہ ایسا معجزہ ہوا ہے؟

نہیں۔ وہ آپس میں کہنے لگے، "ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی بہت سے الٰہی نشان دکھا رہا ہے۔ اگر ہم اُسے کُھلا چھوڑیں تو آخرکار سب اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر رومی آ کر ہمارے بیت المُقدّس اور ہمارے ملک کو تباہ کر دیں گے۔"

◄ یہ لوگ کیوں خوش نہیں تھے؟

اُنہیں کوئی پرواہ نہیں تھی کہ معجزہ ہوا ہے۔ اُنہیں صرف یہ فکر تھی کہ ہماری عزت کم ہو جائے گی۔ وہ تو رومی سرکاری افسروں کے ساتھ ملے جُلے تھے۔ لوگ عیسیٰ مسیح کا اختیار مانیں تو ہو سکتا ہے کہ رومی سرکار ناراض ہو کر بیت المقدّس اور ملک کو نیست و نابود کریں۔

تب امامِ اعظم بول اُٹھا۔ اُس کا نام کائفا تھا۔ اُس نے کہا، "آپ کچھ نہیں سمجھتے اور اِس کا خیال بھی نہیں کرتے کہ اِس سے پہلے کہ پوری قوم ہلاک ہو جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔"

اُس کا مطلب تھا کہ عیسیٰ مسیح کو ختم کرنا چاہئے، اِس سے پہلے کہ پورا ملک ختم ہو جائے۔ لیکن حقیقت میں خدا اُس کے وسیلے سے پیش گوئی کر رہا تھا۔ عیسیٰ مسیح اُن سب کے لئے مرے گا جو اُس پر ایمان لائیں گے، یہودیوں کے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔

اُس دن سے وہ پکّے ارادے کے ساتھ عیسیٰ مسیح کو قتل کرنے کی سازشیں کرنے لگے۔ کتنی عجیب بات! ایک طرف عیسیٰ مسیح نے ایک مُردے کو زندگی دی۔ دوسری طرف لوگ یہ دیکھ کر اُسے موت کے گھاٹ اُتارنے کی سازشیں کرنے

لگے۔ ایک طرف ابدی زندگی کی کُھلی دعوت، دوسری طرف قتل و غارت کا پکّا ارادہ۔ ایک طرف اپنی جان دینے کی تیاری، دوسری طرف اپنی کُرسی مضبوط کرنے کی سیاست۔

◄ سوال یہ ہے: آپ عیسیٰ مسیح کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟

شاید آپ مانیں کہ عیسیٰ مسیح اچھا انسان ہے۔ یہ کافی نہیں ہے۔ اِس سے آپ کو ابدی زندگی نہیں ملے گی۔ سچے ایمان کی ضرورت ہے۔ وہ ایمان جو اپنی زندگی سے خدا کو جلال دے کر نور میں چلتا ہے۔ ایسا ایمان بڑھتا رہتا ہے، اپنے آقا پر پورا بھروسا رکھتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ابدی زندگی کا بیج اپنے اندر پاتا ہے۔ وہ ابدی زندگی جو صرف عیسیٰ مسیح دے سکتا ہے۔

انجیل، یوحنا 11:1-54

لعزر کی موت

اُن دنوں میں ایک آدمی بیمار پڑ گیا جس کا نام لعزر تھا۔ وہ اپنی بہنوں مریم اور مرتھا کے ساتھ بیت عنیاہ میں رہتا تھا۔ یہ وہی مریم تھی جس نے بعد میں عیسیٰ مسیح پر خوشبو اُنڈیل کر اُس کے پاؤں اپنے بالوں سے خشک کئے تھے۔ اُسی کا بھائی لعزر بیمار تھا۔ چنانچہ بہنوں نے عیسیٰ کو اطلاع دی، ”خداوند، جسے آپ پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔“

جب عیسیٰ کو یہ خبر ملی تو اُس نے کہا، "اِس بیماری کا انجام موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کے جلال کے واسطے ہوا ہے، تاکہ اِس سے اللہ کے فرزند کو جلال ملے۔"

عیسیٰ مرتھا، مریم اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ توبھی وہ لعزر کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد دو دن اَور وہیں ٹھہرا۔ پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے بات کی، "آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔"

شاگردوں نے اعتراض کیا، "اُستاد، ابھی ابھی وہاں کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا دن میں روشنی کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ لیکن جو رات کے وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس کے پاس روشنی نہیں ہے۔" پھر اُس نے کہا، "ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے جگا دوں گا۔"

شاگردوں نے کہا، "خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو وہ بچ جائے گا۔"

اُن کا خیال تھا کہ عیسیٰ لعزر کی فطری نیند کا ذکر کر رہا ہے جبکہ حقیقت میں وہ اُس کی موت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ اِس لئے اُس نے اُنہیں صاف بتا دیا، "لعزر وفات پا گیا ہے۔ اور تمہاری خاطر مَیں خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے وقت وہاں نہیں تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس کے پاس جائیں۔"

توما نے جس کا لقب جُڑواں تھا اپنے ساتھی شاگردوں سے کہا، ”چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس کے ساتھ مر جائیں۔“

عیسیٰ قیامت اور زندگی ہے

وہاں پہنچ کر عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن ہو گئے ہیں۔ بیت عنیاہ کا یروشلم سے فاصلہ تین کلو میٹر سے کم تھا، اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی کے بارے میں تسلی دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

یہ سن کر کہ عیسیٰ آ رہا ہے مرتھا اُسے ملنے گئی۔ لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔ مرتھا نے کہا، ”خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ لیکن مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو جو بھی مانگیں گے دے گا۔“

عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔“

مرتھا نے جواب دیا، ”جی، مجھے معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن جی اُٹھے گا، جب سب جی اُٹھیں گے۔“

عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔ اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا یقین ہے؟“

مرتھا نے جواب دیا، ”جی خداوند، مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں آنا تھا۔“

عیسیٰ روتا ہے

یہ کہہ کر مرتھا واپس چلی گئی اور چپکے سے مریم کو بُلایا، ”اُستاد آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔“ یہ سنتے ہی مریم اُٹھ کر عیسیٰ کے پاس گئی۔ وہ ابھی گاؤں کے باہر اُسی جگہ ٹھہرا تھا جہاں اُس کی ملاقات مرتھا سے ہوئی تھی۔ جو یہودی گھر میں مریم کے ساتھ بیٹھے اُسے تسلی دے رہے تھے، جب اُنہوں نے دیکھا کہ وہ جلدی سے اُٹھ کر نکل گئی ہے تو وہ اُس کے پیچھے ہو لئے۔ کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ماتم کرنے کے لئے اپنے بھائی کی قبر پر جا رہی ہے۔

مریم عیسیٰ کے پاس پہنچ گئی۔ اُسے دیکھتے ہی وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی اور کہنے لگی، ”خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔“

جب عیسیٰ نے مریم اور اُس کے ساتھیوں کو روتے دیکھا تو اُسے بڑی رنجش ہوئی۔ مضطرب حالت میں اُس نے پوچھا، ”تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”آئیں خداوند، اور دیکھ لیں۔“

عیسیٰ رو پڑا۔ یہودیوں نے کہا، ”دیکھو، وہ اُسے کتنا عزیز تھا۔“

لیکن اُن میں سے بعض نے کہا، ”اِس آدمی نے اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا سکتا تھا؟“

لعزر کو زندہ کر دیا جاتا ہے

پھر عیسیٰ دوبارہ نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ قبر ایک غار تھی جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ عیسیٰ نے کہا، ”پتھر کو ہٹا دو۔“

لیکن مرحوم کی بہن مرتھا نے اعتراض کیا، "خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔"

عیسیٰ نے اُس سے کہا، "کیا مَیں نے تجھے نہیں بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟" چنانچہ اُنہوں نے پتھر کو ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھا کر کہا، "اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ مَیں تو جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔" پھر عیسیٰ زور سے پکار اُٹھا، "لعزر، نکل آ!" اور مُردہ نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ اور پاؤں پٹیوں سے بندھے ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، "اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔"

عیسیٰ کے خلاف منصوبہ بندی

اُن یہودیوں میں سے جو مریم کے پاس آئے تھے بہت سے عیسیٰ پر ایمان لائے جب اُنہوں نے وہ دیکھا جو اُس نے کیا۔ لیکن بعض فریسیوں کے پاس گئے اور اُنہیں بتایا کہ عیسیٰ نے کیا کِیا ہے۔ تب راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہودی عدالتِ عالیہ کا اجلاس منعقد کیا۔ اُنہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا، "ہم کیا کر رہے ہیں؟ یہ آدمی بہت سے الٰہی نشان دکھا رہا ہے۔ اگر ہم اُسے کھلا چھوڑیں تو آخرکار سب اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پھر رومی آ کر ہمارے بیت المُقدّس اور ہمارے ملک کو تباہ کر دیں گے۔"

اُن میں سے ایک کائفا تھا جو اُس سال امامِ اعظم تھا۔ اُس نے کہا، ”آپ کچھ نہیں سمجھتے اور اِس کا خیال بھی نہیں کرتے کہ اِس سے پہلے کہ پوری قوم ہلاک ہو جائے بہتر یہ ہے کہ ایک آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔“ اُس نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کی تھی۔ اُس سال کے امامِ اعظم کی حیثیت سے ہی اُس نے یہ پیش گوئی کی کہ عیسیٰ یہودی قوم کے لئے مرے گا۔ اور نہ صرف اِس کے لئے بلکہ اللہ کے بکھرے ہوئے فرزندوں کو جمع کر کے ایک کرنے کے لئے بھی۔

اُس دن سے اُنہوں نے عیسیٰ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اِس لئے اُس نے اب سے علانیہ یہودیوں کے درمیان وقت نہ گزارا، بلکہ اُس جگہ کو چھوڑ کر ریگستان کے قریب ایک علاقے میں گیا۔ وہاں وہ اپنے شاگردوں سمیت ایک گاؤں بنام افرائیم میں رہنے لگا۔

خوشبو یا بدبو؟

سپھل زندگی کا راز

ہر انسان کے دل میں ایک گہری خواہش ہوتی ہے۔ خواہش کیا ہے؟ یہ کہ میری زندگی سپھل ہو، میرا جیون کامیاب نکلے۔ میری زندگی کس طرح کامیاب ہوسکتی ہے؟ یوحنا 12 میں اِس کا عجیب و غریب جواب ملتا ہے۔ ایک جواب جو عام سوچ سے کہیں دُور ہے۔ آئیے ہم اِس پر غور کریں۔

لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کرنے کے بعد عیسیٰ مسیح لعزر کے گاؤں بنام بیت عنیاہ سے چلا گیا تھا۔

- وہ کیوں چلا گیا تھا ؟

اُس کے مخالف یہ معجزہ دیکھ کر خوش نہیں تھے۔ اِس کے اُلٹ وہ اُس کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ عیسیٰ مسیح اُن کے منصوبے جانتا تھا اِس لئے وہ چلا گیا۔ اُسے معلوم تو تھا کہ اُسے پکڑا جائے گا۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اب تک خدمت کے کچھ دن باقی رہ گئے ہیں۔

یہ بات ذہن میں رکھ کر وہ کچھ دیر کے لئے کہیں اَور خدمت کرنے لگا۔ لیکن ایک دن وہ دوبارہ بیت عنیاہ پہنچا۔ یہ خبر سوکھے ہوئے جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ گاؤں کے لوگ اِتنے خوش ہوئے کہ اُنہوں نے عیسیٰ مسیح کو دعوت دے کر کھانے کا خاص انتظام کیا۔

اب دھیان دیں: یہ دعوت لعزر کی طرف سے نہیں تھی۔ کسی اَور نے اپنے گھر میں یہ انتظام کروایا۔ تو بھی مرتھا آ کر مدد کرنے میں جُٹ گئی۔ یہ بات ہمیں ایک اہم سبق سکھاتی ہے۔ یہ کہ

مرتھا کا سا جوش اپناؤ

► مرتھا کیوں عیسیٰ مسیح کی خدمت کرنے لگی حالانکہ یہ ضیافت اُس کے اپنے گھر میں نہیں تھی؟

جسے عیسیٰ مسیح کی محبت پکڑ کر شاگرد بنا لیتی ہے وہ خوشی سے خدمت کرتا ہے۔ اُسے اپنی ہی عزت کی فکر نہیں رہتی۔

► تو مرتھا اِتنے جوش سے کیوں اِس خدمت میں لگ گئی؟

اِس لئے کہ وہ عیسیٰ مسیح کے لئے شدید محبت محسوس کرتی تھی۔ کوئی بھی کام بوجھ نہیں لگتا تھا۔

ایک عورت کا ذکر ہے جو اپنے شوہر سے نفرت رکھتی تھی۔ وہ ہر فرض ادا تو کرتی تھی، مگر بڑی مشکل سے۔ مثال کے طور پر بیوی کو روزانہ چھ بجے صبح تک اُس کا ناشتہ تیار رکھنا تھا۔ اِس قسم کا کام اُسے ہمیشہ ظُلم اور زیادتی لگتا تھا اور وہ اُس کے تحت کُڑھتی رہتی تھی۔

ایک دن شوہر وفات پا گیا، اور ہوتے ہوتے عورت کی کسی اَور سے شادی ہوئی۔ نیا شوہر حلیم تھا، اور اُن کا آپس میں پیار بڑھتا گیا۔ ایک دن بیوی کو الماری سے ایک پرانی کاپی ملی جس میں پرانے شوہر کے تمام حکم درج تھے۔ اُس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بیوی کو ہر صورت میں 6 بجے صبح تک بریک فاسٹ تیار رکھنا ہے۔ تب عورت کو ایک

عجیب سی بات محسوس ہوئی۔ اُس نے سوچا، اب بھی مَیں اپنے شوہر کے لئے صبح 6 بجے ناشتہ بناتی ہوں۔ اب بھی مَیں یہ سارے حکم پورے کرتی ہوں۔ لیکن مَیں نے کبھی بھی دقت محسوس نہ کی۔ اب تو مَیں اِس سے زیادہ مشکل کام کرتی ہوں۔

◄ آپ کا کیا خیال ہے۔ اُس نے کیوں کبھی دقت محسوس نہیں کی تھی؟

اِس لئے کہ بیوی اپنے نئے شوہر سے شدید محبت رکھتی تھی۔ محبت کے باعث کوئی بھی کام مشکل نہیں لگتا تھا۔

دیکھو، مرتھا اُس عورت کی طرح تھی: وہ اپنے آقا کو اِتنی پیار کرتی تھی کہ کسی بھی کام میں دقت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اب تو وہ یہ کام کرتے وقت بڑی خوشی محسوس کرتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ دوسرے کے گھر میں گئی تا کہ اپنے آقا کی خدمت کرے۔

یہی عیسیٰ مسیح اور شریعت میں فرق ہے: شریعت ہمیں بتاتی رہتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اور ہم جانتے بھی ہیں کہ اُس کے حکم صحیح ہیں۔ لیکن ہم ہمیشہ کُڑھتے رہتے ہیں۔ اِس کے مقابلے میں جب عیسیٰ مسیح ہمارے دلوں میں بستا ہے تو ہم یہ حکم خوشی سے سرانجام دیتے ہیں۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ اُس کی محبت اور حضوری ہمارے اندر رہتی ہے۔ تب ہم خود بخود یہ کام کرنا چاہتے ہیں، اور ہم دُکھ محسوس کرتے ہیں جب کبھی اِس میں فیل ہو جاتے ہیں۔

◄ کیا آپ کے دل میں یہ محبت بستی ہے؟ کیا عیسیٰ مسیح آپ کے دل میں بستا ہے؟

جب وہ ہمارے دل میں بستا ہے تو ہمیں سچ مچ آزادی حاصل ہے—وہ آزادی جو صرف اور صرف انجیل کی خوش خبری سے ملتی ہے۔

لعزر بھی کھانے میں شریک تھا۔ اب تک وہ لوگوں کے دھیان کا مرکز رہا تھا۔ اب تک سب حیران تھے کہ کفن میں لپٹا ہوا یہ آدمی کس طرح قبر میں سے نکلا تھا۔ تب ایک واقعہ ہوا جو ہمیں ایک اَور سبق سکھاتا ہے۔ یہ کہ

مریم جیسے دیوانہ ہو جاؤ

اچانک لعزر اور مرتھا کی بہن مریم کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ بے چین تھی۔ اُس کے ہاتھ میں نہایت قیمتی عطر کا عطردان تھا۔ اُس نے سارے مہمانوں کے سامنے عطردان کا منہ توڑ کر پورا عطر اُستاد پر اُنڈیل دیا۔ پھر پاؤں پر ٹپکتے تیل کو اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کیا۔

میزبان ہکا بکا رہ گئے۔ یہ کیسی حرکت تھی؟ ہاں، یہ تھی کیسی حرکت؟ یہاں کی طرح خواتین اپنے بالوں کو کھُلے کبھی نہیں رکھتی تھیں۔ پھر کسی کے پاؤں کو اپنے بالوں سے پونچھنا—ایسی حرکت کوئی نہیں کرتا تھا۔ غلام بھی ایسی حرکت نہیں کرتے تھے۔ لیکن مریم کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

◄ مریم کو پرواہ کیوں نہیں تھی؟

ایسا کام صرف وہ کرتا ہے جو کسی کے بارے میں اِتنا پاگل ہے کہ اُسے دوسروں کی پرواہ ہی نہیں رہتی۔ ایک اَور موقعے پر مریم عیسیٰ مسیح کی باتوں سے اِس قدر متاثر ہوئی تھی کہ مرتھا کو اُسے جھڑکی دینی پڑی تھی۔ کیونکہ اُستاد

کی باتوں کے جادو میں آ کر وہ میزبانوں کی خدمت کرنا بھول گئی تھی۔ عیسیٰ مسیح کی حضوری یوں اُس کے دماغ پر بیٹھ گئی تھی کہ وہ ہِل بھی نہیں سکتی تھی۔

◄ کیا آپ عیسیٰ مسیح کے باعث اِس طرح پاگل ہو گئے ہیں؟

ایک اَور بات مریم کے ذہن میں ضرور تھی۔ اسرائیل میں تین قسم کے لوگوں کے سر پر تیل اُنڈیلا جاتا تھا—بادشاہ پر، نبی پر اور امام پر۔

◄ تیل کیوں اُن کے سر پر اُنڈیلا جاتا تھا؟

اِس سے اُنہیں اپنی خدمت کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا۔ المسیح کا مطلب ہی یہ ہے یعنی وہ جسے مسح کیا گیا ہے، جس پر تیل اُنڈیل دیا گیا ہے، جو خدا سے ایک خاص کام کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

مریم کو یقین تھا کہ عیسیٰ مسیح یہ سب کچھ ہے: وہ میرا بادشاہ، میرا نبی، میرا امام ہے۔ اُسے یقین تھا کہ یہی المسیح ہے، وہ ہستی جو مجھے میرے گناہوں سے رِہا کرے گا۔ جو مجھے فردوس میں داخل ہونے کے قابل بنا دے گا۔

اِسی ہستی کے سامنے ہم کس طرح ٹھنڈے دل کھڑے رہ سکتے ہیں؟ جب ہم عیسیٰ مسیح کے پکے شاگرد ہو جاتے ہیں تب ہم پاگل ہو جاتے ہیں۔ تب اُس کے پاؤں میں جُھک کر اپنے بالوں سے اُنہیں پونچھنا عجیب یا نامناسب نہیں لگتا۔ ہم اِس سے ایک تیسرا سبق بھی سیکھتے ہیں، یہ کہ

اپنی حرکتوں سے خوشبو پھیلاؤ

جب مریم نے عطر اُنڈیل دیا تو خوشبو گھر کے کونے کونے تک پہنچ گئی۔ مریم کی یہ حرکت چھپی نہ رہی۔ وہ سب پر ظاہر ہوئی۔

◄ ہم اِس سے اپنے لئے کیا سیکھ سکتے ہیں؟

جب ہم عیسیٰ مسیح کے باعث پاگل ہو جاتے ہیں تو اِس کی خوشبو پوری دُنیا میں پھیل جاتی ہے۔

◄ کیا آپ اِس طرح پاگل ہو گئے ہیں کہ آپ سے خوشبو پھیل رہی ہے؟ یا کیا آپ کی بدبو لوگوں کو بھگا دیتی ہے؟

◄ دوسرا سوال، کس طرح پتہ چلتا ہے کہ ہم سے خوشبو پھیلتی ہے؟

اِس سے کہ ہم مسیح کے پاؤں پونچھ دیتے ہیں۔ دھیان دیں کہ مریم نے سر کو نہیں پونچھ دیا بلکہ پاؤں کو۔

◄ مریم نے کیوں سر کو نہیں بلکہ پاؤں کو پونچھ دیا؟

پونچھنے کا یہ کام حلیمی کا کام ہے۔ جو یہ کام کرتا ہے وہ اپنے آپ کو سر کو پونچھنے کے لائق نہیں سمجھتا۔

کچھ پھول دیکھنے میں بہت اچھے لگتے ہیں لیکن اُن کی خوشبو نہیں ہوتی۔ بہت سے ایمان دار ایسے پھیکے ہوتے ہیں۔ اُن سے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ عیسیٰ مسیح کے شاگرد ہیں۔

◄ کیوں؟

اُنہوں نے کبھی اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں نہیں پونچھے۔ ایسے لوگوں کا ایمان بے معنی ہے۔

◄ پاؤں پونچھنا اِتنا مشکل کیوں ہوتا ہے؟

پاؤں گندے راستوں پر چلتے ہیں، اِس لئے وہ دھول اور گند سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے قدیم زمانے میں لوگ کسی کے پاؤں کو دھو کر پونچھنے سے اپنی حلیمی ظاہر کرتے تھے، ساتھ ساتھ وہ دوسرے کی خاص عزت کرتے تھے۔

- تو آج ہم کس طرح مسیح کے پاؤں پونچھ سکتے ہیں؟

آج ہم ضرورت مندوں کی خدمت کرنے سے اُس کے پاؤں پونچھ سکتے ہیں۔ دوسروں پر راج کرنا—یہ مسیح کی راہ نہیں ہے۔ اپنے آپ کو دوسروں سے چھوٹا سمجھنا—یہی عیسیٰ مسیح کی راہ ہے۔ کیا یہ ایک ایسی بات نہیں ہے جو اُس کے بہت سے شاگرد بھول گئے ہیں؟ کیا عجب جب اُن کی زندگی پھیکی اور ناکام رہ جاتی ہے؟

- اب دھیان دیں: جب مریم نے اپنے بالوں سے اپنے آقا کے پاؤں پونچھ کر خشک کئے تو اُس کے بالوں کے ساتھ کیا ہوا؟

اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھنے سے یہ خوشبو مریم کے بالوں میں بھی آ گئی۔

- جب ہم عیسیٰ مسیح کے پاؤں پونچھتے ہیں تو ہمارے بالوں کے ساتھ کیا ہو جاتا ہے؟

جب ہم اُس کے پاؤں کو پونچھتے ہیں تو اُس کی خوشبو ہمارے بالوں میں بھی آ جاتی ہے—وہ خوشبو جو ہمیں اُس کی یاد دلاتی ہے؛ وہ مہک جو دوسروں میں بھی پھیل جاتی ہے۔ یہی ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ کہ ہم اپنے آقا کی خوشبو دوسروں میں پھیلائیں۔

ایک چوتھا سبق،

محبت سے خالی سوچ سے دُور رہو

عطر کی خوشبو پورے گھر میں پھیل گئی۔ سب یہ خوشبو سونگھ سونگھ کر تر و تازہ ہو گئے۔ سب خوشبو کے جادو میں آ گئے۔

◄ کیا سچ مچ سب؟

نہیں۔ ایک ناخوش ہوا۔ عیسیٰ مسیح کا شاگرد یہوداہ اسکریوتی غصے ہوا۔ اُس نے اعتراض کیا، ”اِس عطر کی قیمت چاندی کے 300 سکے تھی۔ اِسے کیوں نہیں بیچا گیا تاکہ اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جاتے؟“

◄ کیا یہ بات سچ نہیں تھی؟

ضرور۔ کچھ باتیں سچ تو ہوتی ہیں مگر پھر بھی کچھ موقعوں پر غلط ثابت ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا موقع تھا۔

◄ چاندی کے 300 سکوں کی کیا قیمت تھی؟

اُس زمانے میں مزدور دن میں ایک سِکہ کماتا تھا۔ غرض وہ سال میں لگ بھگ 300 سِکے کما سکتا تھا۔ مطلب ہے یہ عطر کافی مہنگا تھا۔ جو عطر مریم نے اُنڈیل دیا تھا وہ بیش قیمت تھا۔

◄ کیا یہوداہ نے یہ بات اِس لئے چھیڑی کہ اُسے غریبوں کی فکر تھی؟

نہیں۔ اصل میں وہ چور تھا۔ جو تھوڑے بہت پیسے شاگردوں کو راستے میں ملتے تھے اُنہیں وہ سنبھالتا تھا۔ کچھ نہ کچھ وہ اپنے لئے نکالتا رہتا تھا۔ تو بھی کیا اُس کی بات دُرست نہیں تھی؟ کیا مریم یہ عطر بیچنے سے غریبوں کی بہت مدد نہیں کر سکتی تھی؟

عیسیٰ مسیح کا جواب ہمیں چونکا دیتا ہے۔ اُس نے فرمایا، "اُسے چھوڑ دے! اُس نے میری تدفین کی تیاری کے لئے یہ کیا ہے۔ غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔"

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

غریبوں کی مدد کرنا بے شک اچھا ہے۔ لیکن ایسا کام کبھی ہمارے دھیان کا مرکز نہیں ہونا چاہئے۔ خود عیسیٰ مسیح ہماری زندگی کا مرکز ہونا چاہئے۔ اُسی سے ہمیں سب کچھ ملتا ہے، اور اُسی کی محبت سب کچھ ہے۔ یوں پولس رسول فرماتا ہے،

> اگر مَیں اپنا سارا مال غریبوں میں تقسیم کر دوں بلکہ اپنا بدن جلائے جانے کے لئے دے دوں، لیکن میرا دل محبت سے خالی ہو تو مجھے کچھ فائدہ نہیں۔ (1 کُرِنتھیوں 13:3)

اِس میں مریم ایک اچھا نمونہ ہے۔ وہ ہمیں دکھاتی ہے کہ ہماری زندگی میں سب سے اہم بات کیا ہے۔ بے شک معذوروں اور غریبوں کی مدد کرنا اچھا ہے۔ لیکن سب سے اہم یہ ہے کہ ہم محبت رکھیں۔ کہ ہم عیسیٰ مسیح کو دیکھ کر دیوانہ ہو جائیں۔ کہ ہم اُسے دیکھ کر اِتنے پاگل ہو جائیں کہ ہماری بے عزتی ہونے پر بھی ہمیں پرواہ ہی نہ ہو۔ مریم کو یہ لاپرواہی حاصل ہے۔ وہ محسوس کرتی ہے کہ میرا آقا سب کچھ ہے۔ وہ میری زندگی کا سرچشمہ، مرکز اور منزل ہے۔ اِس لئے مَیں اُس کے لئے اپنی سب سے قیمتی چیز قربان کرتی ہوں۔

◄ کیا عیسیٰ مسیح سچ مچ آپ کا آقا ہے؟ جب آپ کو اُس کا خیال آتا ہے تو کیا آپ کے دل میں مریم کا سا ولولہ اُبھر آتا ہے؟ کیا جب اُس کا خیال آتا ہے تو آپ دیوانہ ہو جاتے ہیں؟

رہی یہ سوال کہ

میرا کیا جواب ہے؟

اِتنے میں ارد گرد کے بہت سے لوگوں کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ مسیح وہاں ہے، اور وہ اُس سے ملنے آئے۔ اِس کے علاوہ وہ لعزر سے بھی ملنا چاہتے تھے۔ یہ دیکھ کر راہنما امام لعزر کو بھی قتل کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔ کیونکہ اُس کی وجہ سے بہت سے لوگ اُن میں سے چلے گئے اور عیسیٰ مسیح پر ایمان لے آئے تھے۔

اب دیکھو کہ کس طرح کے لوگ عیسیٰ مسیح سے ملنے آئے۔ کچھ نہ اُس کے خلاف، نہ اُس کے حق میں تھے۔ وہ بس تماشا دیکھنا چاہتے تھے۔ دوسرے اُسے دیکھ کر ایمان لائے۔لیکن ایسے لوگ بھی تھے جو اُس کے دشمن تھے۔ زیادہ تر راہنما اُس کے دشمن تھے۔ کیونکہ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ہمارے اپنے لوگ عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ آپ کیا سوچتے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ آپ یہوداہ کی طرح ہوں۔ اُس کی طرح جو مرتھا اور مریم کی سی محبت نہیں رکھتا تھا۔ جو ٹھنڈے دل سے اندازہ لگاتا رہتا تھا کہ مجھے اُستاد سے کیا فائدہ ملے گا۔لیکن شاید آپ اُن لوگوں جیسے ہوں جو صرف تماشا دیکھنے اُس کے پاس آئے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم سب مرتھا کی طرح ہوں جو اپنی محبت پورے جوش سے خدمت کرنے سے دکھاتی تھی۔ کہ ہم مریم جیسے دیوانہ ہوں، جس کی خدمت سے کونے کونے تک خوشبو پھیل گئی۔

انجیل، یوحنا 12:1-11

فسح کی عید میں ابھی چھ دن باقی تھے کہ عیسیٰ بیت عنیاہ پہنچا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اُس لعزر کا گھر تھا جسے عیسیٰ نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ وہاں اُس کے لئے ایک خاص کھانا بنایا گیا۔ مرتھا کھانے والوں کی خدمت کر رہی تھی جبکہ لعزر عیسیٰ اور باقی مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک تھا۔ پھر مریم نے آدھا لٹر خالص جٹاماسی کا نہایت قیمتی عطر لے کر عیسیٰ کے پاؤں پر اُنڈیل دیا اور اُنہیں اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کیا۔ خوشبو پورے گھر میں پھیل گئی۔ لیکن عیسیٰ کے شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے اعتراض کیا (بعد میں اُسی نے عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا)۔ اُس نے کہا، ”اِس عطر کی قیمت چاندی کے 300 سِکے تھی۔ اِسے کیوں نہیں بیچا گیا تاکہ اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جاتے؟“ اُس نے یہ بات اِس لئے نہیں کی کہ اُسے غریبوں کی فکر تھی۔ اصل میں وہ چور تھا۔ وہ شاگردوں کا خزانچی تھا اور جمع شدہ پیسوں میں سے بددیانتی کرتا رہتا تھا۔

لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اُسے چھوڑ دے! اُس نے میری تدفین کی تیاری کے لئے یہ کیا ہے۔ غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔“

اِتنے میں یہودیوں کی بڑی تعداد کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ وہاں ہے۔ وہ نہ صرف عیسیٰ سے ملنے کے لئے آئے بلکہ لعزر سے بھی جسے اُس نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ اِس لئے راہنما اماموں نے لعزر کو بھی قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ کیونکہ اُس کی وجہ سے بہت سے یہودی اُن میں سے چلے گئے اور عیسیٰ پر ایمان لے آئے تھے۔

زمین میں دانہ

المسیح کے پیچھے ہو لینے کا مطلب

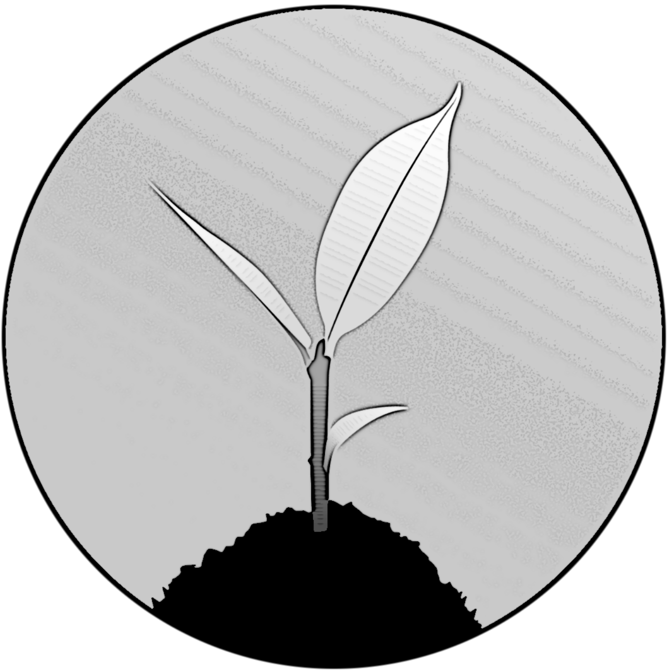

عیسیٰ مسیح بیت عنیاہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ گاؤں یروشلم شہر کے نزدیک تھا۔ وہاں اُس نے لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ وہاں لعزر کی بہن مریم نے عیسیٰ مسیح پر تیل اُنڈیل کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

فسح کی بڑی عید قریب تھی، اِس لئے اَن گنت لوگ دُور دراز ملکوں سے یروشلم آ چکے تھے۔ یروشلم میں عیسیٰ مسیح کے دشمن بھی تاک میں بیٹھے تھے۔ وہاں اُس پر قبضہ کرنے کے بہت موقعے تھے۔

عیسیٰ مسیح اُن کی سازشیں خوب جانتا تھا۔ تو بھی وہ اگلے دن یروشلم کے لئے روانہ ہوا۔ ایک بڑی بھیڑ ساتھ چل پڑی۔ شہر سے بھی ایک بڑا ہجوم اُس سے ملنے نکل آیا۔ بہتوں کے ہاتھ میں کھجور کی ڈالی تھی۔

◄ کھجور کی ڈالی کیوں؟

کھجور کی ڈالی خوشی اور فتح کا نشان تھی۔ کھجور کی ڈالیوں سے وہ اپنی توقع ظاہر کر رہے تھے کہ عیسیٰ مسیح یروشلم میں داخل ہو کر بادشاہ بنے گا۔ اِس لئے وہ چلّا کر نعرے بھی لگانے لگے،

ہوشعنا!
مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے!
اسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے! (یوحنا 13:12)

◄ **ہوشعنا کا کیا مطلب ہے؟**

ہوشعنا عبرانی ہے۔ اِس کا مطلب 'مہربانی کر کے ہمیں بچا!' ہے۔

◄ **یہ عام نعرہ نہیں ہے۔ یہ نعرہ پاک کلام کا ایک حوالہ ہے۔ کونسا حوالہ؟**

یہ نعرہ ایک زبور کا حوالہ ہے جو فسح کی عید پر گایا جاتا تھا (زبور 118:25-26)۔ یہ گا کر لوگ آنے والے المسیح کو یاد کرتے تھے۔ 'اسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے' اُن کی طرف سے اضافہ تھا۔

◄ **وہ یہ کیوں چلّا رہے تھے؟**

اِس سے وہ صاف اعلان کر رہے تھے کہ عیسیٰ آنے والا المسیح ہے، وہ بادشاہ جو دشمن کو ملک سے ہٹا دے گا۔

اب دھیان دیں کہ عیسیٰ مسیح نے جواب میں کیا کِیا، کیونکہ اِس سے ہم ایک اہم سبق سیکھتے ہیں۔ یہ کہ

مسیح کی حلیمی اپناؤ

عیسیٰ مسیح ایک جوان گدھے پر بیٹھ گیا۔

◄ **وہ گدھے پر کیوں بیٹھ گیا؟**

یوحنا اِس کا جواب دیتا ہے:

> جس طرح کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے،
> اے صیون بیٹی، مت ڈر!
> دیکھ، تیرا بادشاہ گدھے کے بچے پر سوار آ رہا ہے۔
> (یوحنا 15:12)

◄ **یہ کلامِ مقدّس کا کونسا حوالہ ہے؟**

زکریاہ نبی نے یہ فرمایا تھا۔

◄ **اِس سے یوحنا کیا کہنا چاہتا ہے؟**

ہم اِس کا مطلب بہتر طور سے سمجھیں گے اگر ہم زکریاہ کا پورا حوالہ پڑھیں۔ وہاں لکھا ہے،

> اے صیون بیٹی، شادیانہ بجا! اے یروشلم بیٹی، شادمانی کے نعرے لگا! دیکھ، تیرا بادشاہ تیرے پاس آ رہا ہے۔ وہ راست باز اور فتح مند ہے، وہ حلیم ہے اور گدھے پر، ہاں گدھی کے بچے پر سوار ہے۔ [...] موعودہ بادشاہ کے کہنے پر تمام اقوام میں سلامتی قائم ہو جائے گی۔ اُس کی حکومت ایک سمندر سے دوسرے تک اور دریائے فرات سے دنیا کی انتہا تک مانی جائے گی۔ (زکریاہ 9:9-10)

◄ **اِس سے آنے والے بادشاہ المسیح کے بارے میں کیا کیا باتیں نکلتی ہیں؟**

- وہ حلیم ہو گا۔ اِس لئے وہ گدھے کے بچے پر سوار ہو گا۔
- وہ تمام اقوام میں سلامتی قائم کرے گا۔
- اُس کی حکومت پوری دُنیا پر ہو گی۔

◄ اِس سوچ میں اور یروشلم کے لوگوں کی سوچ میں کیا فرق تھی؟

لوگ ایک جنگجو بادشاہ چاہتے تھے جو دشمن سے انتقام لے گا۔ اِس کے مقابلے میں عیسیٰ مسیح گدھے پر بیٹھ کر ایک اَور راستہ دکھا رہا تھا— حلیمی کا راستہ، سلامتی کا راستہ۔ بے شک اُس کی حکومت بین الاقوامی ہو گی، لیکن یہ امن و امان کی حکومت ہو گی۔ دوسری قومیں بھی اِس میں شامل ہوں گی۔

اُس وقت اُس کے شاگردوں کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی۔ لیکن عیسیٰ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد اُنہیں سمجھ آئی۔

◄ شاگردوں کو کیا بات سمجھ نہ آئی؟ کیا ہجوم نے پہلے سے نہیں پکارا تھا کہ عیسیٰ مسیح اسرائیل کا بادشاہ ہے؟

ضرور۔ لیکن اُس وقت کسی کو یہ بات سمجھ نہ آئی کہ عیسیٰ مسیح کی راہ حلیمی کی راہ ہے، وہ راہ جو صلیب تک پہنچائے گی۔

دوسرا سبق جو ہم سیکھتے ہیں،

مسیح سے ملو

کچھ یونانی یروشلم میں تھے۔ وہ بھی عید منانے کے لئے آئے تھے۔

◄ یہ یونانی کیوں عید منانے آئے تھے؟ یہ تو غیریہودی تھے جو یونانی بولتے تھے۔

یہ لوگ یہودی مذہب اور شریعت بہت پسند کرتے تھے اِس لئے اُن کی عیدیں مناتے تھے۔

اب وہ فلپّس سے ملنے آئے۔ اُنہوں نے کہا، ”جناب، ہم عیسیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔“

◄ یہ غیریہودی کیوں عیسیٰ مسیح سے ملنا چاہتے تھے؟

انجیل کی خوش خبری غیریہودیوں میں بھی پھیلنے لگی تھی۔ اُنہیں پتا چل گیا تھا کہ یہ عام راہنما نہیں ہے۔ اِس لئے وہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا یہ المسیح ہے۔

اِن لوگوں نے ایک کام ٹھیک کیا: وہ عیسیٰ مسیح سے ملنے آئے۔ جو اِس دُنیا کی تاریکی سے نجات پانا چاہتا ہے لازم ہے کہ وہ عیسیٰ مسیح سے ملنے آئے۔ یہ پہلا قدم ہے۔

◄ کیا آپ عیسیٰ مسیح سے ملنے آئے ہیں؟

یہودیوں کی طرح یہ لوگ بھی اندازہ لگا رہے تھے کہ عیسیٰ مسیح بڑا بادشاہ بنے گا۔ اِس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم پہلے سے اُس کے ساتھی بنیں۔ اب دھیان دیں کہ عیسیٰ مسیح نے کیا جواب دیا، کیونکہ یہ بہت اہم ہے۔ اِس سے ہم تیسرا سبق سیکھ لیتے ہیں۔ یہ کہ

زمین میں دانہ بنو، تب پھل لاؤ گے

اُس نے فرمایا،

> اب وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم کو جلال ملے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جب تک گندم کا دانہ زمین میں گر کر مر نہ جائے وہ اکیلا ہی رہتا ہے۔ لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔
>
> (یوحنا 12:23-24)

◄ دانے کی اِس مثال کا کیا مطلب ہے؟

گندم کا دانہ اگر زمین میں ڈالا نہ جائے تو اکیلا ہی رہتا ہے۔ جب زمین میں ڈالا جاتا ہے تو وہ مر جاتا ہے، تب ہی کثرت کا پھل لاتا ہے۔

◄ عیسیٰ مسیح دانے کی مثال سے یونانیوں کو کیا بتانا چاہتا تھا؟

تم لوگ دیکھنا چاہتے ہو کہ مَیں اسرائیل کا جنگجو بادشاہ بن جاؤں۔ لیکن میری راہ فرق ہے۔ مَیں ضرور جلال پاؤں گا، مگر اِس دُنیا میں بڑا بننے سے نہیں۔ میری راہ صلیب کی راہ ہے—وہ راہ جس سے مَیں سچ مچ کثرت کا پھل لاؤں گا۔ وہ راہ جس سے تم سچ مچ آزاد ہو جاؤ گے، سچ مچ ابدی زندگی پاؤ گے۔ جس سے سچ مچ سلامتی حاصل ہو گی۔ شرط یہ ہے کہ تم مجھ پر ایمان لاؤ، مجھ پر جس نے حلیمی کی یہ راہ اپنائی ہے۔

لیکن حلیمی کی یہ راہ نہ صرف عیسیٰ مسیح کی ہے۔ یہ اُس کے شاگردوں کی بھی ہے۔ اِس لئے اُس نے فرمایا،

> جو اپنی جان کو پیار کرتا ہے وہ اُسے کھو دے گا، اور جو اِس دنیا میں اپنی جان سے دشمنی رکھتا ہے وہ اُسے ابد تک محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی میری خدمت کرنا چاہے تو وہ میرے پیچھے ہو لے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا۔ اور جو میری خدمت کرے میرا باپ اُس کی عزت کرے گا۔ (یوحنا 12:25-26)

◄ اپنی جان سے دشمنی رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہم یوگی بن جائیں؟ کہ ہم اپنے جسم کو دباتے رہیں، اپنے اَنا کو ختم کرنے کی کوشش کریں؟

نہیں، عیسیٰ مسیح یہاں اپنے پیچھے ہو لینے کی بات کر رہا تھا: جو اپنی جان کو اولیّت دیتا ہے اُس کا آقا عیسیٰ مسیح نہیں ہو سکتا۔ ایسا شخص اپنی جان کو کھو دے گا، یعنی وہ نجات نہیں پائے گا۔ اِس کے مقابلے میں اپنی جان سے دشمنی رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مَیں عیسیٰ مسیح کو اولیّت دوں۔ جو ایسا کرتا ہے وہ اپنی جان کو ابد تک محفوظ رکھے گا۔ عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لینے کا مطلب یہی ہے: کہ مَیں اُس کی خاطر اپنی جان دینے تک تیار ہوں۔

- **اِس کا کیا مطلب ہے کہ 'جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا'؟**

عیسیٰ مسیح کی راہ حلیمی کی راہ ہے، ایسی حلیمی جو صلیب تک پہنچتی ہے۔ جو اُس کا شاگرد ہے اُس کی بھی یہی راہ ہے۔

- **حلیمی کی یہ راہ کیسی ہے؟**

بڑی بات یہ ہے کہ ہم مسیح کو پیار کریں، اُسے اولیّت دیں۔ تب ہماری جان محفوظ رہے گی، چاہے ہم اُس کی خدمت میں مر بھی جائیں۔ لیکن اگر اِس دُنیا کی عزت اور دولت ہماری زندگی میں اولیّت رکھے تو اپنی جان کو ابد تک محفوظ رکھنے کا چانس ہی نہیں رہتا۔ یوں شاگرد کی راہ عیسیٰ مسیح کی راہ ہے۔

صفدر علی ایک ایسا آدمی تھا جس نے عیسیٰ مسیح کو اولیّت دی۔ وہ اونچے درجے کا مولوی تھا۔ عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لینے سے اُسے سخت دقّت ہوئی۔ وہ فرماتا ہے، میری قوم کے لوگوں نے مجھے دودھ سے مکھی کی مانند دُور پھینک دیا۔ اُنہوں نے محبت اور قرابت کے تمام واسطے توڑ ڈالے۔ کسی نے ہمارے اہل و عیال کو بہکایا اور بھگایا۔ کسی نے نوٹ، کسی نے کتابیں، کسی نے بہت سے قیمتی کاغذوں کو چُرایا۔ بعضوں نے اچھی طرح سے بھاری چلتے چلاتے پریس کو تُڑوایا۔ کوئی روپئے اور کتابیں لے کر

بھاگ گیا۔ کسی نے پریس کی کئی ہزار کتابوں پر حملہ کرکے کوڑیوں کے مول بکوایا۔ کسی نے مال و اسباب دبایا۔ کسی نے مکان ہی دبوایا۔ اور اِسی طرح جس کے جو جی میں آیا کرگزرا۔ اب تک وہ میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔

صفدرعلی کو پتا چلا کہ زمین میں بیج بونے کا کیا مطلب ہے۔
صلیب کی راہ کے بارے میں ہم ایک اَورسبق سیکھتے ہیں۔ یہ کہ

اپنی زندگی سے خدا کو جلال دو

► کیا صلیب کی یہ راہ عیسیٰ مسیح کے لئے آسان تھی؟

نہیں، وہ حد سے زیادہ پریشان تھا۔ اُس نے فرمایا،

> اب میرا دل مضطرب ہے۔ مَیں کیا کہوں؟ کیا مَیں کہوں، 'اے باپ، مجھے اِس وقت سے بچائے رکھ'؟ نہیں، مَیں تو اِسی لئے آیا ہوں۔ اے باپ، اپنے نام کو جلال دے۔ (یوحنا 12:27-28)

► کیا اُس نے یہ دعا کی کہ مجھے موت سے بچا؟

نہیں۔

► کیوں نہیں؟

وہ تو اِس لئے آیا تھا۔

► کیوں آیا تھا؟

تاکہ اپنی موت سے ہماری سزا اُٹھائے، ہمیں گناہ اور موت کے قبضے سے چھڑائے۔

◄ بچنے کے بجائے عیسیٰ مسیح نے کیا دعا کی؟

اے باپ، اپنے نام کو جلال دے۔

◄ سو ہماری سب سے بڑی دعا کیا ہونی چاہیئے؟

یہ کہ خدا ہماری زندگی سے اپنے نام کو جلال دے۔

تب آسمان سے ایک آوازسنائی دی، "مَیں اُسے جلال دے چکا ہوں اور دوبارہ بھی جلال دوں گا۔"

جو لوگ وہاں کھڑے تھے اُنھوں نے یہ سن کر کہا، "بادل گرج رہے ہیں۔" اَوروں نے خیال پیش کیا، "کوئی فرشتہ اُس سے ہم کلام ہوا ہے۔"

◄ کیا اُنہیں سمجھ آئی کہ آواز کیا کہہ رہی ہے؟

نہیں۔ لیکن وہ سمجھ گئے کہ یہ خدا کی طرف سے جواب ہے۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "یہ آواز میرے واسطے نہیں بلکہ تمہارے واسطے تھی۔" مطلب ہے تاکہ تم سمجھو کہ یہ بات اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

لیکن جو عیسیٰ مسیح کی یہ راہ نہیں اپناتا اُس کے ساتھ کیا ہو گا؟ اُسے عیسیٰ نے آگاہ کیا کہ

عدالت سے بچو

اُس نے فرمایا،

> اب دنیا کی عدالت کرنے کا وقت آ گیا ہے، اب دنیا کے حکمران کو نکال دیا جائے گا۔ اور مَیں خود زمین سے اونچے پر

> چڑھائے جانے کے بعد سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔
>
> (یوحنا 12:31-33)

◄ **صلیب کی راہ کس قسم کی راہ ہے؟**

عدالت کی راہ۔

◄ **کس کی عدالت کی جائے گی؟**

دُنیا کی اور دُنیا کے حکمران کی۔

◄ **دُنیا کا حکمران کون ہے؟**

ابلیس۔

◄ **اُس کی عدالت کس طرح کی جائے گی؟**

اپنی صلیبی موت سے عیسیٰ مسیح اُس پر فتح پائے گا۔

◄ **کیا اِس کا مطلب ہے کہ صلیبی موت سے ابلیس دُنیا کا حکمران نہیں رہا؟**

نہیں۔ اِس کا مطلب ہے کہ اب سے اُس کی تباہی یقینی ہے، اب اُس کا تھوڑا وقت باقی رہ گیا ہے (دیکھئے مکاشفہ 12:12)۔

◄ **دُنیا کی عدالت کس طرح کی جائے گی؟**

جو عیسیٰ مسیح کی صلیبی موت قبول کر کے اُس پر ایمان لائیں گے وہ عدالت سے بچ جائیں گے۔ جو انکار کریں گے اُن کی عدالت کی جائے گی۔ اُنہوں نے عیسیٰ مسیح کی نجات قبول نہیں کی، اِس لئے وہ اپنے گناہوں میں تباہ ہو جائیں گے۔

◄ مَیں خود زمین سے اونچے پر چڑھائے جانے کے بعد سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا: اِس کا کیا مطلب ہے؟

زمین سے اونچے پر چڑھائے جانے کے دو معنی ہیں۔ پہلے، مسیح کو صلیب پر چڑھایا جائے گا۔ دوسرے، اِس راستے سے اُسے آسمان پر اُٹھا لیا جائے گا۔ وہاں پہنچ کر وہ اُن کو اپنے پاس کھینچ لائے گا جو اُس پر ایمان لائے ہیں۔ ایک آخری سبق،

نور میں چلو، تب مسیح کو جان لوگے

◄ یہ بات سن کر لوگوں نے کیا جواب دیا؟

وہ بول اُٹھے، "کلامِ مُقدّس سے ہم نے سنا ہے کہ مسیح ابد تک قائم رہے گا۔ تو پھر آپ کی یہ کیسی بات ہے کہ ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھایا جانا ہے؟ آخر ابنِ آدم ہے کون؟"

عیسیٰ مسیح کی باتیں سن کر لوگ سمجھ گئے کہ مسیح وہ کچھ نہیں کرے گا جو ہم چاہتے ہیں۔ اِس لئے اُنہوں نے کہا کہ آخر تم کون ہو؟

تب عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> نور تھوڑی دیر اَور تمہارے پاس رہے گا۔ جتنی دیر وہ موجود ہے اِس نور میں چلتے رہو تاکہ تاریکی تم پر چھا نہ جائے۔ جو اندھیرے میں چلتا ہے اُسے نہیں معلوم کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ نور کے تمہارے پاس سے چلے جانے سے پہلے پہلے اُس پر ایمان لاؤ تاکہ تم نور کے فرزند بن جاؤ۔ (یوحنا 12:35-36)

◄ جب لوگوں نے پوچھا کہ آخر تم کون ہو تو عیسیٰ مسیح نے یہ جواب کیوں دیا؟

کچھ باتیں ایسی ہیں جو ہم صرف اور صرف عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لینے سے سمجھ سکتے ہیں۔ اِس لئے وہ فرماتا ہے کہ نور میں چلتے رہو۔ جو تاریکی میں چلتا ہے وہ نہیں سمجھ سکتا کہ عیسیٰ مسیح کون ہے۔

یہ کہنے کے بعد عیسیٰ چلا گیا اور غائب ہو گیا۔ وہ کیوں غائب ہوا؟ لوگ اُس کی باتوں سے مایوس ہو رہے تھے، کیونکہ صلیب کی یہ راہ اُنہیں نہیں بھاتی تھی۔ ساتھ ساتھ اب عیسیٰ مسیح کی علانیہ خدمت ختم ہوئی۔ اب سے اُس کی تعلیم شاگردوں پر محدود رہی۔

عیسیٰ مسیح کی یہ باتیں اتفاق سے نہیں ہوئیں۔ اپنی علانیہ خدمت کے اختتام پر وہ اپنی صلیبی راہ پر زور دینا چاہتا تھا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اُس وقت یہ اُنہیں بےتُکی سی لگ رہی تھی۔ لیکن یہ باتیں آج بھی مسیح کی پیروی کی بنیاد رہی ہیں۔ اِس لئے آؤ،

- مسیح کی حلیمی اپناؤ۔
- مسیح سے ملو۔
- زمین میں دانہ بنو، تب پھل لاؤ گے۔
- خدا کو جلال دو۔
- عدالت سے بچو۔
- نور میں چلو، تب مسیح کو جان لو گے۔

انجیل، یوحنا 12:12-36

اگلے دن عید کے لئے آئے ہوئے لوگوں کو پتا چلا کہ عیسیٰ یروشلم آ رہا ہے۔ ایک بڑا ہجوم کھجور کی ڈالیاں پکڑے شہر سے نکل کر اُس سے ملنے آیا۔ چلتے چلتے وہ چلّا کر نعرے لگا رہے تھے،

> ہوشعنا!
>
> مبارک ہے وہ جو رب کے نام سے آتا ہے!
>
> اسرائیل کا بادشاہ مبارک ہے!

عیسیٰ کو کہیں سے ایک جوان گدھا مل گیا اور وہ اُس پر بیٹھ گیا، جس طرح کلامِ مُقدّس میں لکھا ہے،

> اے صیون بیٹی، مت ڈر!
>
> دیکھ، تیرا بادشاہ گدھے کے بچے پر سوار آ رہا ہے۔

اُس وقت اُس کے شاگردوں کو اِس بات کی سمجھ نہ آئی۔ لیکن بعد میں جب عیسیٰ اپنے جلال کو پہنچا تو اُنہیں یاد آیا کہ لوگوں نے اُس کے ساتھ یہ کچھ کیا تھا اور وہ سمجھ گئے کہ کلامِ مُقدّس میں اِس کا ذکر بھی ہے۔

جو ہجوم اُس وقت عیسیٰ کے ساتھ تھا جب اُس نے لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کیا تھا، وہ دوسروں کو اِس کے بارے میں بتاتا رہا تھا۔ اِسی وجہ سے اِتنے لوگ عیسیٰ سے ملنے کے لئے آئے تھے، اُنہوں نے اُس کے اِس الٰہی نشان

کے بارے میں سنا تھا۔ یہ دیکھ کر فریسی آپس میں کہنے لگے، "آپ دیکھ رہے ہیں کہ بات نہیں بن رہی۔ دیکھو، تمام دنیا اُس کے پیچھے ہو لی ہے۔"

کچھ یونانی بھی اُن میں تھے جو فسح کی عید کے موقع پر پرستش کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اب وہ فلپّس سے ملنے آئے جو گلیل کے بیت صیدا سے تھا۔ اُنہوں نے کہا، "جناب، ہم عیسیٰ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

فلپّس نے اندریاس کو یہ بات بتائی اور پھر وہ مل کر عیسیٰ کے پاس گئے اور اُسے یہ خبر پہنچائی۔ لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، "اب وقت آ گیا ہے کہ ابنِ آدم کو جلال ملے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جب تک گندم کا دانہ زمین میں گر کر مر نہ جائے وہ اکیلا ہی رہتا ہے۔ لیکن جب وہ مر جاتا ہے تو بہت سا پھل لاتا ہے۔ جو اپنی جان کو پیار کرتا ہے وہ اُسے کھو دے گا، اور جو اِس دنیا میں اپنی جان سے دشمنی رکھتا ہے وہ اُسے ابد تک محفوظ رکھے گا۔ اگر کوئی میری خدمت کرنا چاہے تو وہ میرے پیچھے ہو لے، کیونکہ جہاں مَیں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا۔ اور جو میری خدمت کرے میرا باپ اُس کی عزت کرے گا۔

اب میرا دل مضطرب ہے۔ مَیں کیا کہوں؟ کیا مَیں کہوں، 'اے باپ، مجھے اِس وقت سے بچائے رکھ'؟ نہیں، مَیں تو اِسی لئے آیا ہوں۔ اے باپ، اپنے نام کو جلال دے۔"

تب آسمان سے ایک آواز سنائی دی، "مَیں اُسے جلال دے چکا ہوں اور دوبارہ بھی جلال دوں گا۔"

ہجوم کے جو لوگ وہاں کھڑے تھے اُنھوں نے یہ سن کر کہا، "بادل گرج رہے ہیں۔" اَوروں نے خیال پیش کیا، "کوئی فرشتہ اُس سے ہم کلام ہوا ہے۔"

عیسیٰ نے اُنھیں بتایا، "یہ آواز میرے واسطے نہیں بلکہ تمھارے واسطے تھی۔ اب دنیا کی عدالت کرنے کا وقت آ گیا ہے، اب دنیا کے حکمران کو نکال دیا جائے گا۔ اور مَیں خود زمین سے اونچے پر چڑھائے جانے کے بعد سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔" اِن الفاظ سے اُس نے اِس طرف اشارہ کیا کہ وہ کس طرح کی موت مرے گا۔

ہجوم بول اُٹھا، "کلامِ مُقدّس سے ہم نے سنا ہے کہ مسیح ابد تک قائم رہے گا۔ تو پھر آپ کی یہ کیسی بات ہے کہ ابنِ آدم کو اونچے پر چڑھایا جانا ہے؟ آخر ابنِ آدم ہے کون؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "نور تھوڑی دیر اَور تمھارے پاس رہے گا۔ جتنی دیر وہ موجود ہے اِس نور میں چلتے رہو تاکہ تاریکی تم پر چھا نہ جائے۔ جو اندھیرے میں چلتا ہے اُسے نہیں معلوم کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ نور کے تمھارے پاس سے چلے جانے سے پہلے پہلے اُس پر ایمان لاؤ تاکہ تم نور کے فرزند بن جاؤ۔"

المسیح پر ایمان

یہ کیا ہے؟

جب عیسیٰ مسیح آخری بار یروشلم میں داخل ہوا تو اُس کا پُرجوش استقبال ہوا۔ لوگ خوشی منانے لگے۔ اُنہیں لگا کہ عیسیٰ مسیح بادشاہ بن کر دشمن کو ملک سے ہٹا دے گا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ میری راہ حلیمی کی راہ ہے۔ اِس کے بعد وہ چھپ گیا۔ یوں اُس کی کھُلِ عام خدمت اختتام پر پہنچا۔ اُس وقت سے وہ صرف اپنے شاگردوں کے محدود دائرے میں تعلیم دینے لگا۔

اِس سے پہلے کہ یوحنا یہ آخری باتیں پیش کرتا ہے وہ مسیح کی آمد کا مقصد اور کلام تھوڑے لفظوں میں دوہراتا ہے۔

◄ یوحنا اِس جگہ پر یہ خلاصہ کیوں پیش کرتا ہے؟

یوحنا ہمیں صاف دکھانا چاہتا ہے کہ عیسیٰ مسیح پر ایمان کیا چیز ہے۔ پہلی بات،

عیسیٰ مسیح کو حقیر مت جانو

عیسیٰ مسیح نے یہ تمام الٰہی نشان لوگوں کے سامنے ہی دکھائے۔ توبھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ کتنی بڑی ٹریجیڈی! اُس نے اِتنے معجزے کر دکھائے تھے، توبھی اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔ سب اُس کا کلام سن کر دنگ رہ جاتے تھے۔ اُن کے دینی راہنما تو اِس طرح کی باتیں نہیں کرتے تھے۔ توبھی اکثر لوگ ایمان نہ لائے۔

◄ ایمان نہ لانے کی کیا وجہ تھی؟

ایمان نہ لانے کے پیچھے ایک روحانی حقیقت تھی۔ صدیوں پہلے یسعیاہ نبی فرما چکا تھا کہ

> اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
> اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟
>
> (یوحنا 38:12؛ یسعیاہ 1:53 سے)

◄ اِس کے پیچھے روحانی حقیقت کیا ہے؟

اکثر لوگ خدا کے کلام پر ایمان نہیں لائیں گے۔

◄ جب لوگ اُس کا کلام حقیر جانتے ہیں تو کیا خدا کو اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا؟

اُسے ضرور فرق پڑتا ہے۔ یوحنا، یسعیاہ نبی کا حوالہ لے کر فرماتا ہے،

> اللہ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
> اور اُن کے دل کو بےحس کر دیا ہے،
> ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
> اپنے دل سے سمجھیں،
> میری طرف رجوع کریں
> اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔
>
> (یوحنا 40:12؛ یسعیاہ 6:9-10 سے)

◄ جب کوئی خدا کا کلام حقیر جانتا ہے تو خدا کا کیا جواب ہے؟

خدا ہونے دیتا ہے کہ ایسا شخص روحانی باتوں کے لئے اِتنا اندھا اور بےحس ہو جائے کہ وہ آئندہ شاید ہی توبہ کر کے روحانی شفا پائے۔

► **یوحنا لوگوں کا کُفر کیوں اِتنی سختی سے پیش کرتا ہے؟**

وہ نہیں چاہتا کہ ہم عیسیٰ مسیح کا کلام اور کام حقیر جاننے سے اُس نجات سے محروم رہ جائیں جو عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ملتی ہے۔ آگے وہ کُفر کے بُرے نتیجوں پر اَور زور دیتا ہے۔

کُفر کے بُرے نتیجے

یوحنا فرماتا ہے کہ

> یسعیاہ نے یہ اِس لئے فرمایا کیونکہ اُس نے عیسیٰ کا جلال دیکھ کر اُس کے بارے میں بات کی۔ (یوحنا 41:12)

► **یسعیاہ نبی تو کئی صدیوں پہلے مر چکا تھا۔ اُس نے کس طرح عیسیٰ مسیح کا جلال دیکھ لیا تھا؟**

یوحنا کا کہنا ہے کہ خدا اور عیسیٰ مسیح کا جلال ایک ہی ہے۔ جہاں خدا باپ ہے وہاں خدا بیٹا بھی ہوتا ہے۔ جب نبی نے رویا میں خدا کا جلال دیکھا تو اُس نے عیسیٰ مسیح کا جلال بھی دیکھا۔

یوں مسیح کا جلال نبی پر ظاہر ہوا۔ تب خدا نے فرمایا کہ میرا پیغام سنا کر تُو لوگوں کے دلوں کو بےحس کر ڈالے گا۔ نبی نے پوچھا کہ مَیں کب تک کلام سناؤں؟ اُسے جواب ملا کہ اُس وقت تک کہ ملک کے شہر ویران و سنسان، اُس کے گھر غیرآباد اور

اُس کے کھیت بنجر نہ ہوں (یسعیاہ 11:6)۔ یہ پیش گوئی نبی کے جیتے جی پوری ہوئی: اسرائیل برباد ہوا اور قوم مختلف ملکوں میں تتر بتر ہوئی۔

◄ یوحنا اِس حوالے سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

جس طرح اسرائیلیوں نے یسعیاہ نبی کا کلام رد کیا تھا اُسی طرح اکثر لوگوں نے عیسیٰ مسیح کا کلام رد کیا ہے۔ یسعیاہ نبی کا پیغام رد کرنے سے لوگوں کے دل روحانی سچائیوں کے لئے اندھے ہو گئے اور نتیجے میں پورا ملک تباہ ہوا۔ اِسی طرح عیسیٰ مسیح کا کلام رد کرنے سے لوگوں کے دل روحانی سچائیوں کے لئے اندھے ہو گئے اور بعد میں پورا ملک برباد ہوا، بے شمار یہودی مختلف ملکوں میں تتر بتر ہوئے۔

◄ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح ایک عظیم نبی ہے اور بس؟

یہ کافی نہیں ہے۔ اِس سے نجات نہیں ملے گی۔ اِس سے آپ گناہ کے بُرے نتیجوں سے نہیں بچیں گے۔ اِس سے آپ خدا کی نظر میں منظور نہیں ہو جائیں گے، آپ جنت میں داخل نہیں ہو پائیں گے۔

لیکن یوحنا ہمیں ایک اَور قسم کی بے ایمانی سے بھی خبردار رکھنا چاہتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ

اپنا ایمان چھپائے مت رکھو

پوری قوم نے تو عیسیٰ مسیح کو رد نہیں کیا تھا۔ کافی لوگ اُس پر ایمان رکھتے تھے۔ کچھ راہنما بھی اُن میں شامل تھے، حالانکہ وہ دوسروں کے باعث یہ بات کھلے طور سے نہیں کہتے تھے۔

◄ یہ راہنما کیوں کھلے طور سے نہیں کہتے تھے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں؟

یوحنا فرماتا ہے کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اُنہیں یہودی جماعت سے نکالا جائے۔ وہ اللّٰہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت کو زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

◄ اِس سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

اُن لوگوں جیسے مت بنو جو ایمان تو لائے تھے پھر بھی یہ بات چھپائے رکھتے تھے۔ جب ہم اپنا ایمان چھپاتے ہیں تو ہم عیسیٰ مسیح کو دُکھ پہنچاتے ہیں۔ یوحنا فرماتا ہے کہ یہ نہیں چلے گا کہ تم اللّٰہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت زیادہ عزیز رکھو۔

اب تک یوحنا نے کھلے طور سے ایمان رکھنے پر زور دیا۔ لیکن عیسیٰ مسیح پر ایمان ہے کیا؟ اِس کا جواب وہ اب دیتا ہے۔ پہلے،

نور پا کر تاریکی سے بچو

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں نور کی حیثیت سے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو بھی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔ (یوحنا 46:12)

◄ نور کا اندھیرے پر کیا اثر ہوتا ہے؟

جہاں نور کی تیز روشنی پھیلتی ہے وہاں اندھیرا دُور ہو جاتا ہے۔ جس کے دل میں نور بسنے لگتا ہے اُس سے اندھیرا دُور ہو جاتا ہے۔

◄ نور کس طرح ملتا ہے؟

عیسیٰ مسیح پر ایمان لانے سے۔ وہ خود نور ہے۔

◄ اُس پر ایمان کیوں اِتنا ٹھوس ہے (آیت 44)؟

اِس لئے کہ اُسے خدا باپ سے بھیجا گیا ہے۔ جو اُس پر ایمان رکھے وہ خدا باپ پر ایمان رکھتا ہے۔

غرض، عیسیٰ مسیح خدا باپ سے بھیجا گیا نور ہے، اور صرف اُسے پانے سے انسان تاریکی سے بچے گا۔ یوں پہلا قدم یہ ہے کہ ہم الٰہی نور یعنی مسیح کو پا کر اُس سے بھر جائیں۔

◄ ہم کس طرح یہ نور پا سکتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح اور اُس کا کلام قبول کرنے سے۔ تب یہ نور ہمارے اندر پھیلنے لگتا، چمکنے دمکنے لگتا ہے۔

دوسری بات،

اُسے دیکھتے رہو

عیسیٰ مسیح نے یہ بھی فرمایا،

> جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
>
> (یوحنا 45:12)

◄ ہم کس طرح عیسیٰ مسیح کو دیکھ سکتے ہیں؟

ایمان لانے سے وہ ہمارے دلوں میں بسنے لگتا ہے۔ تب ہم ایمان میں اُسے دیکھ سکتے ہیں۔ اور اُسے دیکھ کر ہم خدا باپ کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

◄ ہم مسیح کے ذریعے خدا باپ کو کیوں دیکھ سکتے ہیں؟

اِس لئے کہ وہ خدا کا نور ہے جو اِس دُنیا میں بھیجا گیا تاکہ ہمیں روشن کرکے بچائے۔ خدا باپ سورج جیسا ہے جبکہ عیسیٰ مسیح اُس کی روشنی ہے، اُس کا نور جو اِس دُنیا میں آ گیا ہے۔ ہم سورج کو صرف نور کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔

◄ غرض ایمان دار کو کیا کرنا ہے؟

اُسے بس مسیح کو دیکھتا رہنا ہے جو نور ہے۔ مسیح کو دیکھنے سے اُس کی زندگی نور اور پاکیزگی سے بھر جائے گی۔ تیسری بات،

اُس کی سنتے رہو

انسان اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ دیکھنے سے وہ خدا کا نور پاتا ہے۔ اب عیسیٰ مسیح سننے کی بات بھی چھیڑتا ہے: انسان اپنے کانوں سے سنتا ہے، تب جواب میں چلنے لگتا ہے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جو میری باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا مَیں اُس کی عدالت نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں دنیا کی عدالت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اُسے نجات دینے کے لئے۔ توبھی ایک ہے جو اُس کی عدالت کرتا ہے۔ جو مجھے رد کرکے میری باتیں قبول نہیں کرتا میرا پیش کیا گیا کلام ہی قیامت کے دن اُس کی عدالت کرے گا۔
>
> (یوحنا 12:47-48)

ہم بہت کچھ سننے کے عادی ہو گئے ہیں۔ ہمارے حکمران بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں جو بعد میں ادھورے رہ جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے دَور میں ہر ایک نے اپنے

آپ کو اچھی طرح پیش کرنا سیکھ لیا ہے۔ ہر ایک نے دوسروں کو منوانے کا گُر اپنا لیا ہے۔

بہت کچھ سننے میں آتا ہے جو ہم سیدھے طاق پر رکھ کر بھول جاتے ہیں۔ اور سچ کہیں، اگر ایسے نہ کرتے تو بار بار مایوس ہو جاتے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم مسیح کی ہدایت پر دھیان دیں کہ میری سنو۔ مطلب ہے میری باتیں سن کر اُن پر عمل کرو۔ جس کے اندر نور ہے وہ خود بخود اُس کی سنتا رہے گا۔ وہ یہ باتیں محفوظ رکھے گا، اور اُن کا اُس کی زندگی پر گہرا اثر پڑے گا۔

عیسیٰ مسیح کی باتیں طاق پر رکھ کر چھوڑیں گے تو سمجھ لو کہ آپ نہیں بچیں گے۔

◄ **آپ کیوں نہیں بچیں گے؟ کیا عیسیٰ مسیح نے نہیں فرمایا تھا کہ مَیں عدالت کرنے نہیں آیا؟**

ضرور۔ بات یہ ہے کہ اُس کا کلام ہی آپ کی عدالت کرے گا۔ اُس کا کلام رد کرنے سے آپ کی عدالت ہو چکی ہو گی۔

◄ **لیکن کیا ہم اُس کی ساری باتوں پر عمل کر پائیں گے؟ کیا کچھ نہ کچھ ادھورا نہیں رہے گا؟**

بے شک۔ بات یہ نہیں ہے۔ عمل کرنے کے پیچھے جو یونانی لفظ ہے اُس کا مطلب محفوظ رکھنا بھی ہے۔ عمل کرنے کا پہلا قدم مسیح کی باتیں اپنے دل میں محفوظ رکھنا ہے۔ جب ہم نور کی دھوپ سینکتے رہتے ہیں تو اُس کا کلام بھی ہمارے دل میں بیٹھ کر پھل لاتا ہے۔ بڑی بات یہ نہیں کہ ہم ہر بات پر پورے اُتریں۔ بڑی بات یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح جو ہمارا نور ہے ہمارے اندر لبسے

اور اپنی باتیں حرکت میں لائے۔ وہ ہمارا عظیم اُستاد ہے، اور وہ جانتا ہے کہ ہم اُس کے کمزور شاگرد ہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ وہ ہمارا ہاتھ تھامے ساتھ چلے۔

◄ **کیا نور آپ کے دل میں بسا ہوا ہے۔ کیا وہ آپ کا ہاتھ تھامے آپ کے ساتھ چل رہا ہے؟**

یوں یوحنا ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ عیسیٰ مسیح کو حقیر مت جانو بلکہ اُس پر ایمان لاؤ۔ اور یہ ایمان چھپائے مت رکھو۔ کیونکہ عیسیٰ مسیح نور ہے، اور نور کی فطرت یہ ہے کہ وہ پھیل جائے۔

◄ **ایمان دار کو کیا کرنا ہے؟**

- پہلے، اُسے دیکھتے رہو تاکہ اُس کا نور آپ میں پھیلتا جائے، آپ میں چمکتا دمکتا رہے۔
- دوسرے، اُس کی آواز سن کر اُس کی راہوں پر چلتے رہو۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اُس کا ہاتھ تھامے رکھو۔ تب جنت کی راہ یقینی ہے۔

حقیقت میں عیسیٰ مسیح پر ایمان سب سے مشکل اور سب سے آسان کام ہے۔

◄ **اُس پر ایمان سب سے مشکل کام کیوں ہے؟**

جب ہم اُس کے شاگرد بن جاتے ہیں تو وہ چاہتا ہے کہ ہم اپنا ایمان چھپائے نہ رکھیں۔ ساتھ ساتھ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی راہ پر چلیں۔ مطلب ہے محبت کی راہ پر۔ حلیمی کی راہ پر۔

لیکن اُس پر ایمان سب سے آسان کام بھی ہے۔

◄ **اُس پر ایمان سب سے آسان کام کیوں ہے؟**

ہمیں صرف اُس پر ایمان لانا ہے جو نور ہے۔ تب وہ ہمارے اندر پھیل کر ہمیں اپنی محبت سے بھر دے گا، ہمارا ہاتھ تھامے ہمارے ساتھ چلے گا۔ عدالت کے دن جب اُس کا کلام ہمارا سامنا کرے گا تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، کیونکہ ہمارے اندر بسنے والا نور ہمیں بچائے رکھے گا۔ وہی ہمیں جنت تک پہنچائے گا۔

انجیل، یوحنا 12:37-50

اگرچہ عیسیٰ نے یہ تمام الٰہی نشان اُن کے سامنے ہی دکھائے توبھی وہ اُس پر ایمان نہ لائے۔ یوں یسعیاہ نبی کی پیش گوئی پوری ہوئی،

> اے رب، کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟
> اور رب کی قدرت کس پر ظاہر ہوئی؟

چنانچہ وہ ایمان نہ لا سکے، جس طرح یسعیاہ نبی نے کہیں اَور فرمایا ہے،

> اللہ نے اُن کی آنکھوں کو اندھا
> اور اُن کے دل کو بےحس کر دیا ہے،
> ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں،
> اپنے دل سے سمجھیں،
> میری طرف رجوع کریں
> اور مَیں اُنہیں شفا دوں۔

یسعیاہ نے یہ اِس لئے فرمایا کیونکہ اُس نے عیسیٰ کا جلال دیکھ کر اُس کے بارے میں بات کی۔

تو بھی بہت سے لوگ عیسیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔ اُن میں کچھ راہنما بھی شامل تھے۔لیکن وہ اِس کا علانیہ اقرار نہیں کرتے تھے، کیونکہ وہ ڈرتے تھے کہ فریسی ہمیں یہودی جماعت سے خارج کر دیں گے۔ اصل میں وہ اللہ کی عزت کی نسبت انسان کی عزت کو زیادہ عزیز رکھتے تھے۔

پھر عیسیٰ پکار اُٹھا، "جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ اُس پر ایمان رکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ اُسے دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ مَیں نور کی حیثیت سے اِس دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو بھی مجھ پر ایمان لائے وہ تاریکی میں نہ رہے۔ جو میری باتیں سن کر اُن پر عمل نہیں کرتا مَیں اُس کی عدالت نہیں کروں گا، کیونکہ مَیں دنیا کی عدالت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اُسے نجات دینے کے لئے۔ تو بھی ایک ہے جو اُس کی عدالت کرتا ہے۔ جو مجھے رد کر کے میری باتیں قبول نہیں کرتا میرا پیش کیا گیا کلام ہی قیامت کے دن اُس کی عدالت کرے گا۔ کیونکہ جو کچھ مَیں نے بیان کیا ہے وہ میری طرف سے نہیں ہے۔ میرے بھیجنے والے باپ ہی نے مجھے حکم دیا کہ کیا کہنا اور کیا سنانا ہے۔ اور مَیں جانتا ہوں کہ اُس کا حکم ابدی زندگی تک پہنچاتا ہے۔ چنانچہ جو کچھ مَیں سناتا ہوں وہی کچھ ہے جو باپ نے مجھے بتایا ہے۔"

شیطانی طاقتوں سے کیسے بچوں؟

◄ ہم شیطانی طاقتوں سے کس طرح نپٹ سکتے ہیں؟

ہر ایک کا اپنا ہی طریقہ ہوتا ہے۔ اکثر تعویذ رکھتے ہیں۔ بہت لوگ پیر کے پاس جاتے ہیں۔ اَن گنت اَور طریقے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔

◄ اِتنے طریقے کیوں ہوتے ہیں؟

اِس لئے کہ ہم سب کو شیطانی طاقتوں کا تجربہ ہوا کرتا ہے۔ کسی کی بُری نظر لگ جاتی ہے۔ یا کالے جادو سے کوئی حادثہ ہوتا ہے۔ کبھی سپنوں میں، کبھی جاگتے وقت شیطانی طاقتیں ہمارے پلّے پڑتی رہتی ہیں۔ لیکن اِن کے قابو میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انجیل شریف ہمیں اِن سے بچنے کا حل بتاتی ہے۔

◄ انجیل شریف ہمیں اِن سے بچنے کا کیا حل بتاتی ہے؟

آیئے ہم یوحنا کی انجیل میں پیش کیئے گئے حل پر غور کریں۔ فسح کی عید شروع ہونے والی تھی۔ عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ تھوڑی دیر بعد مجھے اِس دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس واپس جانا ہے۔

◄ عیسیٰ مسیح کو کس طرح خدا باپ کے پاس جانا تھا؟

صلیبی موت کے راستے سے۔

دن ڈھلنے لگا تو شام کا کھانا تیار ہوا۔ کھانے میں یہوداہ بھی شریک تھا، وہی جو اُسے دشمن کے حوالے کرے گا۔ عیسیٰ مسیح کو بہت دُکھ ہو رہا تھا کیونکہ وہ یہ جانتا تھا۔ لیکن

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ میری صلیبی موت ضروری ہے۔ ساتھ ساتھ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ مَیں اپنے شاگردوں کو ایک بہت اہم سبق سکھاؤں۔ اُس نے دسترخوان سے اُٹھ کر اپنا لباس اُتار دیا اور کمر پر تولیہ باندھ لیا۔ پھر باسن میں پانی ڈال کر وہ شاگردوں کے پاؤں باری باری دھو دھو کر تولیہ سے خشک کرنے لگا۔ شاگرد دنگ رہ گئے۔

► **وہ کیوں دنگ رہ گئے؟ کیا پاؤں دھونا عام سا کام نہیں تھا؟**

ضرور۔ قدیم زمانے کے اکثر راستے پکّے نہیں تھے۔ وہ دھول اور کیچڑ سے بھرے رہتے تھے۔ عام لوگ یا ننگے پاؤں یا چمڑے کے چپل پہنے سفر کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ روزانہ اپنے پاؤں کو دھونا پڑتا تھا۔ ویسے بھی اِس خاص موقعے پر ضروری تھا کہ سب اپنے پاؤں دھو لیں۔

► **تو پھر شاگرد کیوں دنگ رہ گئے؟**

اِس لئے کہ اُن کا اُستاد یہ کام کر رہا تھا۔

► **یہ کیوں حیرانی کی بات تھی؟**

ایسا کام بہت گندا سمجھا جاتا تھا۔ عام طور پر شاید ہی کوئی غلام یا لونڈی دوسروں کے پاؤں دھوتی تھی۔

اِس لئے جب اُستاد نے اپنا لباس اُتار کر کمر پر تولیہ باندھ لیا تو تمام شاگرد بُت بن گئے۔ پطرس کی باری آئی تو اُس نے کہا، ”خداوند، آپ میرے پاؤں دھونا چاہتے ہیں؟“

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، ”اِس وقت تُو نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں، لیکن بعد میں یہ تیری سمجھ میں آ جائے گا۔“

پطرس بولا، "مَیں کبھی بھی آپ کو میرے پاؤں دھونے نہیں دوں گا!"

◄ پطرس اپنے اعتراض سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

- پہلے، یہ شرم کی بات ہے کہ آپ ہمارے پاؤں دھو رہے ہیں۔
- دوسرے، اے اُستاد، آپ یہ کیوں کر رہے ہیں؟ ہم تو آپ کے ایجنٹ، آپ کے وزیر ہیں۔ ہم ہی بہتر جانتے ہیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے۔ بس ہم پر سارا معاملہ چھوڑ دو۔

◄ کیا آپ ایسے لوگ جانتے ہیں جو اپنے آپ کو خدا کے ایجنٹ سمجھتے ہیں؟

لیکن عیسیٰ مسیح کی سوچ ہماری سوچ سے بہت فرق ہے۔ اُس نے کیا جواب دیا؟ جواب یہ دیا کہ

مجھ سے پاک صاف ہو جاؤ

اُس نے فرمایا، "اگر مَیں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھ تیرا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔"

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

ضروری ہے کہ مَیں ہی تجھے دھوؤں۔ میرا یہ کام قبول کرو تب ہی تیرا میرے ساتھ حصہ ہو گا۔

◄ مسیح کے ساتھ حصہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جب میرا مسیح کے ساتھ حصہ ہے تو مَیں اُس کے گھر کا ہوں، اُس کے گھر والوں میں سے ہوں۔

◄ اُس کا گھر کہاں ہے؟

خدا کے پاس۔ جنت کہہ لیں یا آسمان۔

◄ کیا ہم اپنی کوششوں سے اُس کے گھر والے بن سکتے ہیں؟

کبھی بھی نہیں۔ لازم ہے کہ ہم پہلے اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر شیطانی طاقتوں سے آزاد ہو جائیں۔

◄ دھونے سے عیسیٰ مسیح اپنے ایک خاص کام کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ وہ کیا ہے؟

وہ اپنی صلیبی موت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔

◄ صلیبی موت کیوں دھونے کی طرح ہے؟

اُس کی صلیبی موت ہمیں گناہوں کی گند سے دھو کر شیطانی طاقتوں سے چھڑا دیتی ہے۔

◄ صلیبی موت کا راستہ کیوں ضروری تھا؟

ہم اپنے نیک کاموں سے خدا کو منوا نہیں سکتے کہ وہ ہمیں جہنم سے چھوٹ دے۔ کوئی بھی انسان دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُس نے اپنے نیک کاموں سے اپنے بُرے کاموں کو ڈھانپ دیا ہے۔

◄ وہ کیوں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا؟

اِس لئے کہ ہمارے تمام نیک کام ناکافی ہیں۔ ہمارے بُرے کاموں کی گند ہم سے لپٹی رہتی ہے اور اِن ہی کی وجہ سے ہم شیطانی طاقتوں سے گھیرے رہتے ہیں۔ جس طرح مکھیاں گلے سڑے کھانے کے ارد گرد بھنبھناتی رہتی ہیں، اُسی طرح شیطانی طاقتیں ہمارے بُرے کاموں کے باعث ہمارے ارد گرد بھنبھناتی رہتی ہیں۔ جب تک یہ گند دُور نہ ہو جائے کوئی سہارا نہیں ہے۔

کسی لڑکے کا ذکر ہے جو دھیان نہ دے کر کُھلے گٹر میں گر گیا۔ شکر ہے کہ بچ گیا۔ مگر جب نکلا تو اُس کی حالت قابلِ رحم تھی۔ پورا بدن گندے پانی سے کالا تھا، اور بدبو چاروں طرف پھیل گئی۔

◄ **پہلا کام کیا تھا، جو اُس نے کیا؟**

اُس نے اچھی طرح نہا لیا۔

◄ **کیا یہ کافی نہ ہوتا اگر وہ نہانے کے بجائے اپنے اوپر خوشبو چھڑکتا؟**

کبھی نہیں۔ خوشبو چھڑکنے سے گند دُور نہیں ہوتی۔ بہت امکان بھی ہوتا کہ وہ بیمار پڑ جاتا۔ یہی ہماری خدا کے سامنے حالت ہے۔ ہم اپنے نیک کاموں کی خوشبو سے وہ گند دُور نہیں کر سکتے جو ہمارے بُرے کاموں سے ہم سے لت پت ہو گئی ہے۔ خوشبو کے باوجود یہ بدبو رہتی ہے۔ خوشبو کے باوجود شیطانی طاقتیں ہمیں گھیرے رکھتی ہیں۔ پہلے نہانے کی ضرورت ہے، پاک صاف ہو جانے کی ضرورت ہے۔ تب ہی خوشبو ٹھیک کام کرے گی۔ تب ہی شیطانی طاقتیں ہمیں چھوڑ جائیں گی۔

اِس لئے عیسیٰ مسیح اِس دُنیا میں اُتر آیا۔ اُس نے وہ کام کیا جو ہم نہ کر پائے۔ صرف اُس کا یہ کام ہمیں دھو کر ہمارے بُرے کاموں کی گند دُور کر سکتا ہے۔ اُس سے ہمارے گناہ نہ صرف معاف ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں مٹایا بھی جاتا ہے۔

◄ **وہ کس طرح مٹائے جاتے ہیں؟**

اِس سے کہ عیسیٰ مسیح نے صلیب پر ہمارے گناہوں کی سزا اُٹھا لی ہے۔ جوں ہی ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں ہمارے گناہ مٹ جاتے ہیں، ہم خدا کے سامنے پاک صاف ہو کر شیطانی طاقتوں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

کبھی کبھی جب گٹر بند ہو جائے تو کسی آدمی کو گٹر کے پانی میں اُتر کر اُسے کھولنا پڑتا ہے۔ دیکھو، عیسیٰ مسیح اُس جیسا آدمی ہے۔ وہ جو نُور ہے، جو سراسر پاک ہے اِس دُنیا کے گندے گٹر میں اُتر آیا تاکہ ہمارے بُرے کاموں کی گند دُور کر کے ہمیں شیطانی طاقتوں سے بچائے۔

◄ کیا آپ نے دھونے کا یہ کام قبول کر لیا ہے؟

ایسا کام صرف وہ کر سکتا ہے جو سراسر نُور، سراسر پاک ہے۔

◄ چھوٹے بچے کی مثال لو۔ کیا چھوٹا بچہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے؟

نہیں۔ چھوٹا بچہ اپنے ماں باپ کا ایک کام بھی نہیں کر سکتا۔ ماں باپ پیسے کماتے، اُس کی دیکھ بھال کرتے، اُسے کھانا کھلاتے، اُسے نہاتے ہیں۔ یہی خدا کے سامنے ہمارا حال ہے۔

◄ ہم خدا کے سامنے کس طرح بچے جیسے ہوتے ہیں؟

ہم اپنے آپ کو چھڑا نہیں سکتے۔ یہی بات عیسیٰ مسیح پطرس کو بتانا چاہتا تھا: تُو نجات کا یہ کام نہیں کر سکتا۔ چھوٹے بچے کی طرح اپنے ہاتھ میری طرف پھیلا دے تاکہ مَیں تجھے دھو دوں، تجھے اپنی گود میں لے کر شیطانی طاقتوں سے بچائے رکھوں۔

عیسیٰ مسیح کے سامنے یہی ہماری حالت ہے۔ دُنیا میں ہم نہ اُس کے نُمائندے نہ اُس کے وزیر ہیں۔ ہم صرف اُس کے قرض دار ہیں۔ کیونکہ اُسی نے سب کچھ ہماری خاطر کیا ہے۔ ہم اپنی نجات کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ نہ نیک کام نہ ہدیئے ہمیں نجات دلا سکتے ہیں۔ خدا کے سامنے نہ ہم کسی اَور پر الزام لگا سکتے ہیں نہ کوئی

تقاضا کر سکتے ہیں۔ اُس کے سامنے ہم سب گناہ گار ہی ہیں۔ اِس لئے ہمیں اُس کی ضرورت ہے جس نے ہماری جگہ ہماری سزا برداشت کی۔

- **کیا آپ نے عیسیٰ مسیح کا پاک صاف کرنے والا کام قبول کیا ہے؟**

پطرس جیسا مت بنو۔ اُس نے سوچا، مجھ سے ہی دھونے کا کام ہو جائے گا۔ مَیں ہی آپ کے لئے لڑوں گا۔ مجھے آپ کی مدد کی کیا ضرورت ہے؟ آپ کو تو میری ہی مدد کی ضرورت ہے۔

- **کیا آپ پطرس کی طرح سوچتے ہیں کہ مجھ سے سب کچھ ہو جائے گا؟ یا کیا آپ نے اپنی زندگی مسیح کے سپرد کی ہے؟**

اپنی کوششوں کو چھوڑ دو۔ اپنے آپ پر بھروسا مت کرو۔ صرف اُس پر پورا بھروسا کرنے سے آپ شیطانی طاقتوں سے بچ جائیں گے۔ صرف اُس پر اعتماد کرنے سے آپ عدالت کے دن بچ جائیں گے۔

لیکن عیسیٰ مسیح ایک اَور بات بھی بتانا چاہتا ہے۔ یہ کہ

روزانہ پاک صاف ہو جاؤ

- **جب عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ مَیں ہی پاک صاف کرنے کا یہ کام کر سکتا ہوں تو پطرس نے کیا جواب دیا؟**

وہ بولا، ”تو پھر خداوند، نہ صرف میرے پاؤں بلکہ میرے ہاتھوں اور سر کو بھی دھوئیں!“

- **کیا آپ نے کچھ محسوس کیا؟**

پطرس اب تک اُستاد کو بتانا چاہتا تھا کہ اُسے کیا کرنا ہے۔

◄ تب عیسیٰ مسیح نے کیا جواب دیا؟

> جس شخص نے نہا لیا ہے اُسے صرف اپنے پاؤں کو دھونے کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ وہ پورے طور پر پاک صاف ہے۔ تم پاک صاف ہو، لیکن سب کے سب نہیں۔ (یوحنا 10:13)

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا وجہ ہے کہ صرف اپنے پاؤں کو دھونے کی ضرورت ہوتی ہے؟

اِس میں دو باتیں جڑی ہوئی ہیں:

- ایمان لانے سے ہم اُس کی صلیبی موت سے ایک بار صدا کے لئے پاک صاف ہو جاتے ہیں۔ اِس سے ہمیں نجات یقینی ہے۔
- پھر بھی روزانہ اِس کی ضرورت ہے کہ ہم اُس کے حضور آ کر اُس سے پاک صاف کئے جائیں۔ جب تک ہم دُنیا کی گندی گلیوں میں پھرتے چلیں گے تب تک ہمارے پاؤں بار بار دھول اور کیچڑ سے لت پت ہو جائیں گے، تب تک ہم سے غلطیاں ہوتی رہیں گی۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہم روزانہ اُس سے مِنت کریں کہ وہ ہمارے پاؤں کو دھوئے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ ہم آہستہ آہستہ دوبارہ شیطانی طاقتوں کی زد میں آ جائیں۔

میرے دوست، پطرس جیسے مت بنو۔ عیسیٰ مسیح کو مت بتانا کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ چُپ رہو اور اُسے تکتے رہو۔ اُسی کی آواز سنتے رہو۔ قبول کرو کہ وہی آپ کو روزانہ پاک صاف کر سکتا ہے۔ وہی آپ کو روزانہ شیطانی طاقتوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔

◄ لیکن عیسیٰ مسیح کا کیا مطلب تھا کہ سب کے سب پاک صاف نہیں ہیں؟

یہوداہ اسکریوتی پاک صاف نہیں تھا۔

► اِس سے ہم کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں؟

اَن گنت لوگ عیسیٰ مسیح کے شاگرد کہلاتے ہیں لیکن جھوٹے شاگرد ہیں۔ یہوداہ اِن میں سے ایک تھا۔ وہ پاک صاف نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ شیطانی طاقتوں سے بچ نہیں سکتا تھا۔

► کیوں؟

اُس کے دل نے عیسیٰ مسیح کو رد کیا تھا۔ اپنی صلیبی موت سے عیسیٰ مسیح نے ہمیں پاک صاف کرنے کا کام سرانجام دیا۔ لیکن صرف وہ نجات پاتا ہے جو اُس کا یہ کام قبول کرتا ہے۔

► کیا آپ نے مسیح کی یہ نجات قبول کی ہے؟

تب عیسیٰ مسیح نے ایک تیسری بات فرمائی۔ یہ کہ

میری خادمانہ روح اپناؤ

سب کے پاؤں دھونے کے بعد عیسیٰ مسیح دوبارہ اپنا لباس پہن کر بیٹھ گیا۔ اُس نے فرمایا،

> کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں نے تمہارے لئے کیا کِیا ہے؟ تم مجھے 'اُستاد' اور 'خداوند' کہہ کر مخاطب کرتے ہو اور یہ صحیح ہے، کیونکہ مَیں یہی کچھ ہوں۔ مَیں، تمہارے خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے۔ اِس لئے اب تمہارا فرض بھی ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ مَیں نے تم کو ایک نمونہ دیا ہے تاکہ تم بھی

وہی کرو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا، نہ پیغمبر اپنے بھیجنے والے سے۔ اگر تم یہ جانتے ہو تو اِس پر عمل بھی کرو، پھر ہی تم مبارک ہو گے۔ (یوحنا 13:12-17)

◄ شاگردوں کا کیا فرض ہے؟

فرض یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کریں۔

◄ کیوں؟

اِس لئے کہ اُن کے اُستاد اور خداوند نے یہ کام کیا۔

◄ کیا بڑوں کے پاؤں دھونے پر زیادہ دھیان دینا چاہئے؟

نہیں۔ سب برابر ہیں، چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے۔

◄ کیوں؟

کیونکہ اُستاد اور خداوند نے شاگردوں کی خاطر یہ کام کیا ہے۔

◄ ہم کس طرح ایک دوسرے کے پاؤں دھوتے ہیں؟

اِس سے کہ ہم سب کی برابر خدمت کرتے ہیں۔عیسیٰ مسیح یہ تقاضا نہیں کرتا کہ ہم اُس کی طرح اپنی جان دے کر دوسرے کو پاک صاف کریں۔ یہ ہم کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن جب اُس نے ہمارے لئے نجات کا کام سرانجام دیا تو کیا ہمیں اُس کے نمونے پر نہیں چلنا چاہئے؟

ساتھ ساتھ عیسیٰ مسیح نے ایک وعدہ بھی کیا،

> جو شخص اُسے قبول کرتا ہے جسے مَیں نے بھیجا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ (یوحنا 20:13)

◄ **اِس وعدے کا کیا مطلب ہے؟**

جو بھی مسیح کے نام میں آتا ہے اُسے قبول کرنا ہے۔ جب ہم اُسے قبول کرتے ہیں تو ہم مسیح کو اور اُس میں خدا باپ کو قبول کرتے ہیں۔ تب ہی ہمیں کثرت سے برکت ملتی ہے۔ ایک دوسرے کی خدمت کرنے سے ہم تقویت بھی پاتے ہیں، وہ تقویت جس سے ہم شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

آخری بات جو عیسیٰ مسیح ہمیں بتانا چاہتا ہے:

شیطانی طاقتوں سے میری حفاظت قبول کرو

اب عیسیٰ مسیح مضطرب ہونے لگا۔ وہ بولا، "مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔"

◄ **عیسیٰ مسیح نے یہ کیوں فرمایا؟ اگر یہ ہونا ہی تھا تو یہ کہنے سے کیا فرق پڑتا تھا؟**

- وہ چاہتا تھا کہ ہر ایک اپنے آپ کو پرکھے۔
- وہ یہوداہ کو توبہ کرنے کا ایک آخری موقع دینا چاہتا تھا۔

شاگرد اُلجھن میں پڑ گئے۔ تب ایک شاگرد نے عیسیٰ مسیح کی طرف سر جھکا کر پوچھا، "خداوند، یہ کون ہے؟"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، "جسے مَیں روٹی کا لقمہ شوربے میں ڈبو کر دوں، وہی ہے۔" پھر لقمے کو ڈبو کر اُس نے یہوداہ اسکریوتی کو دے دیا۔ جوں ہی یہوداہ نے یہ لقمہ

لے لیا ابلیس اُس میں سما گیا۔ اُستاد نے اُسے بتایا، "جو کچھ کرنا ہے وہ جلدی سے کر لے۔" دوسروں کو معلوم نہ ہوا کہ اُستاد نے یہ کیوں کہا۔ لیکن لقمہ لیتے ہی یہوداہ باہر نکل گیا۔ رات کا وقت تھا۔

◄ لقمہ لینے سے ہم یہوداہ کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟

لقمہ لینے سے یہوداہ نے اپنی غلط راہ پر چلنے کا اصرار کیا۔ مسیح نے پاک صاف ہو جانے کی دعوت دی پر یہوداہ نے یہ دعوت رد کی۔ مسیح نے یہوداہ کو توبہ کرنے کا آخری موقع دیا پر یہوداہ نے انکار کیا۔ نتیجے میں وہ ابلیس کے پورے قبضے میں آ گیا۔ اب وہ عیسیٰ مسیح کی حفاظت سے نکل کر ابلیس کے راج میں آ گیا۔ اب واپس آنا ناممکن ہو گیا۔ رات کا وقت تھا، اور یہوادہ کے دل میں بھی اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

◄ کیا آپ کو عیسیٰ مسیح کی حفاظت حاصل ہے؟

پہلے قبول کرو کہ وہی آپ کو پاک صاف کر سکتا ہے۔ ہاں، وہی آپ کو روزانہ پاک صاف کر سکتا ہے۔ وہی آپ کو خدمت کی وہ روح دے سکتا ہے جس سے سب پر برکت برسے گی۔ اور وہی آپ کی شیطانی طاقتوں سے حفاظت کر سکتا ہے۔

انجیل، یوحنا 13:1-30

فسح کی عید اب شروع ہونے والی تھی۔ عیسیٰ جانتا تھا کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ مجھے اِس دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جانا ہے۔ گو اُس نے ہمیشہ دنیا میں

اپنے لوگوں سے محبت رکھی تھی، لیکن اب اُس نے آخری حد تک اُن پر اپنی محبت کا اظہار کیا۔

پھر شام کا کھانا تیار ہوا۔ اُس وقت ابلیس شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کے دل میں عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کرنے کا ارادہ ڈال چکا تھا۔ عیسیٰ جانتا تھا کہ باپ نے سب کچھ میرے سپرد کر دیا ہے اور کہ مَیں اللہ میں سے نکل آیا اور اب اُس کے پاس واپس جا رہا ہوں۔ چنانچہ اُس نے دسترخوان سے اُٹھ کر اپنا لباس اُتار دیا اور کمر پر تولیہ باندھ لیا۔ پھر وہ باسن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور بندھے ہوئے تولیہ سے پونچھ کر خشک کرنے لگا۔ جب پطرس کی باری آئی تو اُس نے کہا، ”خداوند، آپ میرے پاؤں دھونا چاہتے ہیں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اِس وقت تُو نہیں سمجھتا کہ مَیں کیا کر رہا ہوں، لیکن بعد میں یہ تیری سمجھ میں آ جائے گا۔“

پطرس نے اعتراض کیا، ”مَیں کبھی بھی آپ کو میرے پاؤں دھونے نہیں دوں گا!“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں تجھے نہ دھوؤں تو میرے ساتھ تیرا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔“

یہ سن کر پطرس نے کہا، ”تو پھر خداوند، نہ صرف میرے پاؤں بلکہ میرے ہاتھوں اور سر کو بھی دھوئیں!“

عیسیٰ نے جواب دیا، "جس شخص نے نہا لیا ہے اُسے صرف اپنے پاؤں کو دھونے کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ وہ پورے طور پر پاک صاف ہے۔ تم پاک صاف ہو، لیکن سب کے سب نہیں۔" (عیسیٰ کو معلوم تھا کہ کون اُسے دشمن کے حوالے کرے گا۔ اِس لئے اُس نے کہا کہ سب کے سب پاک صاف نہیں ہیں۔)

اُن سب کے پاؤں دھونے کے بعد عیسیٰ دوبارہ اپنا لباس پہن کر بیٹھ گیا۔ اُس نے سوال کیا، "کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں نے تمہارے لئے کیا کِیا ہے؟ تم مجھے 'اُستاد' اور 'خداوند' کہہ کر مخاطب کرتے ہو اور یہ صحیح ہے، کیونکہ مَیں یہی کچھ ہوں۔ مَیں، تمہارے خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے۔ اِس لئے اب تمہارا فرض بھی ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ مَیں نے تم کو ایک نمونہ دیا ہے تاکہ تم بھی وہی کرو جو مَیں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا، نہ پیغمبر اپنے بھیجنے والے سے۔ اگر تم یہ جانتے ہو تو اِس پر عمل بھی کرو، پھر ہی تم مبارک ہو گے۔

مَیں تم سب کی بات نہیں کر رہا۔ جنہیں مَیں نے چن لیا ہے اُنہیں مَیں جانتا ہوں۔ لیکن کلامِ مُقدّس کی اِس بات کا پورا ہونا ضرور ہے، 'جو میری روٹی کھاتا ہے اُس نے مجھ پر لات اُٹھائی ہے۔' مَیں تم کو اِس سے پہلے کہ وہ پیش آئے یہ ابھی بتا رہا ہوں، تاکہ جب وہ پیش آئے تو تم ایمان لاؤ کہ مَیں وہی ہوں۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو شخص اُسے قبول کرتا ہے جسے مَیں نے

بھیجا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔“

اِن الفاظ کے بعد عیسیٰ نہایت مضطرب ہوا اور کہا، ”مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے دشمن کے حوالے کر دے گا۔“

شاگرد اُلجھن میں ایک دوسرے کو دیکھ کر سوچنے لگے کہ عیسیٰ کس کی بات کر رہا ہے۔ ایک شاگرد جسے عیسیٰ پیار کرتا تھا اُس کے قریب ترین بیٹھا تھا۔ پطرس نے اُسے اشارہ کیا کہ وہ اُس سے دریافت کرے کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔

اُس شاگرد نے عیسیٰ کی طرف سر جھکا کر پوچھا، ”خداوند، یہ کون ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”جسے مَیں روٹی کا لقمہ شوربے میں ڈبو کر دوں، وہی ہے۔“ پھر لقمے کو ڈبو کر اُس نے شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کو دے دیا۔ جوں ہی یہوداہ نے یہ لقمہ لے لیا ابلیس اُس میں سما گیا۔ عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”جو کچھ کرنا ہے وہ جلدی سے کر لے۔“ لیکن میز پر بیٹھے لوگوں میں سے کسی کو معلوم نہ ہوا کہ عیسیٰ نے یہ کیوں کہا۔ بعض کا خیال تھا کہ چونکہ یہوداہ خزانچی تھا اِس لئے وہ اُسے بتا رہا ہے کہ عید کے لئے درکار چیزیں خرید لے یا غریبوں میں کچھ تقسیم کر دے۔

چنانچہ عیسیٰ سے یہ لقمہ لیتے ہی یہوداہ باہر نکل گیا۔ رات کا وقت تھا۔

المسیح کی نئی برادری

ایک شام عیسیٰ مسیح نے دسترخوان سے اُٹھ کر اپنے شاگردوں کے پاؤں دھو دیئے۔

◄ اِس سے وہ ہمیں کیا سکھانا چاہتا تھا؟

یہ کہ تم سب کو میری خدمت کی ضرورت ہے—پاک صاف کرنے کی خدمت۔ میرا شاگرد بننے کی بس ایک ہی شرط ہے—یہ کہ تم میری یہ خدمت قبول کرو۔ یہ نہ سوچو کہ تم اپنی کوششوں سے پاک صاف ہو سکتے ہو۔ میری خدمت قبول کرو۔ تب ہی تم شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہو گے۔ تب ہی تم عدالت کے دن بچ جاؤ گے۔ تب ہی تم خود بھی یہ خدمت کرنا سیکھ جاؤ گے۔ کیونکہ ایک دوسرے کی خدمت میرے گھر والوں کا لاثانی نشان ہے۔

ایک تھا جو مسیح کی یہ خدمت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا—یہوداہ۔ نتیجے میں اُس کا دل اندھیرا ہو گیا اور وہ ابلیس کے قبضے میں آ گیا۔ تب وہ چلا گیا تاکہ مسیح کو دشمن کے حوالے کرے۔

اب مسیح نے ایک نیا مضمون چھیڑا۔

◄ کونسا مضمون؟

یہ کہ میری موت اور جی اُٹھنے سے ایک نیا زمانہ شروع ہو گا۔ ایک نئی برادری قائم ہو جائے گی۔ اِس میں تین باتیں اہم ہیں۔پہلی بات،

نئی برادری کی شان پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور اللّٰہ نے اُس میں جلال پایا ہے۔
>
> (یوحنا 31:13)

◄ ابنِ آدم کون ہے؟

ابنِ آدم عیسیٰ مسیح ہے جس کے بارے میں دانیال نبی نے صدیوں پہلے رویا دیکھ کر فرمایا تھا کہ

> آسمان کے بادلوں کے ساتھ ساتھ کوئی آ رہا ہے جو ابنِ آدم سا لگ رہا ہے۔ جب قدیم الایام کے قریب پہنچا تو اُس کے حضور لایا گیا۔ اُسے سلطنت، عزت اور بادشاہی دی گئی، اور ہر قوم، اُمّت اور زبان کے افراد نے اُس کی پرستش کی۔ اُس کی حکومت ابدی ہے اور کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔
>
> (دانیال 14-13:7)

◄ قدیم الایام کون ہے؟

خدا جس کے سامنے ابنِ آدم کو لایا گیا۔ یعنی عیسیٰ مسیح اپنی جان دینے کے بعد جی اُٹھا اور دوبارہ خدا باپ کے حضور آیا۔

◄ کس نے جلال پایا؟

عیسیٰ مسیح اور خدا باپ دونوں نے جلال پایا۔

◄ عیسیٰ مسیح نے کس طرح جلال پایا؟

اپنی جان ہماری خاطر دے کر جی اُٹھنے سے۔

◄ **خدا باپ کو کس طرح جلال مل گیا؟**

اُس نے ازل سے اپنے فرزند کو اِس دُنیا میں بھیجنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ سب کچھ اُس کے منصوبے کے تحت ہوا تھا۔ یوں اُسے اپنے فرزند میں جلال مل گیا۔

یہ کتنا عظیم منصوبہ تھا! اُس کا فرزند اپنی شان و شوکت چھوڑ کر اِس دُنیا میں اُتر آیا تاکہ ناقص انسان کی خاطر اپنی جان دے۔ یہ کیسی گہری محبت تھی! اُس نے ہمیں بچایا، ہم جو اِس لائق نہیں تھے۔

یوحنا کی پوری انجیل اِسی پر زور دیتی ہے: کہ خدا باپ نے اپنے فرزند کے وسیلے سے ایسا کام کیا جو انسان کی عام سوچ سے کہیں دُور ہے۔ انسان اپنے آپ کو بڑا بنانا چاہتا ہے۔ اِس کے برعکس خدا کے فرزند نے آسمانی جلال سے اُتر کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور موت تک تابع رہا۔ اِسی سے اُس نے جلال پایا۔

انسان کو زیادہ تر اپنی ہی فکر رہتی ہے۔ اُس کی محبت کا دائرہ بہت محدود رہتی ہے۔ خدا فرق ہے۔ اُسے ہم سب کی فکر رہتی ہے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہم سب جنت کی خوشیوں سے محروم رہ جائیں۔ اِس لئے اُس نے اپنے فرزند کے وسیلے سے ہمیں گناہ اور موت کے پنجے سے چھڑایا۔ اُس کی اِس گہری محبت سے اُس کا لاثانی جلال ظاہر ہوتا ہے۔

لیکن اب دھیان دیں۔ پسِ پردہ عیسیٰ مسیح ایک اَور بات بھی اپنے شاگردوں کو بتانا چاہتا تھا۔ یہ کہ جو مجھ پر ایمان لائے وہ بھی میرے اِس جلال میں شریک ہو جائے گا۔

◄ **ایمان دار کیوں اِس جلال میں شریک ہو جائے گا؟**

جو اُس پر ایمان لاتا ہے وہ اُس کا گھر والا بن جاتا ہے۔ اِس سے وہ اُس کے جلال میں بھی شریک ہو جاتا ہے۔

► کیا آپ کو یہ شان حاصل ہوئی ہے جو اُس کے گھر والوں کو حاصل ہوتی ہے؟

دوسری بات،

نئی برادری کے نئے حکم پر چلو

عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ تھوڑی دیر بعد مَیں چلا جاؤں گا۔ اور جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔

> مَیں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں، یہ کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ جس طرح مَیں نے تم سے محبت رکھی اُسی طرح تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو۔ اگر تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے تو سب جان لیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔ (یوحنا 13:34-35)

► ایک دوسرے سے محبت رکھنا نیا حکم نہیں تھا۔ کیا خدا نے پہلے سے اسرائیلیوں کو نہیں بتایا تھا کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو؟

ضرور (دیکھئے توریت، احبار 18:19)۔

► تو پھر اِسے کیوں نیا حکم کہا جاتا ہے؟

اپنی صلیبی موت سے عیسیٰ مسیح نے ایک نئی برادری کی بُنیاد ڈالی۔ اِس برادری کا نشان وہ محبت ہے جو اُس نے خود دُنیا میں اُتر کر انسان کے واسطے اپنی جان دینے سے دکھائی۔

► کیا آپ اِس حکم پر چلتے ہیں؟

تیسری بات،

نئی برادری کی ٹھوس بنیاد پر کھڑے رہو

اب دھیان دیں کہ پطرس نے عیسیٰ مسیح کی بات پر کیا کہا۔ اُس نے پوچھا، ”خداوند، آپ کہاں جا رہے ہیں؟“

- ◄ یہ سوال کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ کیوں؟

ابھی ابھی عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں کو محبت کا نیا حکم دیا تھا، لیکن پطرس نے اِس پر غور ہی نہ کیا۔ اُسے بس اِس کی فکر تھی کہ اُستاد کہیں جا رہا ہے۔

- ◄ وہ یہ کیوں جاننا چاہتا تھا؟

پطرس اب تک اپنے آپ کو مسیح کا ایجنٹ سمجھتا تھا۔ اُس کا وزیر جو سب کچھ کنٹرول کرنا چاہتا تھا۔

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، ”جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تُو میرے پیچھے نہیں آ سکتا۔ لیکن بعد میں تُو میرے پیچھے آ جائے گا۔“

پطرس نے سوال کیا، ”خداوند، مَیں آپ کے پیچھے ابھی کیوں نہیں جا سکتا؟ مَیں آپ کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہوں۔“

لیکن عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، ”تُو میرے لئے اپنی جان دینا چاہتا ہے؟ مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین مرتبہ مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔“

پطرس کو پورا یقین تھا کہ وہ اپنی جان دینے کو تیار تھا۔ لیکن عیسیٰ مسیح کا جواب صاف ہے: تُو میرے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ تیری کوششیں ناکافی ہیں۔

- ◄ وہ کیوں ناکافی ہیں؟

ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتے۔ نہ ہم اپنی کوششوں سے جنت میں داخل ہوسکتے ہیں، نہ ثواب کما سکتے ہیں۔ مسیح تو جنت میں داخل ہونے کا واحد وسیلہ ہے، کیونکہ اُس نے اپنی صلیبی موت سے ہمیں چھٹکارا دیا ہے۔

یہی نئی برادری کی مضبوط بنیاد ہے۔ اگر ہماری ناقص کوششیں اِس برادری کی بنیاد ہوتیں تو یہ بنیاد ناقص ہوتی۔ لیکن نئی برادری کی بنیاد نجات کا وہ کام ہے جو اُس نے ہماری خاطر کیا ہے۔

کیا آپ کو مسیح کی نئی برادری کی شان حاصل ہے؟ کیا اِس برادری کا نیا حکم آپ کو اُبھار رہا ہے؟ کیا آپ کی زندگی اور مستقبل اِسی برادری کی ٹھوس بنیاد پر قائم ہے؟

انجیل، یوحنا 13:31-38

یہوداہ کے چلے جانے کے بعد عیسیٰ نے کہا، ”اب ابنِ آدم نے جلال پایا اور اللہ نے اُس میں جلال پایا ہے۔ ہاں، چونکہ اللہ کو اُس میں جلال مل گیا ہے اِس لئے اللہ اپنے میں فرزند کو جلال دے گا۔ اور وہ یہ جلال فوراً دے گا۔ میرے بچو، مَیں تھوڑی دیر اَور تمہارے پاس ٹھہروں گا۔ تم مجھے تلاش کرو گے، اور جو کچھ مَیں یہودیوں کو بتا چکا ہوں وہ اب تم کو بھی بتاتا ہوں، جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔ مَیں تم کو ایک نیا حکم دیتا ہوں، یہ کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ جس طرح مَیں نے تم سے محبت رکھی اُسی طرح تم بھی ایک دوسرے سے محبت کرو۔ اگر تم ایک دوسرے سے محبت رکھو گے تو سب جان لیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔“

پطرس نے پوچھا، ”خداوند، آپ کہاں جا رہے ہیں؟“
عیسیٰ نے جواب دیا، ”جہاں مَیں جا رہا ہوں وہاں تُو میرے پیچھے نہیں آ سکتا۔ لیکن بعد میں تُو میرے پیچھے آ جائے گا۔“
پطرس نے سوال کیا، ”خداوند، مَیں آپ کے پیچھے ابھی کیوں نہیں جا سکتا؟ مَیں آپ کے لئے اپنی جان تک دینے کو تیار ہوں۔“
لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو میرے لئے اپنی جان دینا چاہتا ہے؟ مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ مرغ کے بانگ دینے سے پہلے پہلے تُو تین مرتبہ مجھے جاننے سے انکار کر چکا ہو گا۔

مت گھبراؤ

ابدی منزل کی راہ

فسح کی عید تھی۔ عیسیٰ مسیح شاگردوں کو اِس کے لئے تیار کرنے لگا کہ تھوڑی دیر بعد مَیں تمہاری خاطر اپنی جان دوں گا۔ شاگرد اُس وقت پوری بات نہ سمجھ سکے، لیکن وہ بے چین ہونے لگے۔ تھوڑی دیر پہلے یوں لگ رہا تھا کہ اُستاد اسرائیل کا وہ بادشاہ بنے گا جس کے لئے سب تڑپ رہے تھے۔ اب اِس کے اُلٹ ہو رہا تھا۔ یہ سوال بھی اُٹھنے لگا کہ ہمارا کیا بنے گا؟

اِس دُکھی ماحول میں ضروری تھا کہ شاگردوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اُن کا آقا جانتا تھا کہ اِس وقت وہ سب کچھ سمجھ نہیں پائیں گے۔ لیکن بعد میں یہ باتیں اُنہیں صحیح پٹڑی پر لائیں گی۔ پہلی بات،

مت گھبراؤ: تمہارا ابدی گھر ہے

اُس نے فرمایا،

> تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بے شمار مکان ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا مَیں تم کو بتاتا کہ مَیں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے کے لئے وہاں جا رہا ہوں؟ اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو واپس آ کر تم کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں وہاں

تم بھی ہو۔ اور جہاں مَیں جا رہا ہوں اُس کی راہ تم جانتے ہو۔

(یوحنا 14:1-4)

◄ **شاگرد کس پر ایمان رکھتے ہیں؟**

خدا پر۔

◄ **اگر وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں تو اُن کو کس پر ایمان رکھنا چاہیئے؟**

اُن کو عیسیٰ مسیح پر بھی ایمان رکھنا چاہیئے۔

◄ **کیوں؟**

کیونکہ وہ خدا باپ کا فرزند ہے جو اُس کے پاس جا کر اُن کے لئے جگہ تیار کرے گا۔

◄ **خدا کے گھر میں کیا ہے؟**

خدا کے گھر کے بہت سے مکان ہیں۔

◄ **ہمارے لئے یہ کیوں خوش خبری ہے؟**

یہ خوش خبری اِس لئے ہے کہ خدا کے گھر والوں کے لئے مکان تیار ہیں۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اُس کے پاس ہمارا ابدی گھر تیار ہے۔

◄ **لیکن ہم کس طرح اُس کے گھر والے بن سکتے ہیں؟**

عیسیٰ مسیح پر ایمان رکھنے سے۔ اُسی نے اپنے لوگوں کے لئے جگہ تیار کر لی ہے۔

◄ **وہ کیوں اپنے لوگوں کے لئے جگہ تیار کرنے جا رہا تھا؟**

تاکہ جہاں وہ ہے ہم بھی ہوں۔

◄ **لیکن ہم وہاں کس طرح پہنچ سکتے ہیں؟**

ایک خاص راہ سے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا، "جہاں مَیں جا رہا ہوں اُس کی راہ تم جانتے ہو۔"

توما شاگرد جھٹ سے بول اُٹھا، "خداوند، ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ تو پھر ہم اُس کی راہ کس طرح جانیں؟"

جواب میں عیسیٰ مسیح نے ایک نیا سبق سکھایا۔ یہ کہ

مت گھبراؤ: مَیں ابدی گھر کی راہ ہوں

اُس نے فرمایا،

> راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔ (یوحنا 6:14)

◄ راہ کون ہے؟

راہ عیسیٰ مسیح ہے۔

◄ اِس سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

اپنی صلیبی موت سے مَیں نہ صرف خدا باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ اِس سے مَیں تمہارے لئے خدا کے گھر تک پہنچنے کی راہ بنا رہا ہوں۔ ہاں، مَیں ہی وہ راہ ہوں۔ خدا تک پہنچانے والی اَور کوئی راہ نہیں ہے۔

◄ عیسیٰ مسیح راہ ہے۔ لیکن اِس کا کیا مطلب ہے کہ وہ حق ہے؟

حق کا مطلب سچائی ہے۔ اِس کے پیچھے یہ خیال ہے کہ جس پر پورا بھروسا کیا جا سکتا ہے وہ سچا، وہ حق ہے۔ جو چیز جھوٹی ہے اُس پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن عیسیٰ مسیح پر پورا بھروسا کیا جا سکتا ہے۔ اُس میں اُنیس بیس کا فرق بھی نہیں ہے۔

- ◄ عیسیٰ مسیح راہ اور حق ہے۔ تو اِس کا کیا مطلب ہے کہ وہ زندگی ہے؟

وہ زندگی کا سرچشمہ ہے۔ وہ موت پر غالب آیا، اِس لئے ہم بھی اُس سے زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ وہی خدا کے گھر پہنچنے کا راستہ ہے، اُسی پر ہم پورا بھروسا رکھ سکتے ہیں، اور اُسی سے ہمیں ابدی زندگی ملتی ہے۔ تیسری بات،

مت گھبراؤ: میرا باپ تمہارا باپ بھی ہے

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اگر تم نے مجھے جان لیا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ تم میرے باپ کو بھی جان لو گے۔ اور اب سے ایسا ہے بھی۔ تم اُسے جانتے ہو اور تم نے اُس کو دیکھ لیا ہے۔ (یوحنا 14:7)

- ◄ عیسیٰ مسیح کو جان لیا تو کس کو جان لیا؟

اُسے جان لیا تو باپ کو بھی جان لیا۔

- ◄ عیسیٰ مسیح کو جان لینے سے ہم خدا باپ کو کس طرح جان لیتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح خدا باپ کا فرزند ہے۔ اِس لئے جب ہم مسیح کو جانتے ہیں تو خدا باپ کو بھی جانتے ہیں۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح کہہ سکتا تھا کہ تم اُسے جانتے ہو۔

اب فلپّس سے رہا نہ گیا۔ اُس نے پوچھا، "اے خداوند، باپ کو ہمیں دکھائیں۔ بس یہی ہمارے لئے کافی ہے۔"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> فلپّس، مَیں اِتنی دیر سے تمہارے ساتھ ہوں، کیا اِس کے باوجود تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔
>
> (یوحنا 9:14)

- ◄ جواب کیا ہے؟

جس نے عیسیٰ مسیح کو دیکھا اُس نے خدا باپ کو دیکھا ہے۔

- ◄ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

اِس کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح خدا باپ کا فرزند ہے۔ اِس لئے جو اُسے دیکھتا ہے وہ خدا باپ کو بھی دیکھتا ہے۔ یہی اِس کا مطلب ہے جب اُس نے فرمایا کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔

- ◄ ہمارے لئے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

جب ہم عیسیٰ مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو اُس کا باپ ہمارا باپ بھی بن جاتا ہے۔ عیسیٰ مسیح سے ہم نہ صرف خدا کے گھر والے بن جاتے ہیں بلکہ خدا ہمارا باپ بھی بن جاتا ہے۔ اِس لئے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ایک آخری بات،

مت گھبراؤ: تم بڑے کام کرو گے

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> میری بات کا یقین کرو کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔ یا کم از کم اُن کاموں کی بنا پر یقین کرو جو مَیں نے کئے ہیں۔ (یوحنا 11:14)

► **شاگردوں کو کس کی بات کا یقین کرنا چاہئے؟**

اپنے اُستاد کی بات کا۔

► **سب سے بڑی وجہ کیا تھی کہ اُنہیں اُس کی بات کا یقین کرنا چاہئے تھا؟**

اُنہوں نے اُس کے معجزے دیکھے، اُس کا کلام سنا تھا۔

► **اُنہیں اُس کے کاموں سے کیوں یقین آنا چاہئے تھا؟**

اِس لئے کہ اُس کے کام عام کام نہیں تھے۔ مسیح کا ہر کام اُس کے باپ کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ جتنے یہ کام عیسیٰ مسیح کے تھے اُتنے ہی وہ باپ کے کام بھی تھے۔ کیونکہ خدا باپ اور فرزند میں پوری یگانگت ہے۔

لیکن عیسیٰ مسیح نے آگے ایک بات فرمائی جو حیران کُن ہے:

> مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ وہی کچھ کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے کام کرے گا، کیونکہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ (یوحنا 12:14)

► **حیران کُن بات کیا ہے؟**

یہ کہ عیسیٰ مسیح کے شاگرد اُس کے کام کریں گے۔

► **وہ کیوں اُس کے کام کریں گے؟**

اِس لئے کہ جو ایمان رکھتا ہے وہ اُس کا گھر والا ہے۔ اور گھر والوں کے لئے یہ ایک قدرتی بات ہے کہ وہ مل کر وہ کام کریں جو اُن کا سرپرست چاہتا ہے۔

ایمان دار نہ صرف عیسیٰ مسیح کے سے کام کریں گے بلکہ اِن سے بڑھ کر کام بھی کریں گے۔

◄ یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

عیسیٰ مسیح اِس کی وجہ بتاتا ہے: مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔

◄ باپ کے پاس جانا کیوں اِس کی وجہ ہے؟

مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد روح القدس نازل ہو گا۔ اِسی روح کی مدد سے مسیح کے شاگرد بڑے کام کریں گے۔ لیکن اُن کے یہ کام اُن کی اپنی طاقت سے کیے نہیں جائیں گے۔ یہ صاف بیان کرنے کے لئے مسیح نے فرمایا،

> جو کچھ تم میرے نام میں مانگو مَیں دوں گا تاکہ باپ کو فرزند میں جلال مل جائے۔ جو کچھ تم میرے نام میں مجھ سے چاہو وہ مَیں کروں گا۔ (یوحنا 14-13:14)

◄ یہ کام کس کے نام میں کیے جائیں گے؟

یہ کام مسیح کے نام میں مانگنے سے کیے جائیں گے۔

غرض، گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا ابدی گھر ہے، اور ہمیں وہاں پہنچنے کی راہ بھی حاصل ہے یعنی عیسیٰ مسیح۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مسیح کا باپ ہمارا باپ بھی بن گیا ہے۔ گھر والوں کی حیثیت سے ہم مسیح کے نام میں بڑے کام کریں گے۔

◄ کیا آپ بھی مسیح کے نام میں بڑے کام کرنے کے لئے تیار ہیں؟

انجیل، یوحنا 14:1-14

”تمہارا دل نہ گھبرائے۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بے شمار مکان ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیا مَیں تم کو بتاتا کہ مَیں تمہارے لئے جگہ تیار کرنے کے لئے وہاں جا رہا ہوں؟ اور اگر مَیں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو واپس آ کر تم کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا تاکہ جہاں مَیں ہوں وہاں تم بھی ہو۔ اور جہاں مَیں جا رہا ہوں اُس کی راہ تم جانتے ہو۔“

توما بول اُٹھا، ”خداوند، ہمیں معلوم نہیں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ تو پھر ہم اُس کی راہ کس طرح جانیں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”راہ اور حق اور زندگی مَیں ہوں۔ کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس نہیں آ سکتا۔ اگر تم نے مجھے جان لیا ہے تو اِس کا مطلب ہے کہ تم میرے باپ کو بھی جان لو گے۔ اور اب سے ایسا ہے بھی۔ تم اُسے جانتے ہو اور تم نے اُس کو دیکھ لیا ہے۔“

فلپّس نے کہا، ”اے خداوند، باپ کو ہمیں دکھائیں۔ بس یہی ہمارے لئے کافی ہے۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”فلپّس، مَیں اِتنی دیر سے تمہارے ساتھ ہوں، کیا اِس کے باوجود تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا

ہے۔ تو پھر تُو کیونکر کہتا ہے، 'باپ کو ہمیں دکھائیں'؟ کیا تُو ایمان نہیں رکھتا
کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے؟ جو باتیں مَیں تم کو بتاتا ہوں وہ
میری نہیں بلکہ مجھ میں رہنے والے باپ کی طرف سے ہیں۔ وہی اپنا کام
کر رہا ہے۔ میری بات کا یقین کرو کہ مَیں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں
ہے۔ یا کم از کم اُن کاموں کی بنا پر یقین کرو جو مَیں نے کئے ہیں۔ مَیں تم کو
سچ بتاتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان رکھے وہ وہی کچھ کرے گا جو مَیں کرتا ہوں۔ نہ
صرف یہ بلکہ وہ اِن سے بھی بڑے کام کرے گا، کیونکہ مَیں باپ کے پاس جا
رہا ہوں۔ اور جو کچھ تم میرے نام میں مانگو مَیں دوں گا تاکہ باپ کو فرزند میں
جلال مل جائے۔ جو کچھ تم میرے نام میں مجھ سے چاہو وہ مَیں کروں گا۔

فتح مند زندگی

روح القدس کا کام

ہر انسان کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ ہر ایک اپنے گھر والوں کے لئے عزت اور سُکھ کا باعث ہونا چاہتا ہے۔ ہم سب فتح مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں—ایسی زندگی جو ہر چیلنج کا سامنا کر پائے، ہر رکاوٹ پر غالب آئے۔

◄ لیکن ہم کس طرح فتح مند رہ سکتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح نے اِس کا صاف جواب دیا۔ عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ تھوڑی دیر بعد مجھے اِس دُنیا سے کوچ کر جانا ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ اپنے شاگردوں کو کچھ ہدایات دوں۔ اب اُس نے ایک نئی بات چھیڑی۔ ایک ایسی بات جو شاگرد اُس وقت نہیں سمجھ سکتے تھے۔ بات کیا تھی؟ روح القدس۔

◄ اُس نے روح القدس کی بات کیوں چھیڑی؟

وہ شاگردوں کو اِس بات کے لئے تیار کرنا چاہتا تھا کہ میرے جی اُٹھنے کے بعد روح القدس نازل ہو گا۔

◄ لیکن روح القدس کے آنے کا کیا مقصد تھا؟ اُسے پانے سے ہمیں کیا حاصل ہوتا ہے؟

اِس کا مختصر جواب یہ ہے کہ اُس سے ہمیں فتح مند زندگی حاصل ہو گی۔ فتح مند زندگی گزارنے میں روح القدس ہماری مدد کرے گا۔

◄ روح القدس فتح مند زندگی گزارنے میں ہماری مدد کس طرح کرے گا؟

اِس سوال کا جواب عیسیٰ مسیح دینا چاہتا تھا۔ پہلی بات،

روح سے میری قربت پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے احکام کے مطابق زندگی گزارو گے۔ اور مَیں باپ سے گزارش کروں گا تو وہ تم کو ایک اَور مددگار دے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا یعنی سچائی کا روح، جسے دنیا پا نہیں سکتی، کیونکہ وہ نہ تو اُسے دیکھتی نہ جانتی ہے۔ لیکن تم اُسے جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور آئندہ تمہارے اندر رہے گا۔ (یوحنا 14:15-17)

◄ کون مسیح کے احکام کے مطابق زندگی گزارے گا؟

وہ جو اُسے پیار کرتا ہے۔ مسیح کے پیچھے ہو لینے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اُسے اپنا ووٹ دیں۔ اُسے پارٹی بازی سے نفرت ہے۔ وہ ایک ہی بات چاہتا ہے۔ یہ کہ ہم اُسے پیار کریں۔ کیونکہ اُسے پیار کریں گے تو خود بخود اُس کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں گے۔

آج کل سولر لائٹ عام ہو گئی ہے۔ دھوپ میں اُس کی بیٹری، سولر پینل سے چارج ہونے لگتی ہے۔ اندھیرا شروع ہوا تو لائٹ آن ہو جاتی ہے۔ مطلب ہے جو بجلی سولر پینل سے پیدا ہوئی ہے وہ لائٹ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

ہم بھی اُس جیسی لائٹ ہیں۔ ہمارا بس ایک ہی کام ہے، یہ کہ عیسیٰ مسیح کی محبت بھری دھوپ سینکیں۔ اُس کی محبت جذب کر لینے سے ہماری محبت بھڑک اُٹھتی

ہے اور ہم سولر پینل کی لائٹ کی طرح دُنیا کے اندھیرے میں اُس کی روشنی پھیلانے لگتے ہیں۔ یہی عیسیٰ مسیح کا مطلب ہے: جب ہم اُسے پیار کرتے ہیں تو اُس کی محبت بھری دھوپ سینکتے ہیں۔ تب ہی ہم اُس کے احکام پر چل پائیں گے۔

► لیکن عیسیٰ مسیح کو باپ کے پاس جانا تھا۔ اُس کے بعد شاگرد کس طرح اُس کی دھوپ سینک سکتے تھے؟

خدا باپ ایک اَور مددگار دے گا۔

► پہلا مددگار کون تھا؟

پہلا مددگار عیسیٰ مسیح تھا جو اب کوچ کر جانے والا تھا۔ اِس لئے باپ ایک اَور مددگار بھیجے گا۔

► یہ مددگار کون ہے؟

سچائی کا روح یعنی روح القدس۔ وہی مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد شاگردوں پر نازل ہو گا۔ اُس وقت سے وہ ہر سچے ایمان دار کی مدد کرے گا۔ اگر باپ سورج ہے تو فرزند سورج کی روشنی اور روح القدس سورج کی گرمی ہے۔

► کیا دُنیا روح القدس کو پا سکتی ہے؟

نہیں۔

► کون روح القدس کو پا سکتا ہے؟

صرف وہ جو عیسیٰ مسیح پر ایمان رکھتا ہے۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے کہ 'تم مددگار کو جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے'؟ یہ مددگار حال ہی میں کس طرح شاگردوں کے ساتھ رہتا تھا؟ اُس وقت تو روح القدس نازل نہیں ہوا تھا۔

حال میں عیسیٰ مسیح خود اُن کا مددگار تھا۔ وہی اُن کے ساتھ رہتا تھا۔ شاگرد اُسے اور اُس کے کام اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے تھے، اُسے اپنے ہاتھوں سے چھو سکتے تھے۔ یوں شاگرد اُسے جانتے تھے، اور وہ اُن کی مدد کرتا رہتا تھا۔

عیسیٰ مسیح یہی کچھ کہنا چاہتا تھا: اِس وقت مَیں ہی تمہارا مددگار ہوں جس میں روح القدس بستا ہے۔ لیکن آئندہ روح القدس نازل ہو کر تمہارے ہی اندر رہے گا۔ اُس میں مَیں خود تمہارے دلوں میں موجود ہوں گا۔ اِس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے — جو محبت اور سہارا تمہیں اِس وقت حاصل ہے وہ آئندہ بھی حاصل ہو گی۔

اب ہم اُس کی اگلی بات بھی سمجھ سکتے ہیں:

> مَیں تم کو یتیم چھوڑ کر نہیں جاؤں گا بلکہ تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد دنیا مجھے نہیں دیکھے گی، لیکن تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ مَیں زندہ ہوں اِس لئے تم بھی زندہ رہو گے۔
>
> (یوحنا 14:18-19)

◄ عیسیٰ مسیح کس طرح واپس آئے گا؟

جی اُٹھنے کے بعد وہ کچھ دنوں کے لئے اپنے شاگردوں پر ظاہر ہو گا۔ پھر وہ اُٹھا لیا جائے گا اور روح القدس نازل ہو گا۔ روح القدس کے نازل ہونے پر وہ بھی

روح القدس میں حاضر ہو گا۔ یہاں مسیح اِسی پر زور دے رہا ہے کہ وہ روح القدس میں حاضر ہو گا۔

- اُس وقت دُنیا اُسے نہیں دیکھے گی لیکن ایمان دار اُسے دیکھتے رہیں گے۔ وہ کس طرح اُسے دیکھتے رہیں گے؟

وہ روح القدس کے ذریعے اُسے دیکھتے رہیں گے۔ روح القدس کے ذریعے وہ اُن کے دلوں میں موجود ہو گا۔ اور چونکہ وہ زندہ ہے اِس لئے وہ بھی زندہ رہیں گے۔ جس زندگی سے وہ موت پر غالب آیا وہی زندگی اُنہیں حاصل ہو گی۔

روح القدس کے آنے پر ایمان دار کو مسیح کی یہ قربت ایک دم معلوم ہو جائے گی۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جب وہ دن آئے گا تو تم جان لو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں، تم مجھ میں ہو اور مَیں تم میں۔ (یوحنا 14:20)

کتنی گہری قربت! مسیح باپ میں ہے اور وہ ہم میں بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم خدا کے گھر والے ہیں۔ اِسی لئے ہم اُس کے حضور رہ سکتے ہیں۔ اور یہ گہری قربت روح القدس سے پیدا ہو گئی ہے۔ اُسی کے وسیلے سے یہ رشتہ اور رفاقت ہمیشہ تر و تازہ رہتی ہے۔

اگر موبائل کا سگنل نہ ہو تو وہ بے کار ہے۔ اِسی طرح ہماری خدا سے رفاقت روح القدس کے وسیلے سے پیدا ہوتی ہے۔ وہی موبائل کا سگنل ہے۔ اُسی سے ہم ہر وقت خدا کے حضور رہ سکتے ہیں، دُکھ سُکھ کی ہر بات اُس کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔

عیسیٰ مسیح روح القدس کے بارے میں ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہے۔ یہ کہ

روح سے میرے پیار کا بندھن پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جس کے پاس میرے احکام ہیں اور جو اُن کے مطابق زندگی گزارتا ہے، وہی مجھے پیار کرتا ہے۔ اور جو مجھے پیار کرتا ہے اُسے میرا باپ پیار کرے گا۔ مَیں بھی اُسے پیار کروں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔ (یوحنا 21:14)

◄ **جو عیسیٰ مسیح کے احکام پر چلتا ہے وہ کیا کرتا ہے؟**

وہ عیسیٰ مسیح کو پیار کرتا ہے۔

◄ **جو عیسیٰ مسیح کو پیار کرتا ہے اُسے کون پیار کرتا ہے؟**

خدا باپ اور عیسیٰ مسیح۔

یوں ایک بندھن ہے جو ایمان دار کو خدا باپ اور خدا فرزند کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔

◄ **بندھن کیا ہے؟**

پیار—وہ پیار جس سے روح القدس ایمان دار کو خدا کے ساتھ جکڑے رکھتا ہے۔

◄ **جو مسیح کو پیار کرتا ہے اُس کے ساتھ عیسیٰ مسیح کیا کرے گا؟**

وہ اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کرے گا۔

◄ **اپنے آپ کو پیار کرنے والے پر ظاہر کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟**

اپنے آپ کو پیار کرنے والے پر ظاہر کرنے سے اُس کے ساتھ رفاقت بڑھتی جائے گی۔ جتنے ہم اُسے پیار کریں گے اُتنا ہی وہ ہم پر ظاہر ہو جائے گا، اُتنا ہی ہماری اُس کے ساتھ رفاقت بڑھ جائے گی۔

اب ایک شاگرد نے پوچھا، "خداوند، کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو صرف ہم پر ظاہرکریں گے اور دنیا پر نہیں؟"

◄ شاگرد نے یہ کیوں پوچھا؟

عیسیٰ مسیح فرما چکا تھا کہ شاگردوں اور دُنیا کا کوئی سنبندھ نہیں ہے۔ دُنیا روح القدس کو پا ہی نہیں سکتی۔ اب اُس نے فرمایا تھا کہ مَیں اپنے آپ کو صرف اُس پر ظاہرکروں گا جو مجھے پیار کرتا ہے۔ لیکن شاگرد تو ابھی تک سمجھتے تھے کہ وہ تھوڑی دیر بعد یروشلم میں بادشاہ بن کر سب پر ظاہر ہو جائے گا۔ اِس لئے شاگرد کا یہ سوال کہ آپ اپنے آپ کو دُنیا پر ظاہر کیوں نہیں کریں گے؟ آپ کیوں صرف ہم پر ظاہر ہو جائیں گے؟ عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> اگر کوئی مجھے پیار کرے تو وہ میرے کلام کے مطابق زندگی گزارے گا۔ میرا باپ ایسے شخص کو پیار کرے گا اور ہم اُس کے پاس آ کر اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔ (یوحنا 23:14)

ایک ہی شرط ہے کہ عیسیٰ مسیح کسی پر ظاہر ہو جائے۔

◄ شرط کیا ہے؟

یہ کہ وہ عیسیٰ مسیح کو پیار کرے۔

◄ مسیح کو پیار کرنے سے کیا ہو گا؟

وہ اُس کے کلام کے مطابق زندگی گزارے گا۔

◄ تب کیا ہو گا؟

پھر خدا باپ اُسے پیار کرے گا اور وہ اپنے فرزند سمیت اُس کے پاس آ کر اُس کے ساتھ سکونت کرے گا۔ دوسرے الفاظ میں وہ اُس میں اپنا گھر بنا لیں گے۔ کتنی عظیم بات!

لیکن دُنیا کبھی عیسیٰ مسیح سے محبت نہیں کرتی، نہ اُس کی باتوں کے مطابق زندگی گزارتی ہے۔ اِس لئے مسیح کبھی دُنیا پر ظاہر نہیں ہو سکتا۔ کسی پر ظاہر ہونا اُس سے گہری رفاقت رکھنے کے برابر ہے، وہ رفاقت جو صرف گھر والوں میں ہوتی ہے۔

یہ بات ہم پر بھی صادق آتی ہے۔ عیسیٰ مسیح دُنیا پر ظاہر نہیں ہوتا۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اُس کے نام میں بڑی بڑی عبادت گاہیں بن گئی ہیں، کہ لوگوں نے اُس کا نام لے کر قتل و غارت مچائی ہے، اُس کا نام لے کر دولت اور شان و شوکت حاصل کی ہے۔ عیسیٰ مسیح دُنیا کی دھوم دھام پر ظاہر نہیں ہوتا۔

◄ وہ کیوں نہیں دُنیا پر ظاہر ہوتا؟

کیونکہ دُنیا اُسے پیار نہیں کرتی، اُس کے احکام پر نہیں چلتی۔ اُسے روح القدس حاصل نہیں ہے اِس لئے خدا سے رفاقت ہو نہیں سکتی۔ ہاں، عدالت کے دن وہ دُنیا پر بھی ظاہر ہو جائے گا، لیکن رفاقت رکھنے کے لئے نہیں بلکہ اُس کی عدالت کرنے کے لئے۔ تب عیسیٰ مسیح نے روح القدس کے بارے میں ایک تیسری بات بتائی۔ یہ کہ

روح سے میرا ٹھپا پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

یہ سب کچھ مَیں نے تمھارے ساتھ رہتے ہوئے تم کو بتایا ہے۔
لیکن بعد میں روح القدس، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا تم
کو سب کچھ سکھائے گا۔ یہ مددگار تم کو ہر بات کی یاد دلائے گا جو
مَیں نے تم کو بتائی ہے۔ (یوحنا 14:25-26)

عیسیٰ مسیح کے چلے جانے کے بعد خدا باپ روح القدس کو بھیجے گا۔

◄ یہ مددگار کیا کرے گا؟

وہ سب کچھ سکھائے گا۔ یعنی وہ مسیح کی ہر بات کی یاد دلائے گا۔

◄ یہ کرنے کا کیا مقصد ہے؟

مقصد یہ ہے کہ وہ ہم پر مسیح کا ٹھپا لگائے۔

◄ ٹھپا لگانے کا کیا مطلب ہے؟

کاغذ پر ٹھپا لگانے کا مطلب یہ ہے کہ مُہر لگایا جاتا ہے۔ ٹھپا لکڑی کا وہ ٹکڑا بھی ہوتا ہے جس پر اُبھرے ہوئے بیل بوٹے بنے رہتے ہیں اور جس پر لوگ رنگ پوت کر اُن بیل بوٹوں کو کپڑے پر چھاپتے ہیں۔ ٹھپے کا مطلب سانچا بھی ہوتا ہے جس میں مٹی یا کوئی اور چیز ڈھل کر سانچے کی شکل اپناتی ہے۔

جب ہم روح القدس پاتے ہیں تو مسیح کا ٹھپا ہم پر لگ جاتا ہے۔

◄ مسیح کا ٹھپا لگنے کا کیا مطلب ہے؟

- روح ہم پر مسیح کا مُہر لگاتا ہے۔ مُہر لگانے سے یہ بات پکّی ہو جاتی ہے کہ ہم مسیح کے ہیں۔

- روح ہم پر مسیح کا عظیم ڈیزائن یوں چھاپتا ہے، جس طرح سفید کپڑے پر رنگ دار ٹھپا لگتا ہے۔
- روح ہمیں مسیح کے سانچے میں ڈھالتا ہے۔ تب ہم مسیح کی صورت میں بدلتے جاتے ہیں۔ اُس کی محبت، اُس کی حلیمی، ہاں اُس کا پورا وجود ہمارے اندر زور پکڑتا جاتا ہے۔

پھر عیسیٰ مسیح نے ایک آخری ہدایت دی۔ یہ کہ

روح سے میری سلامتی پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں تمہارے پاس سلامتی چھوڑے جاتا ہوں، اپنی ہی سلامتی تم کو دے دیتا ہوں۔ اور مَیں اِسے یوں نہیں دیتا جس طرح دنیا دیتی ہے۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ (یوحنا 14:27)

◄ عیسیٰ مسیح کیا چھوڑے جاتا ہے؟

سلامتی۔

◄ یہ کس کی سلامتی ہے؟

یہ اُس کی اپنی سلامتی ہے۔

◄ کیا دُنیا یہ سلامتی دے سکتی ہے؟

نہیں۔

◄ کیوں نہیں؟

عیسیٰ مسیح نے اپنی صلیبی موت سے وہ چیز مٹا دی جو ہمیں خدا سے جُدا کرتی ہے یعنی ہمارے گناہوں کو۔ اِس سے ہم جو ایمان لائے ہیں خدا کے گھر والے بن گئے ہیں۔ اور یہ سلامتی ہمارے دلوں میں رہتی ہے۔

◄ یہ سلامتی کس طرح ہمارے دلوں میں رہتی ہے؟

روح القدس کے ذریعے۔ وہی ہمارے دلوں میں یہ سلامتی بسا دیتا ہے۔ اِسی وجہ سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔عیسیٰ مسیح تو چلا گیا لیکن روح القدس کے ذریعے اُس کی سلامتی ہمارے ساتھ رہتی ہے۔

دُنیا یہ سلامتی نہیں دلا سکتی۔ وہ تو دولت، شان و شوکت اورعیش و عشرت دے سکتی ہے۔ لیکن وہ یہ سلامتی نہیں دے سکتی۔

◄ عیسیٰ مسیح یہ سب کچھ کیوں شاگردوں کو بتا رہا تھا؟

اُس نے فرمایا،

> مَیں نے تم کو پہلے سے بتا دیا ہے، اِس سے پیشتر کہ یہ ہو، تاکہ جب پیش آئے تو تم ایمان لاؤ۔ (یوحنا 29:14)

شاگردوں کو یہ جاننے کی ضرورت تھی کہ عیسیٰ مسیح کی دُکھ بھری راہ خدا کے منصوبے کے مطابق تھا۔ اُس وقت وہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ یہ مددگار کیا ہے اور اُس کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے۔ لیکن بعد میں روح القدس اُن پر نازل ہوا۔ تب اُس نے اُنہیں مسیح کی قربت اور پیار کا بندھن دلایا۔ اُس نے اُن پر مسیح کا ٹھپا لگا دیا، اور اُنہیں خدا کی گہری سلامتی حاصل ہوئی۔

◄ کیا آپ نے روح القدس پا لیا ہے؟

انجیل، یوحنا 14:15-31

اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے احکام کے مطابق زندگی گزارو گے۔ اور مَیں باپ سے گزارش کروں گا تو وہ تم کو ایک اَور مددگار دے گا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا یعنی سچائی کا روح، جسے دنیا پا نہیں سکتی، کیونکہ وہ نہ تو اُسے دیکھتی نہ جانتی ہے۔ لیکن تم اُسے جانتے ہو، کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور آئندہ تمہارے اندر رہے گا۔

مَیں تم کو یتیم چھوڑ کر نہیں جاؤں گا بلکہ تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد دنیا مجھے نہیں دیکھے گی، لیکن تم مجھے دیکھتے رہو گے۔ چونکہ مَیں زندہ ہوں اِس لئے تم بھی زندہ رہو گے۔ جب وہ دن آئے گا تو تم جان لو گے کہ مَیں اپنے باپ میں ہوں، تم مجھ میں ہو اور مَیں تم میں۔

جس کے پاس میرے احکام ہیں اور جو اُن کے مطابق زندگی گزارتا ہے، وہی مجھے پیار کرتا ہے۔ اور جو مجھے پیار کرتا ہے اُسے میرا باپ پیار کرے گا۔ مَیں بھی اُسے پیار کروں گا اور اپنے آپ کو اُس پر ظاہر کروں گا۔“

یہوداہ (یہوداہ اسکریوتی نہیں) نے پوچھا، ”خداوند، کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو صرف ہم پر ظاہر کریں گے اور دنیا پر نہیں؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر کوئی مجھے پیار کرے تو وہ میرے کلام کے مطابق زندگی گزارے گا۔ میرا باپ ایسے شخص کو پیار کرے گا اور ہم اُس کے پاس آ کر اُس کے ساتھ سکونت کریں گے۔ جو مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ میری باتوں

کے مطابق زندگی نہیں گزارتا۔ اور جو کلام تم مجھ سے سنتے ہو وہ میرا اپنا کلام نہیں ہے بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

یہ سب کچھ مَیں نے تمہارے ساتھ رہتے ہوئے تم کو بتایا ہے۔ لیکن بعد میں روح القدس، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا تم کو سب کچھ سکھائے گا۔ یہ مددگار تم کو ہر بات کی یاد دلائے گا جو مَیں نے تم کو بتائی ہے۔

مَیں تمہارے پاس سلامتی چھوڑے جاتا ہوں، اپنی ہی سلامتی تم کو دے دیتا ہوں۔ اور مَیں اِسے یوں نہیں دیتا جس طرح دنیا دیتی ہے۔ تمہارا دل نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ تم نے مجھ سے سن لیا ہے کہ 'مَیں جا رہا ہوں اور تمہارے پاس واپس آؤں گا۔' اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو تم اِس بات پر خوش ہوتے کہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں، کیونکہ باپ مجھ سے بڑا ہے۔ مَیں نے تم کو پہلے سے بتا دیا ہے، اِس سے پیشتر کہ یہ ہو، تاکہ جب پیش آئے تو تم ایمان لاؤ۔ اب سے مَیں تم سے زیادہ باتیں نہیں کروں گا، کیونکہ اِس دنیا کا حکمران آ رہا ہے۔ اُسے مجھ پر کوئی قابو نہیں ہے، لیکن دنیا یہ جان لے کہ مَیں باپ کو پیار کرتا ہوں اور وہی کچھ کرتا ہوں جس کا حکم وہ مجھے دیتا ہے۔

اب اُٹھو، ہم یہاں سے چلیں۔

مَیں انگور کی بیل ہوں

پھل لانے کا راز

اپنی موت سے پہلے پہلے عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں کو کچھ ہدایات دیں۔ اِن ہدایات کا ایک مقصد یہ تھا کہ اُس کے چلے جانے کے بعد اُن کے دل مضبوط رہیں۔ ساتھ ساتھ وہ اُنہیں آنے والے نئے زمانے کے لئے تیار کرنا چاہتا تھا—اُس زمانے کے لئے جو روح القدس کا زمانہ بھی کہلاتا ہے۔

عیسیٰ مسیح کہہ چکا تھا کہ میرے جانے کے بعد روح القدس نازل ہو گا۔ اُس کے وسیلے سے مَیں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا۔ اب اُس نے ایک نئی بات چھیڑی۔ بات کیا تھی؟ روحانی پھل لانے کا مضمون۔ روح القدس کیوں ایمان دار میں بسے گا؟ وہ ایمان دار کی زندگی میں روحانی پھل لانے کے لئے اُس میں بسے گا۔ یہ سمجھانے کے لئے مسیح نے انگور کی بیل کی مثال پیش کی۔ پہلی بات،

انگور کی بیل کی طاقت پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں انگور کی حقیقی بیل ہوں اور میرا باپ مالی ہے۔ وہ میری ہر شاخ کو جو پھل نہیں لاتی کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن جو شاخ پھل لاتی ہے اُس کی وہ کانٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔ (یوحنا 15:1-2)

◄ انگور کی بیل کون ہے؟

عیسیٰ مسیح۔

◄ انگور کا مالی کون ہے؟

خدا باپ۔

◄ بیل کی شاخیں کون ہیں؟

بیل کی شاخیں وہ ہیں جو عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے ہیں۔ ایمان کے باعث وہ شاخ کی طرح اُس سے جُڑے رہتے ہیں۔

◄ کیا بیل کی شاخیں بیل کے بِنا زندہ رہ سکتی ہیں؟

نہیں۔ وہ مُرجھا جاتی ہیں۔

◄ وہ کیوں مُرجھا جاتی ہیں؟

بیل کا رس شاخوں کو پھلنے پھولنے دیتا ہے۔ رس میں بیل کی طاقت ہے۔ جب یہ رس شاخ تک نہیں پہنچتا تو شاخ مُرجھا جاتی ہے۔ شاخ اپنے آپ میں کچھ نہیں ہے۔

◄ مالی ایسی سوکھی شاخ کے ساتھ کیا کرتا ہے؟

وہ اُسے کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔

◄ کیا ایسی شاخ کسی کام کی ہے؟

نہیں۔ وہ بے کار ہے۔ ایسی شاخ میں مضبوطی نہیں ہے۔ سوکھی شاخ صرف جلانے لائق ہے۔

◄ لیکن جو شاخ پھل لاتی ہے اُس کے ساتھ مالی کیا کرتا ہے؟

وہ اُس کی کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔

◄ کیوں؟

کانٹ چھانٹ ضروری ہے تاکہ شاخ بہترین پھل لائے۔

◄ **کانٹ چھانٹ سے شاخ کس طرح زیادہ پھل لاتی ہے؟**

مالی کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہر بے کار اور بیمار حصہ دُور کرے تاکہ بیل کا پورا رس پھل تک پہنچے۔ وہ فضول چیزوں میں ضائع نہ ہو جائے۔ تب ہی پھل سب سے اچھا بنے گا۔

◄ **ہم اِس سے اپنے بارے میں کیا سیکھ سکتے ہیں؟**

- جو شاگرد مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ نئے سرے سے پیدا ہوتا ہے۔ تب وہ نازُک کونپل بن کر انگور کی بیل سے پھوٹنے لگتا ہے۔ بڑھتے بڑھتے وہ اچھی خاصی شاخ بن جاتا ہے۔ جو روحانی طاقت اُسے حاصل ہے وہ اُسے مسیح سے ملتی رہتی ہے۔ مسیح کی زندگی اُسے تر و تازہ رکھتی ہے۔ اگر ایمان دار بیل کا رس آنے نہ دے تو نہ صرف مسیح کی یہ طاقت بلکہ مسیح خود اُس کی زندگی سے دُور ہو جائے گا۔ تب اُس کی روحانی زندگی سوکھ جائے گی اور وہ پھینکنے لائق ہو جائے گا۔

مسیح کا شاگرد یہوداہ ایسا آدمی تھا۔ اُس نے مسیح کا شاگرد بن کر اُس کی ہر بات سنی۔ تو بھی اُس نے اُسے اندر سے رد کیا۔ لیکن اِس کی ضرورت نہیں کہ ہم عیسیٰ مسیح کو کُھلے طور پر رد کریں۔ یہ کافی ہے کہ ہم اپنی زندگی پر اُس کی حکومت نہ مانیں۔

- جو شاگرد مسیح سے جُڑا رہتا ہے خدا باپ اُس کی کانٹ چھانٹ کرتا ہے۔ بہترین پھل لانے کی شرط تو یہی ہے کہ وہ ہماری کانٹ چھانٹ کرے۔

ضروری ہے کہ ہر بے کار اور بیمار حصہ دُور کیا جائے تاکہ ہماری زندگی خوب پھل لائے۔

◄ **ہم کیا کرسکتے ہیں تاکہ ہماری زندگی میں بیل کی طاقت ختم نہ ہو جائے؟**

بڑی بات یہ ہے کہ ہم مسیح کو ہر طرح سے اپنی زندگی میں آنے دیں۔ کہ ہماری غلط حرکتیں اور دُنیا کا کوڑا کرکٹ رس کا راستہ بند نہ کریں۔

◄ **جب ہماری کانٹ چھانٹ ہوتی ہے تو کیا دِقت نہیں ہوتی؟**

دِقت ضرور ہوتی ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ ہمیں کانٹ چھانٹ کا مقصد یاد رہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا الٰہی مالی ماہر ہے، کہ وہ جانتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔ اُس کی نیت اچھی ہے، اور وہ ہونے نہیں دے گا کہ ہم جنگلی ہو جائیں۔ اُس کا پورا دھیان اِس پر رہتا ہے کہ ہم پھل لائیں۔ یہ بات یاد کرنا بہت اہم ہے تاکہ ہم مشکلات سے دوچار ہوتے وقت مایوس نہ ہو جائیں۔

◄ **کیا انگور کی بیل کو بھی دِقت ہوتی ہے؟**

- بے شک۔ کئی طرح کی دِقت ہوتی ہے۔ جو مقدّس اور پاک ہے اُس سے ہم جُڑ جاتے ہیں—ہم جو کمزور اور ناقص انسان ہیں۔ بیل کو ہماری یہ کمزوریاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔
- مُردہ شاخ کو سہنا بھی مشکل ہے اور اُسے کاٹنے سے بھی بیل کو تکلیف ہوتی ہے۔
- لیکن بیل کو یہ بھی برداشت کرنا پڑتا ہے کہ زندہ شاخیں ایک دم ٹھیک ٹھاک نہیں ہوتیں۔ تب کانٹ چھانٹ کا ضروری کام بیل کو بھی تکلیف پہنچاتا ہے۔

ہمارا آقا کتنا حلیم ہے کہ وہ یہ سب کچھ روز بروز برداشت کرتا ہے!

◄ **اِس کام میں روح القدس کا کیا ہاتھ ہے؟**

روح القدس کے ذریعے مسیح خود ہمارے دلوں میں بستا ہے۔ اُسی سے ہمیں عیسیٰ مسیح کی طاقت ملتی ہے۔ اور اُسی کے ذریعے خدا باپ مالی کا کام کرتا رہتا ہے۔

دوسری بات،

انگور کی بیل کا پھل لاؤ

مسیح نے فرمایا،

> جو شاخ بیل سے کٹ گئی ہے وہ پھل نہیں لا سکتی۔ بالکل اِسی طرح تم بھی اگر تم مجھ میں قائم نہیں رہتے پھل نہیں لا سکتے۔
>
> (یوحنا 4:15)

◄ **ہر پودے کا سب سے اہم مقصد کیا ہوتا ہے؟**

ہر پودے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ پھل لائے۔

◄ **ہر پھل کا کیا مقصد ہوتا ہے؟**

- پھل کو کھایا جا سکتا ہے۔ اُس کا ایک مقصد کھانے والے کو تقویت دینا ہے۔
- لیکن پھل کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ وہ بیج پیدا کرے۔

◄ **بیج سے کیا پیدا ہوتا ہے؟**

نیا پودا۔ بہت بار ایک ہی پھل میں کئی بیج ہوتے ہیں۔ ایک پھل سے کئی پودے اُگ آتے ہیں۔

◄ ہمارا پھل لانے کا کیا مقصد ہے؟

- پہلے یہ کہ ہم عیسیٰ مسیح کے نمونے پر چلیں۔ اُس کی حلیمی، اُس کی محبت، اُس کی حکمت ہم میں سرایت کرے۔
- دوسرے یہ کہ ہم دوسروں کے لئے برکت کا باعث ہوں۔ کہ ہم سے دوسرے بھی ایمان لائیں۔ کہ وہ بھی نئے سرے سے پیدا ہو کر روح القدس پائیں۔ ہاں، کہ وہ خود پھل لانے لگیں۔

غرض مسیح پر ایمان لانے سے ہماری زندگی اوپر سے نیچے تک بدل جاتی ہے۔ ایمان لاتے وقت ہم ایک انوکھے سفر پر نکلتے ہیں—ایسا سفر جس میں چیلنج بھی ہوتے ہیں اور خوشیاں بھی، خطرے بھی اور سکون بھی۔ سفر کا مقصد پھل ہے، سفر کی منزل ہمارا آسمانی گھر۔ دھیان دیں کہ پھل لانے کے لئے ہمیں ایک خاص ہتھیار دیا گیا ہے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اگر تم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں تو جو جی چاہے مانگو، وہ تم کو دیا جائے گا۔ (یوحنا 15:7)

◄ ہمیں پھل لانے کے لئے کیا ہتھیار دیا گیا ہے؟

مانگنے یعنی دعا کا ہتھیار۔ دعا میں ہم ہر معاملہ اُس کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ اِس میں ہمارا ایک خاص نمونہ ہے—عیسیٰ مسیح۔

◄ عیسیٰ مسیح کیوں ہمارا نمونہ ہے؟

جب عیسیٰ مسیح اِس دُنیا میں آیا تو دعا کا یہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ بہت بار لکھا ہے کہ وہ دعا کرنے کسی ویران جگہ چلا گیا۔ اور خدا باپ نے اُس کی سُنی۔ اُس نے اُسے بہت پھل بخش دیا۔

◄ اُس نے اُسے کونسا پھل بخش دیا؟

ہم ہی اُس کا پھل ہیں۔

◄ دعا کا ہتھیار اُس کے لئے اِتنا اہم کیوں تھا؟

اِس لئے کہ اِس سے وہ ہر پل اپنے باپ کی قربت میں رہتا تھا۔ اِس سے آپس کی محبت قائم و دائم رہتی تھی۔ اِسی سے اُسے خدمت کرنے کی طاقت ملتی تھی۔ دھیان دیں کہ دعا کا ایک ہی مقصد ہے—یہ کہ ہم خدا کی قربت میں رہیں، کہ ہماری اُس سے محبت تقویت پاتی رہے۔ تب ہی ہم اُس کی طاقت حاصل کرتے رہیں گے، وہی طاقت جو انگور کی بیل سے ملتی ہے۔ تب ہی ہم ٹھیک ٹھاک پھل لاتے رہیں گے۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> میری محبت میں قائم رہو۔ (یوحنا 9:15)

جب ہم دعا میں لگے رہتے ہیں تب ہم اُس کی محبت اور قربت میں قائم رہتے ہیں۔ اِسی قربت میں رہنے سے ہم مانگیں گے تو وہ ہماری سن کر ہمیں پھل دلائے گا۔ اُس کی قربت میں نہیں رہیں گے تو ہماری سنی نہیں جائے گی اور ہم پھل نہیں لائیں گے۔

◄ کیا آپ کو دعا کی یہ قربت اور محبت حاصل ہوئی ہے؟ کیا آپ دعا سے پھل لائے ہیں؟

تیسری بات،

انگور کی بیل کی خوشی مناؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ میری خوشی تم میں ہو بلکہ تمہارا دل خوشی سے بھر کر چھلک اُٹھے۔ (یوحنا 15:11)

مسیح پر ایمان کا ایک اہم نتیجہ خوشی ہے۔ یہ عام خوشی نہیں ہے۔ یہ اُسی کی خوشی ہے— وہ خوشی جس نے گناہ اور موت پر فتح پائی ہے۔

◄ **کیا آپ کو یہ بھرپور خوشی حاصل ہے؟ ایسی خوشی جو دل سے چھلک اُٹھتی ہے؟**

داؤد نبی نے صدیوں پہلے ایک مشہور زبور میں خدا کی یہ گہری خوشی بیان کی،

> تُو میرے دشمنوں کے رُوبرُو میرے سامنے میز بچھا کر میرے سر کو تیل سے تر و تازہ کرتا ہے۔ میرا پیالہ تیری برکت سے چھلک اُٹھتا ہے۔ (زبور 23:5)

کتنا سکون، کتنی خوشی اِن الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے! جب ہم خود خوشی تلاش کرتے ہیں تو یہ خوشی کھوکھلی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جب عیسیٰ مسیح ہمیں اپنی خوشی دلاتا ہے تو ہم سچ مچ خوش ہوتے ہیں چاہے دشمن ہمارے رُوبرُو کیوں نہ ہو۔

◄ **کیا آپ کو انگور کی گہری خوشی حاصل ہے؟**

چوتھی بات،

انگور کی بیل کی آزادی اپناؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> تم میرے دوست ہو اگر تم وہ کچھ کرو جو مَیں تم کو بتاتا ہوں۔ اب سے مَیں نہیں کہتا کہ تم غلام ہو، کیونکہ غلام نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے۔ اِس کے بجائے مَیں نے کہا ہے کہ تم دوست ہو، کیونکہ مَیں نے تم کو سب کچھ بتایا ہے جو مَیں نے اپنے باپ سے سنا ہے۔ (یوحنا 15:14-15)

◄ عیسیٰ مسیح کے شاگرد اب سے کیا ہیں؟

وہ اُس کے دوست ہیں۔

◄ اب سے وہ کیا نہیں ہیں؟

اب سے وہ غلام نہیں ہیں۔

◄ جو غلام نہیں ہے وہ کیا ہے؟

وہ آزاد ہے۔

◄ آزاد ہونے اور غلام ہونے میں کیا فرق ہے؟

غلام کا فرض ہے کہ وہ مالک کا ہر حکم پورا کرے۔ وہ انکار نہیں کر سکتا۔ اِس کے اُلٹ دوست اپنی آزادی سے دوسرے کی بات پوری کرتا ہے۔ مسیح کے شاگرد خوشی سے اُس کی ہدایات پر چلتے ہیں۔ اِس لئے نہیں کہ وہ مجبور ہیں بلکہ اِس لئے کہ وہ اپنے آقا کو خوش رکھنا چاہتے ہیں۔

◄ عیسیٰ مسیح غلام اور دوست میں ایک اَور فرق بیان کرتا ہے۔ وہ کیا ہے؟

غلام نہیں جانتا کہ مالک کیا کرتا ہے۔ یہودی ایسے غلام تھے، کیونکہ یہودی شریعت کے غلام تھے۔ اِس کے مقابلے میں عیسیٰ مسیح نے ہمیں نجات دے کر سب کچھ بتا دیا ہے جو فتح مند زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ہم اندھے دُھند اُس کے پیچھے ہو لیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم سمجھ بوجھ کر اُس کی ہر بات مانیں۔

◄ **ایک بار پھر شریعت اور فضل میں فرق کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ فرق کیا ہے؟**

عیسیٰ مسیح کی آمد سے پہلے اسرائیلی شریعت کے غلام تھے۔ وہ شریعت کے احکام پر چلنے پر مجبور تھے۔ اُنہیں دوست کی آزادی نہیں تھی جو آزادی اور خوشی سے خدا کی راہ پر چلتا ہے۔ دیکھو، خدا نہیں چاہتا کہ ہم مجبوری سے اُس کی مرضی کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم آزادی سے اُس کی مرضی پوری کریں۔ یہی فضل کا مطلب ہے۔

◄ **جو آزاد نہیں ہے وہ کیوں مالک کے حکم پر چلتا ہے؟**

اُسے ڈر ہے، اور وہ سزا سے بچنا چاہتا ہے۔

◄ **جو آزاد ہے وہ کیوں دوست کے حکم پر چلتا ہے؟**

وہ نہ ڈرتا ہے نہ سزا کے بارے میں سوچتا ہے۔ وہ اِتنا ہی چاہتا ہے کہ دوست خوش ہو۔

اچھے گھرانے میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اچھے گھرانے میں ہر ایک خوشی سے گھر کے فرائض ادا کرتا ہے۔ اُسے ڈر نہیں کہ سرپرست سزا دے گا۔ اُسے پوری اُمید ہے کہ سرپرست کہے گا کہ شاباش بیٹا، شاباش بیٹی!

بیل نہیں تو پھل نہیں

◄ ہم کس طرح جان سکتے ہیں کہ ہم غلام یا دوست ہیں؟

مسیح نے فرمایا،

> تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ مَیں نے تم کو چن لیا ہے۔ مَیں نے تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ، ایسا پھل جو قائم رہے۔ پھر باپ تم کو وہ کچھ دے گا جو تم میرے نام میں مانگو گے۔ میرا حکم یہی ہے کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ (یوحنا 15:16-17)

◄ کیا غلام اپنے آپ کو چُھڑا سکتا ہے؟

نہیں۔ جو غلام ہے وہ اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکتا۔ وہ تو زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے۔ ہم بھی اپنے آپ کو مسیح کے آزاد دوست نہیں بنا سکتے ہیں۔ صرف وہی ہمیں آزاد کر سکتا ہے۔

جب عیسیٰ مسیح نے صلیب پر اپنی جان دی تو اُس نے موت اور گناہ پر فتح پا کر غلامی کے بندھن توڑ ڈالے۔ اب سے جو اُس پر ایمان لاتا ہے وہ یہ آزادی پاتا ہے۔ تب اُسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ میرا اپنا کام نہیں تھا، کیونکہ مَیں خود بخود گناہ اور موت سے آزادی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تب وہ انگور کی بیل کی شاخ بن کر بیل کی طاقت پاتا ہے، اور وہ پھلنے پھولنے لگتا ہے۔ اُس کی کونپلیں نکلتی ہیں، پھل لگتا ہے۔ بے شک مالی اُس کی کانٹ چھانٹ کرتا رہتا ہے۔ پھر بھی اُس کا دل ایک عجیب سی خوشی سے بھرا رہتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے

کہ یہ اِس لئے ہو رہا ہے کہ مَیں اچھا خاصہ پھل لاؤں۔ مسیح خود نے مجھے چن لیا ہے تاکہ مَیں آزاد اور پھل دار زندگی گزاروں اور ایک دن اُس کے پاس پہنچ جاؤں۔

- ◄ ہم کس طرح معلوم کر سکتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے ہمیں چن لیا ہے؟

پھل لانے سے اور پھل لانے کے ہتھیار یعنی دعا سے۔ اُسی سے ہم دن بہ دن انگور کی بیل کی قربت اور طاقت حاصل کرتے رہتے ہیں۔

- ◄ کیا آپ کو پھل لانے کا تجربہ ہوا ہے؟

انجیل، یوحنا 15:1-17

مَیں انگور کی حقیقی بیل ہوں اور میرا باپ مالی ہے۔ وہ میری ہر شاخ کو جو پھل نہیں لاتی کاٹ کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن جو شاخ پھل لاتی ہے اُس کی وہ کانٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔ اُس کلام کے ذریعے جو مَیں نے تم کو سنایا ہے تم تو پاک صاف ہو چکے ہو۔ مجھ میں قائم رہو تو مَیں بھی تم میں قائم رہوں گا۔ جو شاخ بیل سے کٹ گئی ہے وہ پھل نہیں لا سکتی۔ بالکل اِسی طرح تم بھی اگر تم مجھ میں قائم نہیں رہتے پھل نہیں لا سکتے۔

مَیں ہی انگور کی بیل ہوں، اور تم اُس کی شاخیں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں وہ بہت سا پھل لاتا ہے، کیونکہ مجھ سے الگ ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ جو مجھ میں قائم نہیں رہتا اور نہ مَیں اُس میں اُسے بے فائدہ شاخ کی طرح باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ ایسی شاخیں سوکھ جاتی ہیں اور لوگ

اُن کا ڈھیر لگا کر اُنہیں آگ میں جھونک دیتے ہیں جہاں وہ جل جاتی ہیں۔
اگر تم مجھ میں قائم رہو اور مَیں تم میں تو جو جی چاہے مانگو، وہ تم کو دیا جائے گا۔ جب تم بہت سا پھل لاتے اور یوں میرے شاگرد ثابت ہوتے ہو تو اِس سے میرے باپ کو جلال ملتا ہے۔ جس طرح باپ نے مجھ سے محبت رکھی ہے اُسی طرح مَیں نے تم سے بھی محبت رکھی ہے۔ اب میری محبت میں قائم رہو۔ جب تم میرے احکام کے مطابق زندگی گزارتے ہو تو تم میری محبت میں قائم رہتے ہو۔ مَیں بھی اِسی طرح اپنے باپ کے احکام کے مطابق چلتا ہوں اور یوں اُس کی محبت میں قائم رہتا ہوں۔
مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ میری خوشی تم میں ہو بلکہ تمہارا دل خوشی سے بھر کر چھلک اُٹھے۔ میرا حکم یہ ہے کہ ایک دوسرے کو ویسے پیار کرو جیسے مَیں نے تم کو پیار کیا ہے۔ اِس سے بڑی محبت ہے نہیں کہ کوئی اپنے دوستوں کے لئے اپنی جان دے دے۔ تم میرے دوست ہو اگر تم وہ کچھ کرو جو مَیں تم کو بتاتا ہوں۔ اب سے مَیں نہیں کہتا کہ تم غلام ہو، کیونکہ غلام نہیں جانتا کہ اُس کا مالک کیا کرتا ہے۔ اِس کے بجائے مَیں نے کہا ہے کہ تم دوست ہو، کیونکہ مَیں نے تم کو سب کچھ بتایا ہے جو مَیں نے اپنے باپ سے سنا ہے۔ تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ مَیں نے تم کو چن لیا ہے۔ مَیں نے تم کو مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ، ایسا پھل جو قائم رہے۔ پھر باپ تم کو وہ کچھ دے گا جو تم میرے نام میں مانگو گے۔ میرا حکم یہی ہے کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔

دشمن کے روبرو مضبوطی

روح القدس کی زبردست حمایت

اِس دُنیا کو چھوڑ کر چلے جانے سے پہلے عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کو اُس وقت کے لئے تیار کرنا چاہتا تھا جب وہ اُن کے ساتھ نہیں ہو گا۔ اُس نے فرمایا کہ مت گھبراؤ، تم اکیلے نہیں رہو گے۔ روح القدس تم پر نازل ہو گا۔ وہی میری قربت اور مدد دلائے گا۔ اِس سلسلے میں مسیح نے ایک نیا پہلو چھیڑا—دشمن کے رُوبرُو مضبوطی۔ ہم مُخالفوں کے سامنے کس طرح مضبوط رہ سکتے ہیں؟ یہ اِس سبق کا مضمون ہے۔ پہلی بات،

دشمن کے روبرو مضبوط رہو

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اگر دُنیا تم سے دشمنی رکھے تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے دشمنی رکھی ہے۔ (یوحنا 18:15)

- ◄ اِس بات میں دُنیا کون ہے؟

دُنیا وہ سب ہیں جو خدا کے تابع نہیں رہتے۔

- ◄ جو مسیح پر ایمان لائے ہیں کیا وہ بھی دُنیا کے ہیں؟

نہیں۔ مسیح نے فرمایا،

> اگر تم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا تم کو اپنا سمجھ کر پیار کرتی۔ لیکن تم دُنیا کے نہیں ہو۔ مَیں نے تم کو دُنیا سے الگ کر کے چن لیا ہے۔
>
> (یوحنا 19:15)

◄ **جو ایمان رکھتے ہیں وہ دُنیا کے نہیں ہیں۔ کیوں؟**

اِس لئے کہ عیسیٰ مسیح نے اُنہیں دُنیا سے الگ کر کے چن لیا ہے۔

◄ **کیا دُنیا خوش ہے کہ مسیح نے ایمان داروں کو الگ کر لیا ہے؟**

نہیں۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اگر اُنہوں نے مجھے ستایا ہے تو تمہیں بھی ستائیں گے۔
>
> (یوحنا 20:15)

◄ **یہ ناخوشی کس طرح معلوم ہوتی ہے؟**

یہ ناخوشی ستانے سے معلوم ہوتی ہے۔ جنہوں نے مسیح کو ستایا وہ اُس کے شاگردوں کو ستانے کے لئے ہر راستہ نکالیں گے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> لیکن تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کریں گے، میرے نام کی وجہ سے کریں گے، کیونکہ وہ اُسے نہیں جانتے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
>
> (یوحنا 21:15)

◄ **دُنیا کے لوگ کس کے نام کی وجہ سے ایمان داروں کو ستائیں گے؟**

وہ مسیح کے نام کی وجہ سے اُنہیں ستائیں گے۔

◄ **وہ اُنہیں کیوں ستائیں گے؟**

وہ خدا باپ کو نہیں جانتے جس نے اُسے بھیجا تھا۔

◄ وہ کس لحاظ سے خدا باپ کو نہیں جانتے؟

عیسیٰ مسیح نے خدا باپ کی مرضی اُن پر ظاہر کی لیکن اُنہوں نے اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ اِس لئے وہ خدا باپ کو نہیں جانتے۔

◄ یہاں اِس کا کیا مطلب ہے کہ وہ خدا باپ کو نہیں جانتے؟

یہاں اِس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ خدا کے بارے میں علم نہیں رکھتے۔ یہاں اِس کا مطلب ہے کہ اُن کا خدا سے رشتہ نہیں ہے، تعلق نہیں ہے۔ اُنہوں نے اُس کی مرضی رد کرکے اُس کے گھر والے بننے سے انکار کیا ہے۔

غرض، ایمان داروں کو دوسروں کے حملوں کے لئے چوکس رہنا چاہئے۔ وہ حیران نہ ہوں اگر اُنہیں ستایا جائے۔ اور یہ ستانا کئی بار بہت سخت ہو گا۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> وہ تم کو یہودی جماعتوں سے نکال دیں گے، بلکہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جو بھی تم کو مار ڈالے گا وہ سمجھے گا، 'مَیں نے اللہ کی خدمت کی ہے۔' (یوحنا 16:2)

◄ ایمان داروں کے ساتھ کیا کِیا جائے گا؟

- اُنہیں جماعتوں سے نکال دیا جائے گا۔ مطلب ہے اُنہیں برادری سے اور کئی بار گھر سے بھی خارج کیا جائے گا۔
- لوگ ایمان داروں کو مار ڈالیں گے یہ سمجھ کر کہ مَیں نے اللہ کی خدمت کی ہے۔

غرض، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ لوگوں کو ایمان کے باعث گھر اور برادری سے بھگایا جاتا ہے۔

◄ کیا ایسے ستانے والے سچ مچ دین دار ہوتے ہیں؟

نہیں۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> وہ اِس قسم کی حرکتیں اِس لئے کریں گے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا ہے، نہ مجھے۔ (یوحنا 16:3)

یوں عیسیٰ مسیح مجھ سے اور آپ سے پوچھ رہا ہے کہ کیا تم دُنیا کی دشمنی سہنے کے لئے تیار ہو؟ پھر بھی وہ ہمیں ڈرانا نہیں چاہتا۔ اُس کا فرمان ہے کہ مت گھبراؤ، کیونکہ تمہیں ایک عظیم مددگار ملے گا۔ روح القدس تم پر نازل ہو گا جو تمہیں دشمن کا سامنا کرنے کی مضبوطی دلائے گا۔ کس طرح؟ وہ تمہارا دل پانچ باتوں سے بھر کر مضبوطی دلائے گا۔ پہلی بات،

گواہی دینے کی مضبوطی پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> جب وہ مددگار آئے گا جسے مَیں باپ کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا تو وہ میرے بارے میں گواہی دے گا۔ وہ سچائی کا روح ہے جو باپ میں سے نکلتا ہے۔ تم کو بھی میرے بارے میں گواہی دینا ہے، کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ رہے ہو۔ (یوحنا 15:26-27)

◄ عیسیٰ مسیح روح القدس بھیجے گا تو وہ کیا کرے گا؟

وہ عیسیٰ مسیح کے بارے میں گواہی دے گا۔

- **جب لوگ ہمارے خلاف کھڑے ہو جائیں تو یہ کیوں اہم ہے کہ ہم روح القدس کی گواہی پائیں؟**

جب ڈانواں ڈول ہونے کا خطرہ ہے تو روح القدس ہمیں مسیح کے کام اور کلام کی یاد دلاتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ ہمیں مسیح کی قربت بھی دلاتا ہے۔ تب ہم اپنی زندگی اور باتوں سے مسیح کے بارے میں پختہ گواہی دے سکتے ہیں۔

- **کیا آپ کو گواہی دینے کی طاقت مل گئی ہے؟**

ایمان لانے سے آپ کا دل روح القدس کی گواہی سے بھر جاتا ہے۔ تب آپ مضبوطی سے مخالف دُنیا کا سامنا کر سکتے ہیں۔

پھر عیسیٰ مسیح نے ایک پہیلی پیش کی۔ اُس نے روح القدس کے بارے میں فرمایا،

> جب وہ آئے گا تو گناہ، راست بازی اور عدالت کے بارے میں دُنیا کی غلطی کو بے نقاب کر کے یہ ظاہر کرے گا: گناہ کے بارے میں یہ کہ لوگ مجھ پر ایمان نہیں رکھتے، راست بازی کے بارے میں یہ کہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں اور تم مجھے اب سے نہیں دیکھو گے، اور عدالت کے بارے میں یہ کہ اِس دُنیا کے حکمران کی عدالت ہو چکی ہے۔ (یوحنا 16:8-11)

روح القدس تین باتوں میں دُنیا کی غلطی بے نقاب کرے گا— گناہ، راست بازی اور عدالت کے بارے میں اُس کی غلطی۔ ہم یہ پہیلی کس طرح سُلجھا سکتے ہیں؟

یہ سمجھنے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ جو بھی ایمان لائے اُسے تین چیزیں ملتی ہیں: گناہ کی معافی، مسیح کی راست بازی اور عدالت سے چھٹکارا۔ یہی تین چیزیں دُنیا

کبھی نہیں پا سکتی۔ دُنیا اپنے گناہ، اپنے جھوٹ اور الٰہی عدالت سے نجات نہیں پا سکتی۔ ہاں، وہ یہ بات مانتی بھی نہیں۔ اِس لئے روح القدس اُس کی یہ غلطی بے نقاب کرتا رہے گا۔ دوسری طرف روح القدس اِن تین باتوں سے ایمان داروں کو مضبوط کرتا رہے گا تاکہ وہ دُنیا کے حملوں سے بچے رہیں۔ اِس لئے دوسری بات،

معافی کی مضبوطی پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ روح القدس گناہ کے بارے میں دُنیا کی غلطی بے نقاب کرے گا۔

- وہ گناہ کے بارے میں دُنیا کی غلطی کس طرح بے نقاب کرے گا؟

دُنیا کی غلطی اِس سے بے نقاب ہو گی کہ لوگ مسیح پر ایمان نہیں رکھتے۔

- ایمان نہ رکھنا کیوں گناہ کا ثبوت ہے؟

عیسیٰ مسیح کے وسیلے سے ہمارے گناہ معاف ہوئے ہیں۔ صرف ایک وجہ ہے کہ انسان کو مسیح کی معافی نہ ملے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ایمان نہ لائے۔ جو ایمان نہیں لاتا اُس کا چھٹکارا ناممکن ہے۔ دُنیا کا یہی حال ہے۔ وہ نہیں سمجھتی کہ مجھے اُس معافی کی ضرورت ہے جو صرف عیسیٰ مسیح دے سکتا ہے۔ لیکن ایمان دار کو پتہ ہے کہ یہی بات مجھے ڈانواں ڈول ہو جانے سے بچاتی ہے۔

- کیا آپ کو مسیح کی معافی مل گئی ہے؟

ایمان لانے سے آپ کا دل روح القدس کی مدد سے معافی کی خوشی سے بھر جاتا ہے۔ تب آپ مضبوطی سے مخالف دُنیا کا سامنا کر سکتے ہیں۔ تیسری بات،

راست بازی کی مضبوطی پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ روح القدس راست بازی کے بارے میں دُنیا کی غلطی کو بے نقاب کرے گا۔

- ◄ **وہ یہ کس طرح کرے گا؟**

اِس سے کہ عیسیٰ مسیح خدا باپ کے پاس جا رہا ہے۔

- ◄ **خدا باپ کے پاس جانے کا کیا مطلب ہے؟**

خدا باپ کے پاس جانے کا راستہ صلیبی موت تھی۔ اِس صلیبی موت سے ہمیں نہ صرف اُس کی معافی حاصل ہوئی بلکہ اُس کی راست بازی بھی۔

- ◄ **صلیبی موت سے ہمیں راست بازی کس طرح حاصل ہوئی؟**

انسان اپنی طاقت سے خدا کے سامنے راست باز نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ اپنی طاقت سے کبھی وہ پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا جس سے وہ خدا کے حضور راست باز ٹھہر سکے۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے ہماری سزا اپنے اوپر لی تاکہ ہم خدا باپ کے سامنے راست باز ٹھہریں۔ یہ ہماری اپنی راست بازی نہیں بلکہ اُسی کی ہے۔ اِس لئے ہماری نجات یقینی ہے: یہ کام ہم سے نہیں بلکہ اُس سے ہوا جس کا ہر کام ٹھوس اور پکّا ہے۔

دنیا سمجھتی ہے کہ میری راست بازی ٹھیک ہی ہے۔ وہ یہ نہیں مانتی کہ عیسیٰ مسیح کو میری خاطر مرنے کی ضرورت تھی تاکہ مجھے اُس کی راست بازی حاصل ہو۔ روح القدس دُنیا کی یہ غلطی بے نقاب کرے گا، اور عدالت کے دن دُنیا کو اپنی غلطی کُھلِ عام ماننی پڑے گی۔ اِس کے مقابلے میں جسے عیسیٰ مسیح کی راست بازی حاصل ہے وہ روح القدس سے مضبوط رہتا ہے۔

◄ کیا آپ کو مسیح کی راست بازی مل گئی ہے؟

ایمان لانے سے آپ کا دل روح القدس کی مدد سے راست بازی کی خوشی سے بھر جاتا ہے۔ تب آپ مضبوطی سے مخالف دُنیا کا سامنا کر سکتے ہیں۔ چوتھی بات،

چھٹکارے کی مضبوطی پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا کہ روح القدس عدالت کے بارے میں دُنیا کی غلطی بے نقاب کرے گا۔

◄ وہ یہ کس طرح بے نقاب کرے گا؟

اِس سے کہ اِس دُنیا کے حکمران کی عدالت ہو چکی ہے۔

◄ دُنیا کا حکمران کون ہے؟

ابلیس۔

◄ اُس کی عدالت کس طرح ہو چکی ہے؟

مسیح کی موت سے ہر وہ انسان ابلیس کے قبضے سے چھوٹ گیا جو مسیح پر ایمان لایا ہے۔ اپنی موت اور جی اُٹھنے سے مسیح نے ابلیس پر فتح پا کر اُس کی عدالت کی۔ اب تک ابلیس گرجتے ہوئے شیرِ ببر کی طرح اِدھر اُدھر گھوم کر سب کو ہڑپ کر لینے کی تلاش میں رہتا ہے۔ لیکن اُس کی حکومت محدود ہے۔ ایک دن عیسیٰ مسیح واپس آ کر اُسے اُس کے چیلوں سمیت پکڑ کر جہنم میں ڈال دے گا۔ لیکن جو مسیح پر ایمان لائے ہیں اُن کا چھٹکارا یقینی ہے۔

◄ کیا آپ کو مسیح کا چھٹکارا مل گیا ہے؟

ایمان لانے سے آپ کا دل روح القدس کی مدد سے چھٹکارے کی خوشی سے بھر جاتا ہے۔ تب آپ مضبوطی سے مخالف دُنیا کا سامنا کر سکتے ہیں۔ مگر خبردار۔ اگر ایمان نہ لائے تو آپ کی عدالت یقینی ہے۔ آخری بات،

سچائی کی مضبوطی پاؤ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مجھے تم کو مزید بہت کچھ بتانا ہے، لیکن اِس وقت تم اُسے برداشت نہیں کر سکتے۔ جب سچائی کا روح آئے گا تو وہ پوری سچائی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا۔ (یوحنا 16:12-13)

◄ روح القدس کو کیا نام دیا گیا ہے؟

سچائی کا روح۔

◄ اِس کا کیا مطلب ہے؟

اُس پر پورا بھروسا رکھا جا سکتا ہے کیونکہ وہ سراسر سچا ہے۔ اُس میں جھوٹ نہیں ہے۔

◄ سچائی کا یہ روح کیا کرے گا؟

یہ پوری سچائی کی طرف ہماری راہنمائی کرے گا۔

◄ وہ یہ کس طرح کرے گا؟

- اُس نے عیسیٰ مسیح کی ہر بات قلم بند کرنے میں شاگردوں کی مدد کی۔
- لیکن آج بھی وہ ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

◄ آج وہ کس طرح ہماری راہنمائی کرتا ہے؟

- وہ خدا کی مرضی سمجھنے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔
- اِس ٹیڑھی میڑھی دُنیا میں وہ خدا کی مرضی پر عمل کرنے میں ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

◄ کیا آپ کو روح کی سچائی مل گئی ہے؟

ایمان لانے سے آپ کا دل روح القدس کی مدد سے سچائی کی خوشی سے بھر جاتا ہے۔ تب آپ مضبوطی سے مُخالف دُنیا کا سامنا کر سکتے ہیں۔

غرض مسیح کی اِن باتوں سے روح القدس کا اہم کردار خوب معلوم ہوتا ہے۔ جو ایمان رکھتا ہے اُس کے لئے دُنیا کی دشمنی پکّی ہے۔ لیکن ایمان لانے سے اُسے ایک ایسا مددگار ملتا ہے جو ہر طرح سے اُس کی مدد کرے گا۔ جب دُنیا اُس پر حملہ کرے گی تو اُس کا دل مضبوط رہے گا۔ کیونکہ وہ گواہی دینے کی خوشی سے بھر جائے گا؛ وہ مسیح کی معافی، راست بازی اور چھٹکارے کی خوشی سے بھر جائے گا؛ اور وہ روح کی سچائی سے بھر جائے گا۔

◄ کیا آپ کو یہ مددگار حاصل ہوا ہے؟

انجیل، یوحنا 15:16–18:15

اگر دُنیا تم سے دشمنی رکھے تو یہ بات ذہن میں رکھو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے دشمنی رکھی ہے۔ اگر تم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا تم کو اپنا سمجھ کر پیار کرتی۔ لیکن تم دُنیا کے نہیں ہو۔ مَیں نے تم کو دُنیا سے الگ کر کے چن لیا ہے۔ اِس لئے دُنیا تم سے دشمنی رکھتی ہے۔ وہ بات یاد کرو جو مَیں نے تم کو بتائی

کہ غلام اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنہوں نے مجھے ستایا ہے تو تمہیں بھی ستائیں گے۔ اور اگر اُنہوں نے میرے کلام کے مطابق زندگی گزاری تو وہ تمہاری باتوں پر بھی عمل کریں گے۔ لیکن تمہارے ساتھ جو کچھ بھی کریں گے، میرے نام کی وجہ سے کریں گے، کیونکہ وہ اُسے نہیں جانتے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اگر مَیں آیا نہ ہوتا اور اُن سے بات نہ کی ہوتی تو وہ قصوروار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب اُن کے گناہ کا کوئی بھی عذر باقی نہیں رہا۔ جو مجھ سے دشمنی رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی دشمنی رکھتا ہے۔ اگر مَیں نے اُن کے درمیان ایسا کام نہ کیا ہوتا جو کسی اَور نے نہیں کیا تو وہ قصوروار نہ ٹھہرتے۔ لیکن اب اُنہوں نے سب کچھ دیکھا ہے اور پھر بھی مجھ سے اور میرے باپ سے دشمنی رکھی ہے۔ اور ایسا ہونا بھی تھا تاکہ کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے کہ 'اُنہوں نے بلاوجہ مجھ سے کینہ رکھا ہے۔'

جب وہ مددگار آئے گا جسے مَیں باپ کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا تو وہ میرے بارے میں گواہی دے گا۔ وہ سچائی کا روح ہے جو باپ میں سے نکلتا ہے۔ تم کو بھی میرے بارے میں گواہی دینا ہے، کیونکہ تم ابتدا سے میرے ساتھ رہے ہو۔

مَیں نے تم کو یہ اِس لئے بتایا ہے تاکہ تم گم راہ نہ ہو جاؤ۔ وہ تم کو یہودی جماعتوں سے نکال دیں گے، بلکہ وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ جو بھی تم کو مار ڈالے گا وہ سمجھے گا، 'مَیں نے اللہ کی خدمت کی ہے۔' وہ اِس قسم کی حرکتیں اِس لئے کریں گے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا ہے، نہ مجھے۔ مَیں

نے تم کو یہ باتیں اِس لئے بتائی ہیں کہ جب اُن کا وقت آ جائے تو تم کو یاد آئے کہ مَیں نے تمہیں آگاہ کر دیا تھا۔

مَیں نے اب تک تم کو یہ نہیں بتایا کیونکہ مَیں تمہارے ساتھ تھا۔ لیکن اب مَیں اُس کے پاس جا رہا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ توبھی تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا، 'آپ کہاں جا رہے ہیں؟' اِس کے بجائے تمہارے دل غم زدہ ہیں کہ مَیں نے تم کو ایسی باتیں بتائی ہیں۔ لیکن مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے کہ مَیں جا رہا ہوں۔ اگر مَیں نہ جاؤں تو مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن اگر مَیں جاؤں تو مَیں اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور جب وہ آئے گا تو گناہ، راست بازی اور عدالت کے بارے میں دُنیا کی غلطی کو بے نقاب کر کے یہ ظاہر کرے گا: گناہ کے بارے میں یہ کہ لوگ مجھ پر ایمان نہیں رکھتے، راست بازی کے بارے میں یہ کہ مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں اور تم مجھے اب سے نہیں دیکھو گے، اور عدالت کے بارے میں یہ کہ اِس دُنیا کے حکمران کی عدالت ہو چکی ہے۔

مجھے تم کو مزید بہت کچھ بتانا ہے، لیکن اِس وقت تم اُسے برداشت نہیں کر سکتے۔ جب سچائی کا روح آئے گا تو وہ پوری سچائی کی طرف تمہاری راہنمائی کرے گا۔ وہ اپنی مرضی سے بات نہیں کرے گا بلکہ صرف وہی کچھ کہے گا جو وہ خود سنے گا۔ وہی تم کو مستقبل کے بارے میں بھی بتائے گا۔ اور وہ اِس میں مجھے جلال دے گا کہ وہ تم کو وہی کچھ سنائے گا جو اُسے مجھ سے ملا ہو گا۔ جو کچھ بھی باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ اِس لئے مَیں نے کہا، 'روح تم کو وہی کچھ سنائے گا جو اُسے مجھ سے ملا ہو گا۔'

فتح!

جنم لینے والی برادری کی خوشی

عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ تھوڑی دیر بعد مجھے اِس دُنیا کو چھوڑنا ہے۔ اِس لئے اُس نے اپنے شاگردوں کو آخری ہدایات دیں تاکہ وہ اُس وقت کے لئے تیار ہو جائیں۔ وہ جان لیں کہ ہمارے آقا ہمیں اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔ وہ روح القدس بھیجیں گے جس میں وہ خود ہمارے دلوں میں سکونت کریں گے۔ اب عیسیٰ مسیح نے ایک آخری مضمون چھیڑا۔ یہ کہ تمہیں تھوڑی دیر دُکھ ہو گا، لیکن جلد ہی یہ دُکھ خوشی میں بدل جائے گا—اُس سمے جب میری برادری جنم لے گی۔ یہ برادری کیوں حد سے زیادہ خوشی منائے گی؟ اِس کی چار وجوہات ہوں گی۔ برادرانہ خوشی کی پہلی وجہ،

تم کو نئی زندگی ملے گی

اُس نے فرمایا،

> تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے دوبارہ دیکھ لو گے۔ (یوحنا 16:16)

اُس کے کچھ شاگرد آپس میں بات کرنے لگے، "اُن کے یہ کہنے سے کیا مراد ہے کہ 'تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھے دوبارہ دیکھ لو گے'؟ اور اِس کا کیا مطلب ہے، 'مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں'؟ یہ کس قسم کی 'تھوڑی دیر' ہے جس کا ذکر وہ کر رہے ہیں؟ ہم اُن کی بات نہیں سمجھتے۔"

عیسیٰ مسیح نے جان لیا کہ وہ آپس میں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ اُس نے جواب میں فرمایا،

> تم رو رو کر ماتم کرو گے جبکہ دُنیا خوش ہو گی۔ تم غم کرو گے، لیکن تمہارا غم خوشی میں بدل جائے گا۔ جب کسی عورت کے بچّہ پیدا ہونے والا ہوتا ہے تو اُسے غم اور تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اُس کا وقت آ گیا ہے۔ لیکن جوں ہی بچّہ پیدا ہو جاتا ہے تو ماں خوشی کے مارے کہ ایک انسان دُنیا میں آ گیا ہے اپنی تمام مصیبت بھول جاتی ہے۔ یہی تمہاری حالت ہے۔ کیونکہ اب تم غمزدہ ہو، لیکن مَیں تم سے دوبارہ ملوں گا۔ اُس وقت تم کو خوشی ہو گی، ایسی خوشی جو تم سے کوئی چھین نہ لے گا۔ (یوحنا 16:20-22)

◄ **عیسیٰ مسیح کس وقت کا ذکر کر رہا تھا؟**

وہ اپنی موت کا ذکر کر رہا تھا۔ اُس وقت شاگرد سخت ماتم کریں گے۔

◄ **وہ کیوں ماتم کریں گے؟**

اِس لئے کہ عیسیٰ مسیح اُن کے ساتھ نہیں ہو گا، حالانکہ وہ پکّی اُمید رکھتے تھے کہ وہ بادشاہ بنے گا۔

◄ **دُنیا کیوں خوش ہو گی؟**

اِس لئے کہ وہ سمجھے گی کہ عیسیٰ مسیح کو مار ڈالنے سے ہمارا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آئندہ اُس کے کلام کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ آئندہ کوئی نہیں کہے گا کہ

سُدھر جاؤ، توبہ کرو۔ دُنیا کا حکمران ابلیس سب سے خوش ہو گا۔ وہ تو سمجھے گا کہ میرا سب سے بڑا دشمن ختم ہے، اب میری حکومت اَور زیادہ پکّی ہو گئی ہے۔

◄ **لیکن شاگردوں کا غم نہیں رہے گا۔ غم جلد ہی خوشی میں بدل جائے گا۔ کیوں؟**

عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد مَیں تم سے دوبارہ ملوں گا۔

◄ **صلیبی موت کے بعد یہ کس طرح ممکن ہو گا؟**

یہ اِس سے ہو گا کہ وہ جی اُٹھے گا اور اُن سے ملے گا۔ بعد میں جب اُسے آسمان پر اُٹھایا جائے گا تو روح القدس نازل ہو گا جس میں عیسیٰ مسیح اپنے شاگردوں کے دلوں میں بسے گا۔

◄ **عیسیٰ مسیح یہاں شاگردوں کی خوشی ایک خوب صورت مثال سے بیان کرتا ہے۔ کونسی مثال سے؟**

جنم دینے والی عورت کی مثال سے۔ جب عورت کے بچّہ پیدا ہونے لگتا ہے تو عورت کو غم اور تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اُس کا وقت آ گیا ہے۔ لیکن جوں ہی بچّہ پیدا ہو جاتا ہے تو ماں خوشی کے مارے کہ ایک انسان دُنیا میں آ گیا ہے اپنی تمام مصیبت بھول جاتی ہے۔

◄ **یہ مثال کس طرح شاگردوں کی آنے والی خوشی بیان کرتی ہے؟**

عیسیٰ مسیح کی موت بھی ایسی عورت کی سخت دقّت کی طرح ہو گی۔ جس طرح ماں کو غم اور تکلیف ہوتی ہے جب اُس کا وقت آ جاتا ہے اُسی طرح عیسیٰ مسیح اور اُس کے شاگردوں کو غم اور تکلیف ہو گی جب اُس کا وقت آ جائے گا۔ لیکن ماں کی تکلیف کا ایک مقصد ہوتا ہے، یہ کہ بچّہ پیدا ہو جائے۔ بالکل اِسی طرح مسیح کی تکلیف کا ایک مقصد تھا، یہ کہ انسان نئے سرے سے پیدا ہو

جائے، کہ روح کی نئی برادری جنم لے۔ اور جس طرح بچے کے پیدا ہو جانے پر ماں اِتنی خوش ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی تمام مصیبت بھول جاتی ہے اُسی طرح شاگرد خوشی کے مارے اپنی تمام مصیبت بھول جائیں گے—اِس لئے بھول جائیں گے کہ اپنی جان دینے اور جی اُٹھنے سے عیسیٰ مسیح موت اور ابلیس پر فتح پا کر شاگردوں سے دوبارہ ملے گا۔ اُس وقت شاگرد روح القدس کی مدد سے نئے سرے سے پیدا ہو جائیں گے۔ تب وہ مسیح کی جیت، اپنی روحانی پیدائش اور نئی برادری کی خوشی منائیں گے۔

◄ کیا یہ خوشی کبھی ختم ہو گی؟

نہیں۔ یہ ایسی خوشی ہو گی جو کوئی اُن سے چھین نہ لے گا۔

◄ یہ خوشی کوئی کیوں نہیں چھین سکتا؟

اِس لئے کہ عیسیٰ مسیح آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد بھی اُن میں موجود ہو گا۔ وہ روح القدس کے ذریعے اُن کے دلوں میں بسے گا۔ عیسیٰ مسیح کی حضوری اُنہیں مضبوط رکھے گی۔ چونکہ وہ آج تک زندہ ہے اِس لئے ہماری اُمید پختہ ہے، اِس لئے کوئی یہ خوشی چھین نہیں سکتا۔

◄ کیا آپ کو اِس برادری کی نئی زندگی حاصل ہے؟

برادرانہ خوشی کی دوسری وجہ،

تم خدا کے لاڈلے ہو گے

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

اُس دن تم مجھ سے کچھ نہیں پوچھو گے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم میرے نام میں باپ سے مانگو گے وہ تم کو دے گا۔ اب تک تم نے میرے نام میں کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو تم کو ملے گا۔ پھر تمہاری خوشی پوری ہو جائے گی۔ (یوحنا 16:23-24)

- **اُس دن تم مجھ سے نہیں پوچھو گے—اِس کا کیا مطلب ہے؟**

اِس وقت شاگرد عیسیٰ مسیح کی راہ سمجھ نہیں سکتے۔ اِس لئے وہ بار بار پوچھ رہے ہیں کہ اُس کی باتوں کا کیا مطلب ہے۔ لیکن اُس کے جی اُٹھنے کے بعد اُنہیں صلیبی راہ کے مقصد کی سمجھ آئے گی۔ تب پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

- **تب وہ کیا کریں گے؟**

تب وہ مسیح کے نام میں خدا باپ سے مانگیں گے۔

- **اُن کو مانگنے پر کیا ملے گا؟**

جو کچھ وہ مانگیں گے۔

- **تب اُن کی خوشی کیسی ہو گی؟**

وہ پوری ہو جائے گی۔

- **کیوں پوری ہو جائے گی؟**

اِس لئے کہ اُنہیں ملے گا۔ اُنہیں یوں ملے گا جس طرح بچّے کو باپ سے ملتا ہے۔ بچّہ اپنے باپ سے مانگتا ہے۔ باپ اُسے وہ چیز نہ بھی دے، لیکن

وہ ضرور اُس کی سُنے گا۔ وہ اُسے اُس کی ضروریات کے مطابق ضرور دے گا، یوں جس طرح صرف اچھا باپ دے سکتا ہے۔

غرض نئی برادری کے لوگ خدا کے لاڈلے ہیں، اُس کے پیارے بچّے۔ اور جس طرح باپ کا لاڈلا ہر وقت باپ کے پاس آ کر مانگ سکتا ہے اُسی طرح نئی برادری کے لوگ بے جھجک اپنے آسمانی باپ کے حضور آ سکتے ہیں۔

◄ کیا آپ بھی خدا کے لاڈلے ہیں؟

برادرانہ خوشی کی تیسری وجہ،

آسمان کا راستہ کُھل جائے گا

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اُس وقت مَیں تمثیلوں میں بات نہیں کروں گا بلکہ تم کو باپ کے بارے میں صاف صاف بتا دوں گا۔ (یوحنا 25:16)

◄ جی اُٹھنے کے بعد عیسیٰ مسیح کس طرح بات کرے گا؟

وہ خدا باپ کے بارے میں صاف صاف بات کرے گا۔ وہ تمثیلوں میں بات نہیں کرے گا۔ اِس وقت شاگردوں کو اُس کی باتیں پہیلیوں جیسی لگ رہی ہیں۔ لیکن اُس وقت عیسیٰ مسیح کی اِس دُنیا میں راہ صاف دکھے گی۔ اُنہیں نجات کی راہ کی پوری سمجھ آئے گی۔ یہی خدا باپ کے بارے میں سب سے عظیم بات ہے—یہ کہ اُس نے اپنے پیارے فرزند کو اِس دُنیا میں بھیج دیا تاکہ ہمیں گناہ، موت اور ابلیس کے قبضے سے نجات ملے۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

اُس دن تم میرا نام لے کر مانگو گے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں ہی تمہاری خاطر باپ سے درخواست کروں گا۔ کیونکہ باپ خود تم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے کہ تم نے مجھے پیار کیا ہے اور ایمان لائے ہو کہ مَیں اللہ میں سے نکل آیا ہوں۔

(یوحنا 16:26-27)

◄ **مطلب یہ نہیں کہ مَیں ہی تمہاری خاطر باپ سے درخواست کروں گا—اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا عیسیٰ مسیح آئندہ ایمان داروں کی خاطر باپ سے درخواست نہیں کرے گا؟**

وہ ضرور درخواست کرے گا۔ لیکن بنیادی بات تو ہو چکی ہو گی۔ عیسیٰ مسیح کے مرنے اور جی اُٹھنے سے اُس کے لوگ نہ صرف مسیح کی برادری میں شامل ہو جائیں گے۔ اِس سے نئی برادری کے لئے آسمان کا راستہ کُھل جائے گا۔ جو راستہ پہلے یوں بند تھا کہ انسان خدا کے حضور نہیں آ سکتا تھا وہ کُھل جائے گا۔ تب اِس کی ضرورت نہیں ہو گی کہ ایمان دار خدا سے دُور رہنے کی وجہ سے عیسیٰ مسیح سے گزارش کریں کہ وہ باپ کو اُن کی طرف مائل کرے۔ اُس وقت ہر ایمان دار سیدھا خدا باپ کے حضور آ سکے گا۔ کیونکہ وہ نئی برادری میں شامل ہونے سے خدا باپ کا لاڈلا ہو گا۔ کونسا باپ اپنے لاڈلے کی بات نہیں سنتا؟ اُس وقت سے کوئی فرق نہیں ہو گا کہ ہم مسیح کا نام لے کر خدا باپ سے دعا کریں یا مسیح سے دعا کریں۔ ایک ہی بات ہو گی، کیونکہ خدا باپ اور خدا فرزند میں گہری یگانگت ہے۔

◄ **کیا آپ کے لئے بھی آسمان کا راستہ کُھل گیا ہے؟**

دُنیا پر فتح پائی جائے گی

مسیح کی یہ باتیں سن کر شاگردوں کو لگا کہ بات صاف ہوگئی ہے۔ وہ بولے، ”اب آپ تمثیلوں میں نہیں بلکہ صاف صاف بات کر رہے ہیں۔ اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں اور کہ اِس کی ضرورت نہیں کہ کوئی آپ کی پوچھ گچھ کرے۔ اِس لئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ اللہ میں سے نکل کر آئے ہیں۔“

شاگرد سمجھتے تھے کہ اب اُستاد تمثیلوں میں نہیں بلکہ صاف صاف بات کر رہے ہیں۔

- ◄ شاگردوں کو کس بات کی سمجھ آئی؟

یہ صاف معلوم نہیں ہوتا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ اُنہیں ضرور محسوس ہوا کہ اُسے سب کچھ معلوم ہے اور کہ وہ اللہ میں سے نکل کر آیا ہے۔

- ◄ کیا اُنہیں سچ مچ سمجھ آئی تھی؟

نہیں۔ وہ کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ اور یہ ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ اُنہیں صلیب کی راہ کی سمجھ اُس وقت آئی جب عیسیٰ مسیح جی اُٹھ کر اُن پر ظاہر ہوا۔ اِس لئے مسیح نے دُکھ بھری آواز کے ساتھ فرمایا،

> اب تم ایمان رکھتے ہو؟ دیکھو، وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے جب تم تتر بتر ہو جاؤ گے۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر ہر ایک اپنے گھر چلا جائے گا۔ توبھی مَیں اکیلا نہیں ہوں گا کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔ (یوحنا 16:31-32)

- ◄ کیا عیسیٰ مسیح مان گیا کہ شاگرد سمجھ گئے ہیں؟

نہیں۔ اُس نے اُن کی باتوں سے دھوکا نہ کھایا۔ وہ صاف صاف جانتا تھا کہ اُنہیں سمجھ نہیں آئی۔ نہ صرف یہ۔ وہ اُسے اکیلا بھی چھوڑیں گے۔ بس ایک ہی ہے جس پر پورا بھروسا کیا جا سکتا ہے—خدا باپ جو اُسے نہیں چھوڑے گا۔

◄ **اگر اُسے معلوم تھا کہ شاگرد کچھ نہیں سمجھ رہے ہیں تو اُس نے یہ تمام باتیں کیوں اُنہیں بتائی تھیں؟**

اُس نے فرمایا،

> مَیں نے تم کو اِس لئے یہ بات بتائی تاکہ تم مجھ میں سلامتی پاؤ۔ دُنیا میں تم مصیبت میں پھنسے رہتے ہو۔ لیکن حوصلہ رکھو، مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔ (یوحنا 16:33)

◄ **اُس نے یہ تمام باتیں کیوں اُنہیں بتائی تھیں؟**

اُس نے اُن کو اِس لئے یہ باتیں بتائی تھیں تاکہ وہ مسیح میں سلامتی پائیں۔

◄ **وہ اُس میں کس طرح سلامتی پا سکتے ہیں؟**

وہ فرما چکا تھا کہ مَیں انگور کی بیل ہوں اور تم میری شاخیں ہو۔ مجھ میں رہو۔ میرا رس پاتے رہو۔ میری ہر بات پر عمل کرتے رہو۔ تب تمہیں سلامتی ملے گی۔ رس میں اُس کی طاقت ہے۔ یاد رکھو: مسیح سے آسمانی گھر کا راستہ کُھل گیا اِس لئے ہم ٹھوس قدم رکھ کر آگے بڑھیں گے۔ دشمن جو بھی حملہ ہم پر کرے اُس کا سامنا ہم کر پائیں گے—اپنی طاقت سے نہیں بلکہ اُسی کی طاقت سے۔

تب عیسیٰ مسیح نے ایک آخری بات کی،

> دُنیا میں تم مصیبت میں پھنسے رہتے ہو۔ لیکن حوصلہ رکھو، مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔ (یوحنا 33:16)

کتنی سکون دلانے والی بات!

◄ **کیا ایمان لانے سے ہم دُنیا کی مصیبت سے بچیں گے؟**

نہیں۔ سچا ایمان دار مصیبت میں پھنسا رہے گا۔ جب کوئی مصیبت نہ ہو، جب اِس دُنیا میں کامیابی ہی کامیابی حاصل ہو، اُسے اپنے آپ سے یہ پوچھنا چاہئے کہ کیا مَیں ٹھیک مسیح کی راہ پر چل رہا ہوں؟ اِس کا مطلب نہیں کہ سچا ایمان دار امیر نہیں ہو سکتا۔ لیکن جس امیر کو بہت ملا ہے اُس کی ذمے داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ اگر وہ سچا ہو تو وہ بھی مصیبتوں سے نہیں بچے گا۔

لیکن ساتھ ساتھ مسیح نے یہ بھی فرمایا: حوصلہ رکھو، مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں!

◄ **عیسیٰ مسیح کس طرح دُنیا پر غالب آیا ہے؟**

وہ اپنی صلیبی موت اور جی اُٹھنے سے دُنیا پر غالب آیا ہے۔ دُنیا سمجھتی ہے کہ وہ ہار گیا ہے، لیکن اِس کے اُلٹ ہوا۔ اُس نے اِس سے دُنیا پر فتح پائی۔ اِس سے اُس نے ہر انسان کو نئے سرے سے پیدا ہونے کا موقع بخش دیا۔ اِس سے اُس نے جنم لینے والی برادری کی بنیاد رکھی۔ غرض اپنے آپ سے پوچھو،

- کیا مجھے نئی زندگی مل گئی ہے؟
- کیا مَیں خدا کا لاڈلا ہوں؟
- کیا میرے لئے آسمان کا راستہ کُھل گیا ہے؟
- کیا مَیں مسیح کی فتح میں شریک ہو گیا ہوں؟

انجیل، یوحنا 16:16-33

[عیسیٰ مسیح نے فرمایا،] "تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے دوبارہ دیکھ لو گے۔"

اُس کے کچھ شاگرد آپس میں بات کرنے لگے، "عیسیٰ کے یہ کہنے سے کیا مراد ہے کہ 'تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھے دوبارہ دیکھ لو گے'؟ اور اِس کا کیا مطلب ہے، 'مَیں باپ کے پاس جا رہا ہوں'؟" اور وہ سوچتے رہے، "یہ کس قسم کی 'تھوڑی دیر' ہے جس کا ذکر وہ کر رہے ہیں؟ ہم اُن کی بات نہیں سمجھتے۔"

عیسیٰ نے جان لیا کہ وہ مجھ سے اِس کے بارے میں سوال کرنا چاہتے ہیں۔ اِس لئے اُس نے کہا، "کیا تم ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہو کہ میری اِس بات کا کیا مطلب ہے کہ 'تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے نہیں دیکھو گے، پھر تھوڑی دیر کے بعد مجھے دوبارہ دیکھ لو گے'؟ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ تم رو رو کر ماتم کرو گے جبکہ دُنیا خوش ہو گی۔ تم غم کرو گے، لیکن تمہارا غم خوشی میں بدل جائے گا۔ جب کسی عورت کے بچّہ پیدا ہونے والا ہوتا ہے تو اُسے غم اور تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اُس کا وقت آ گیا ہے۔ لیکن جوں ہی بچّہ پیدا ہو جاتا ہے تو ماں خوشی کے مارے کہ ایک انسان دُنیا میں آ گیا ہے اپنی تمام مصیبت بھول جاتی ہے۔ یہی تمہاری حالت ہے۔ کیونکہ اب تم غمزدہ

ہو، لیکن مَیں تم سے دوبارہ ملوں گا۔ اُس وقت تم کو خوشی ہو گی، ایسی خوشی جو تم سے کوئی چھین نہ لے گا۔

اُس دن تم مجھ سے کچھ نہیں پوچھو گے۔ مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں کہ جو کچھ تم میرے نام میں باپ سے مانگو گے وہ تم کو دے گا۔ اب تک تم نے میرے نام میں کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو تم کو ملے گا۔ پھر تمہاری خوشی پوری ہو جائے گی۔

مَیں نے تم کو یہ تمثیلوں میں بتایا ہے۔لیکن ایک دن آئے گا جب مَیں ایسا نہیں کروں گا۔ اُس وقت مَیں تمثیلوں میں بات نہیں کروں گا بلکہ تم کو باپ کے بارے میں صاف صاف بتا دوں گا۔ اُس دن تم میرا نام لے کر مانگو گے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں ہی تمہاری خاطر باپ سے درخواست کروں گا۔ کیونکہ باپ خود تم کو پیار کرتا ہے، اِس لئے کہ تم نے مجھے پیار کیا ہے اور ایمان لائے ہو کہ مَیں اللہ میں سے نکل آیا ہوں۔ مَیں باپ میں سے نکل کر دُنیا میں آیا ہوں۔ اور اب مَیں دُنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس واپس جاتا ہوں۔“

اِس پر اُس کے شاگردوں نے کہا، ”اب آپ تمثیلوں میں نہیں بلکہ صاف صاف بات کر رہے ہیں۔ اب ہمیں سمجھ آئی ہے کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں اور کہ اِس کی ضرورت نہیں کہ کوئی آپ کی پوچھ گچھ کرے۔ اِس لئے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ آپ اللہ میں سے نکل کر آئے ہیں۔“

عیسیٰ نے جواب دیا، "اب تم ایمان رکھتے ہو؟ دیکھو، وہ وقت آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے جب تم تتر بتر ہو جاؤ گے۔ مجھے اکیلا چھوڑ کر ہر ایک اپنے گھر چلا جائے گا۔ توبھی مَیں اکیلا نہیں ہوں گا کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔ مَیں نے تم کو اِس لئے یہ بات بتائی تاکہ تم مجھ میں سلامتی پاؤ۔ دُنیا میں تم مصیبت میں پھنسے رہتے ہو۔ لیکن حوصلہ رکھو، مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔"

شچے شاگرد کے اَن مِٹ نشان

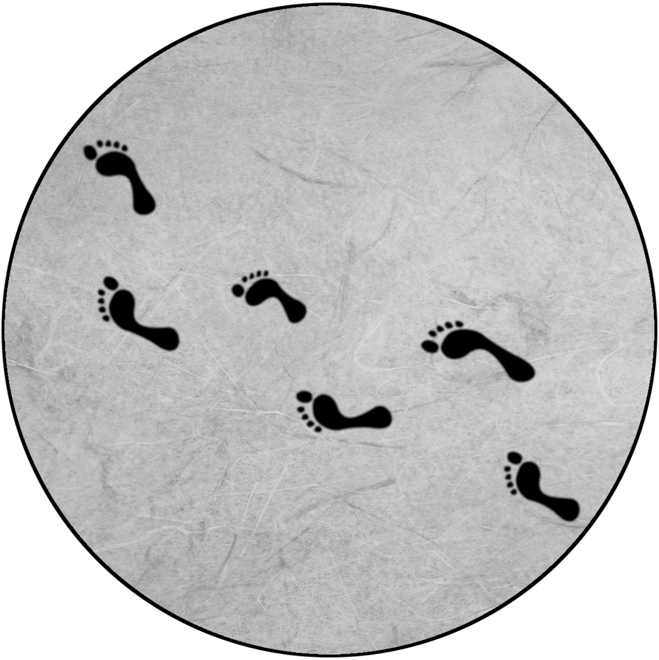

عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ جلد ہی دشمن مجھے صلیب پر چڑھا کر مار ڈالیں گے۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو آخری ہدایات دیں، پھر اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھا کر دعا کی۔

◄ دعا کا کیا مقصد تھا؟

مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے شاگردوں کو خدا باپ کے سپرد کرے۔ اِس دعا میں سچے شاگرد کے چھ نشان دکھائی دیتے ہیں۔ پہلا نشان،

مسیح کے جلال میں شریک

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اے باپ، وقت آ گیا ہے۔ اپنے فرزند کو جلال دے تاکہ فرزند تجھے جلال دے۔ کیونکہ تُو نے اُسے تمام انسانوں پر اختیار دیا ہے تاکہ وہ اُن سب کو ابدی زندگی دے جو تُو نے اُسے دیئے ہیں۔
>
> (یوحنا 17:1-2)

◄ عیسیٰ مسیح خدا باپ سے کیا پانا چاہتا ہے؟

جلال۔

◄ وہ کیوں جلال پانا چاہتا ہے؟

جلال پانے کا ایک ہی مقصد ہے، یہ کہ وہ خدا باپ کو جلال دے۔ مطلب ہے جو بھی کام عیسیٰ مسیح کرے اِس سے خدا باپ کو عزت و جلال ملے۔

◄ **عیسیٰ مسیح کس طرح خدا باپ کو جلال دینا چاہتا ہے؟**

وہ اپنی جان انسان کی خاطر دینے سے خدا باپ کو جلال دینا چاہتا ہے۔ کتنا انوکھا خیال! ایسی سوچ دُنیا کی سوچ سے کہیں دُور ہے۔ دُنیا کے خیال میں عیسیٰ مسیح اپنی جان دینے سے فیل ہو گیا۔ وہ یہ کبھی نہیں مان سکتی کہ کسی کی صلیبی موت خدا کو جلال دے سکتی ہے۔

◄ **باپ نے عیسیٰ مسیح کو انسانوں پر اختیار کیوں دیا؟**

اِس لئے کہ وہ اپنی جان دینے سے انسان کو ابدی زندگی دے۔ یہی تو اُس کے آنے کا مقصد تھا۔ اور اِسی سے اُسے جلال ملے گا۔

◄ **یہ بات ہمارے لئے کیوں اہم ہے کہ مسیح کو جلال ملے گا؟**

یہ بات اِس لئے اہم ہے کہ جو بھی مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ اُس کے جلال میں شریک ہو جاتا ہے۔ یوحنا 15 میں ہم سیکھ چکے ہیں کہ عیسیٰ مسیح انگور کی بیل ہے۔ اُس کی جلالی راہ سے ہی ہم اُس سے جُڑ گئے ہیں، ہم اُس کی شاخیں بن گئے ہیں۔ اُس کی جلالی راہ سے ہی ہمیں اُس کی ابدی زندگی مل گئی ہے۔ اور اُس کی جلالی راہ سے ہی ہم اُس کی شان و شوکت میں شریک ہو گئے ہیں۔

◄ **کیا آپ اِس بیل میں جُڑ کر اُس کے جلال میں شریک ہو گئے ہیں؟**

سچے شاگرد کا دوسرا نشان،

بدلی ہوئی زندگی

اب عیسیٰ مسیح نے باپ کو اپنی خدمت کا اچھا نتیجہ پیش کیا۔

◄ نتیجہ کیا تھا؟

شاگردوں کی بدلی ہوئی زندگی۔ اُس نے فرمایا،

> مَیں نے تیرا نام اُن لوگوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دُنیا سے الگ کرکے مجھے دیا ہے۔ وہ تیرے ہی تھے۔ تُو نے اُنہیں مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام کے مطابق زندگی گزاری ہے۔ (یوحنا 6:17)

◄ مسیح کی خاص خدمت کیا تھی؟

اُس نے لوگوں پر خدا باپ کا نام ظاہر کیا۔

◄ خدا کا نام ظاہر کرنے کا کیا مطلب ہے؟

مطلب یہ ہے کہ اُس نے خدا کی فطرت ظاہر کی۔ سچا شاگرد بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جان لیں کہ خدا ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہمیں اپنے قریب لانا چاہتا ہے، کہ اُس نے ہمیں قریب لانے کے لئے اپنا فرزند قربان کیا۔ یہی باتیں اُس کے نام میں پنہاں ہیں۔

◄ جب خدا کا نام شاگردوں پر ظاہر ہوا تو اُن میں کیا تبدیلی آئی؟

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

اُنہوں نے تیرے کلام کے مطابق زندگی گزاری ہے۔ اب اُنہوں نے جان لیا ہے کہ جو کچھ بھی تُو نے مجھے دیا ہے وہ تیری طرف سے ہے۔ اُنہوں نے یہ باتیں قبول کرکے حقیقی طور پر جان لیا کہ مَیں تجھ میں سے نکل کر آیا ہوں۔ ساتھ ساتھ وہ ایمان بھی لائے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ (یوحنا 17:6-8)

◄ کیا تبدیلی آئی؟

کلام سننے سے اُن کا چال چلن بدل گیا۔

◄ یہ تبدیلی کیوں آئی؟

اُنہوں نے جان لیا ہے کہ مسیح کا کلام اور کام خدا کی طرف سے ہے، کہ عیسیٰ مسیح خدا باپ سے نکل آیا ہے جس نے اُسے بھیجا ہے۔

دیکھو، ہماری تبدیلی سراسر مسیح پر مبنی ہوتی ہے۔ جب ہم انگور کی اِس بیل سے جُڑ جاتے ہیں تو اُس کا رس ہماری زندگی بدل دیتا ہے۔ اُس رس کے بغیر ہم جنگلی اور بے کار پھل لاتے ہیں، ایسا پھل جس سے سب کو گِھن آتی ہے۔ لیکن جب اُس کا رس ہمارے رگوں میں دوڑتا ہے تو ہم میٹھا اور رسیلا پھل لاتے ہیں، ایسا پھل جو ہر ایک چکھ کر واہ، واہ کہتا ہے۔

◄ کیا آپ میں بیل سے لائی یہ تبدیلی آئی ہے؟

سچے شاگرد کا تیسرا نشان،

شیطانی طاقتوں سے محفوظ

اب تک عیسیٰ مسیح شاگردوں کے ساتھ تھا۔ اُس کی موجودگی میں وہ ہمیشہ مضبوط رہے تھے، کیونکہ وہ اُن کا اچھا چرواہا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے باپ کے پاس واپس جا رہا تھا۔ اب کیا ہو گا؟ یہی دعا کا مرکزی مقصد تھا۔ اِس میں عیسیٰ مسیح نے اُنہیں خدا باپ کے سپرد کیا تاکہ وہ اُنہیں محفوظ رکھے۔ عیسیٰ مسیح نے اِس کی وجہ بھی بتائی،

> جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے [...] وہ تیرے ہی ہیں۔ (یوحنا 9:17)

خدا باپ خود نے ایمان داروں کو الگ کر کے مسیح کو دیا تھا (یوحنا 6:17)۔ اب عیسیٰ مسیح نے اُنہیں دوبارہ اُس کے سپرد کیا۔ اُس نے فرمایا،

> قدوس باپ، اپنے نام میں اُنہیں محفوظ رکھ۔ [...] جتنی دیر مَیں اُن کے ساتھ رہا مَیں نے اُنہیں تیرے نام میں محفوظ رکھا، اُسی نام میں جو تُو نے مجھے دیا تھا۔ (یوحنا 17:11-12)

◄ عیسیٰ مسیح نے اُنہیں کس نام میں محفوظ رکھا تھا؟

خدا باپ کے نام میں۔

◄ اُس کے نام میں وہ کیوں محفوظ تھے؟

نام میں خدا کا پورا کردار ہے۔ اُس میں اُس کی اپنے لوگوں کے لئے محبت اور وفاداری ہے۔ یہی نام عیسیٰ مسیح نے اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا تھا، اور اِسی میں اُس نے اُنہیں محفوظ رکھا تھا۔ اب وہ چاہتا ہے کہ خدا باپ یہ کام جاری رکھے۔

◄ کیا محفوظ رہنے سے مشکلات کم ہو جائیں گی؟

نہیں۔عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں نے اُنہیں تیرا کلام دیا ہے اور دُنیا نے اُن سے دشمنی رکھی، کیونکہ یہ دُنیا کے نہیں ہیں، جس طرح مَیں بھی دُنیا کا نہیں ہوں۔ میری دعا یہ نہیں ہے کہ تُو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُنہیں ابلیس سے محفوظ رکھے۔ (یوحنا 17:14-15)

► دُنیا نے اُن سے دُشمنی رکھی۔ کیوں؟

اُنہیں مسیح کا کلام مل گیا ہے، اِس لئے یہ دُنیا کے نہیں ہیں۔

► وہ کیوں دُنیا کے نہیں ہیں؟

عیسیٰ مسیح دُنیا کا نہیں ہے، اِس لئے اُس کے شاگرد بھی دُنیا کے نہیں ہیں۔

► دُنیا کیا ہے؟ کیا یہ خدا کی خلق کی گئی دُنیا ہے؟

نہیں۔ خدا نے ہر مخلوق اچھی بنائی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم دُنیا کی اچھی چیزوں کا مزہ لیں۔ لیکن یہاں دُنیا سے مُراد وہ سب کچھ ہے جو خدا کے خلاف ہے اور جس کا حکمران ابلیس ہے۔یعنی تاریکی کی تمام طاقتیں جو خدا کی ہر اچھی چیز پر قابو کرنا چاہتی ہیں۔

► کیا مسیح چاہتا ہے کہ شاگردوں کو دُنیا سے اُٹھا لیا جائے؟

نہیں۔

► کیوں نہیں؟ کیا اِس سے دُنیا کی دُشمنی ختم نہیں ہو گی؟

بے شک۔ لیکن شاگردوں کا اِس دُنیا میں رہنے کا ایک خاص مقصد ہے۔ یہ کہ وہ دُنیا میں خدا کا کلام اور نور پھیلائیں۔ آخر مسیح کے آنے کا مقصد یہ تھا کہ

سب اُس پر ایمان لا کر ہلاک نہ ہوں بلکہ ابدی زندگی پائیں۔ اِن میں مَیں اور آپ بھی شامل ہیں۔

اِس لئے مسیح کی دعا یہ نہیں ہے کہ اُنہیں اُٹھا لیا جائے بلکہ یہ کہ وہ ابلیس اور اُس کی شیطانی طاقتوں سے محفوظ رہیں۔ ابلیس کی پوری کوشش یہ ہے کہ ہر ایمان دار کو بگاڑ کر ختم کرے، کیونکہ اُسے مسیح کے شاگردوں کا مشن پتہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُنہیں اِس دُنیا میں اِس لئے رکھا گیا ہے تاکہ وہ خدا کا کلام اور نور پھیلائیں، تاکہ جتنے ہوسکیں نجات پائیں۔

ہمیں پوری تسلی ہے کہ ہم عیسیٰ مسیح کے ساتھ جو انگور کی بیل ہے جُڑ گئے ہیں۔ اب رہی مالی یعنی خدا باپ کی ذمے داری کہ وہ ہماری دیکھ بھال کرے۔ وہی ہمیں جنگلی جانوروں سے محفوظ رکھے گا، وہی ہمیں ہر ضروری چیز سے نوازتا رہے گا۔ وہی اِس پر دھیان دے گا کہ ہم اچھا پھل لائیں۔

◄ کیا آپ کو خدا کی یہ حفاظت حاصل ہے؟

سچے شاگرد کا چوتھا نشان،

خدا کے لئے مخصوص

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مخصوص و مُقدّس کر۔ تیرا کلام ہی سچائی ہے۔ جس طرح تُو نے مجھے دُنیا میں بھیجا ہے اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا ہے۔ اُن کی خاطر مَیں اپنے آپ کو

مخصوص کرتا ہوں، تاکہ اُنہیں بھی سچائی کے وسیلے سے مخصوص و مُقدّس کیا جائے۔ (یوحنا 17:17-19)

◄ عیسیٰ مسیح کیا چاہتا ہے کہ خدا باپ شاگردوں کے ساتھ کرے؟

وہ چاہتا ہے کہ وہ اُنہیں اپنے کلام سے مخصوص و مُقدّس کرے۔

◄ اُنہیں کس سے اور کس طرح مخصوص و مُقدّس کیا جائے گا؟

اُنہیں عیسیٰ مسیح سے مخصوص کیا جائے گا۔ اپنے آپ کو مخصوص کرنے سے مسیح اُنہیں مخصوص و مُقدّس کرے گا۔

◄ عیسیٰ مسیح نے کس طرح اپنے آپ کو مخصوص کیا؟

اُس نے اپنے آپ کو ہماری خاطر قربان کرنے کے لئے مخصوص کیا۔ جلد ہی اُس کی یہ قربانی مکمّل ہو جائے گی۔ اِسی راستے سے شاگرد کے گناہ مٹائے جائیں گے۔ اِس سے شاگرد پاک اور مقدّس ہو کر خدا کو منظور ہو جائے گا۔ لیکن ہر ایک جسے مسیح نے مقدّس کیا اُسے اُس نے مخصوص بھی کیا ہے۔

◄ مسیح نے اُسے کس کے لئے مخصوص کیا ہے؟

اُس نے اُسے خدا کے لئے مخصوص کیا ہے۔

◄ اُسے کس کام کے لئے مخصوص کیا گیا ہے؟

اُسے خدا اور دوسروں کی خدمت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

جب ہم انگور کی بیل کے ساتھ جُڑ جاتے ہیں تو ہم سراسر بیل کا حصہ بن جاتے ہیں۔ وہی ہماری راہنمائی کرتی ہے، اُسی کا رس ہر پل ہمیں نئی زندگی دیتا ہے۔ ہم پورے طور پر اُسی کے ہیں اور اُسی کا میٹھا پھل لاتے ہیں۔

◄ کیا آپ کو عیسیٰ مسیح سے مخصوص کیا گیا ہے؟

سچے شاگرد کا پانچواں نشان،

برادری میں ایک

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> میری دعا نہ صرف اِن ہی کے لئے ہے، بلکہ اُن سب کے لئے بھی جو اِن کا پیغام سن کر مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ سب ایک ہوں۔ جس طرح تُو اے باپ، مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں اُسی طرح وہ بھی ہم میں ہوں تاکہ دُنیا یقین کرے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ (یوحنا 17:20-21)

◄ **مسیح نہ صرف پہلے شاگردوں کی بات کر رہا ہے۔ کون بھی اُس کی دعا میں شامل ہیں؟**

بعد کے سب ایمان لانے والے بھی اِس میں شامل ہیں۔

◄ **مسیح کا پیغام سنانے کا کیا مقصد ہے؟**

یہ کہ سب مسیح میں ایک ہوں۔

◄ **اِس کا نمونہ کون ہیں؟**

اِس کا نمونہ خدا باپ اور فرزند ہیں، جو پورے طور پر ایک ہیں۔

◄ **شاگرد کس طرح ایک ہو جائیں گے؟**

اِس سے کہ وہ خدا باپ اور فرزند میں ہوں گے۔

◄ **اِس کا کیا مطلب ہے؟**

مسیح، خدا باپ کے تابع رہتا اور خدا باپ ہر بات میں فرزند کی سُنتا رہتا ہے۔ وہ محبت کے بندھن سے گِھرے رہتے ہیں۔ مسیح کے نجات دینے والے کام سے اُس کے شاگرد بھی محبت کے اِس بندھن میں آ جاتے ہیں۔ صرف یہ بندھن اُنہیں محفوظ اور ایک رکھ سکتا ہے۔

◄ ایسی یگانگت کس طرح ممکن ہو سکتی ہے؟

نہ کسی تنظیم سے، نہ کسی ادارے سے۔ صرف روح القدس سے جو یہ بندھن قائم رکھتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ شاگرد صحیح معنوں میں مخصوص و مقدّس ہوں۔ اِس بندھن میں رہتے ہوئے تمام قوموں کے ایمان دار ایک ہو جاتے ہیں چاہے وہ قبیلے اور زبان کے حساب سے کتنے مختلف کیوں نہ ہوں۔ عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> مَیں نے اُنہیں وہ جلال دیا ہے جو تُو نے مجھے دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جس طرح ہم ایک ہیں، مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں۔ وہ کامل طور پر ایک ہوں تاکہ دنیا جان لے کہ تُو نے مجھے بھیجا اور کہ تُو نے اُن سے محبت رکھی ہے جس طرح مجھ سے رکھی ہے۔
>
> (یوحنا 17:22-23)

◄ مسیح کو کس کام سے جلال ملا ہے؟

ہم دیکھ چکے ہیں کہ اُسے یہ جلال اپنی جان دینے سے ملا ہے۔

◄ تو شاگرد کس طرح ایک ہو جائیں گے؟

شاگرد مسیح کی قربانی سے ملے اِس جلال سے ایک ہو جائیں گے۔ مطلب ہے کہ وہ تب ایک ہو جائیں گے جب خود قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔

◄ ایک ہونے سے دُنیا کیا جان لے گی؟

اِس سے دُنیا جان لے گی کہ خدا باپ نے شاگردوں سے محبت رکھی ہے۔

جب ہم انگور کی بیل کے ساتھ جُڑ جاتے ہیں تو اُسی کا رس تمام شاخوں میں دوڑتا ہے۔ اُسی کا رس سب کے سب کو زندگی دیتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ بیل کی کوئی بھی شاخ دوسری شاخ کے ساتھ ایک نہ ہو۔

► کیا آپ کو ایک ہونے کا تجربہ حاصل ہوا ہے؟

سچے شاگرد کا چھٹا نشان،

ایک دن مسیح کے پاس

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> اے باپ، مَیں چاہتا ہوں کہ جو تُو نے مجھے دیئے ہیں وہ بھی میرے ساتھ ہوں، وہاں جہاں مَیں ہوں، کہ وہ میرے جلال کو دیکھیں۔ (یوحنا 24:17)

► مسیح اپنے شاگردوں کے لئے کیا مانگتا ہے؟

یہ کہ شاگرد اُس کے ساتھ رہیں اور ایک دن اُس کے پاس ہوں۔

► تب وہ کیا دیکھیں گے؟

اُس کا جلال۔

لیکن اِس دُنیا میں رہتے ہوئے بھی شاگردوں کو اُس کی حمایت حاصل ہو گی۔ دعا کے آخر میں مسیح نے ایک وعدہ پیش کیا،

> مَیں نے تیرا نام اُن پر ظاہر کیا اور اِسے ظاہر کرتا رہوں گا تاکہ تیری مجھ سے محبت اُن میں ہو اور مَیں اُن میں ہوں۔ (یوحنا 26:17)

◄ **وعدہ کیا ہے؟**

یہ کہ آئندہ بھی مسیح خدا کا نام شاگردوں پر ظاہر کرتا رہے گا۔

◄ **نام ظاہر کرنے کی کیا ضرورت رہتی ہے؟**

نام ظاہر کرنے کی ضرورت اِس لئے رہتی ہے کہ خدا باپ کی محبت اور مسیح خود شاگردوں میں رہیں۔

غرض، جب ہم عیسیٰ مسیح کے ساتھ جُڑ جاتے ہیں جو انگور کی بیل ہے تب ہمیں پکا یقین ہو جاتا ہے کہ جہاں وہ ہے وہاں ہم بھی ایک دن ہوں گے۔

◄ **کیا آپ کو یہ یقین حاصل ہے کہ آپ ایک دن اُسی کے پاس ہوں گے؟**

عیسیٰ مسیح انگور کی بیل ہے۔ جو اُس کے ساتھ جُڑ جاتا ہے وہ اُس کے جلال میں شریک ہو جاتا ہے۔ اُس کے رگوں میں اُس کا رس دوڑتا ہے، اِس لئے وہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ خدا باپ جو بیل کا مالی ہے اُسے تمام شاخوں سمیت شیطانی طاقتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ اُس کی شاخیں میٹھا اور رسیلا پھل لانے کے لئے مخصوص کی گئی ہیں۔ ساری شاخیں ایک ہیں، کیونکہ سب بیل سے جڑی ہوئی ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ سب کے سب ایک دن مسیح کے پاس ہوں گے۔

انجیل، یوحنا 17:1-26

یہ کہہ کر عیسیٰ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اُٹھائی اور دعا کی، ”اے باپ، وقت آ گیا ہے۔ اپنے فرزند کو جلال دے تاکہ فرزند تجھے جلال دے۔ کیونکہ تُو نے اُسے تمام انسانوں پر اختیار دیا ہے تاکہ وہ اُن سب کو ابدی زندگی دے جو تُو نے اُسے دیئے ہیں۔ اور ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھے جان لیں جو واحد اور سچا خدا ہے اور عیسیٰ مسیح کو بھی جان لیں جسے تُو نے بھیجا ہے۔ مَیں نے تجھے زمین پر جلال دیا اور اُس کام کی تکمیل کی جس کی ذمہ داری تُو نے مجھے دی تھی۔ اور اب مجھے اپنے حضور جلال دے، اے باپ، وہی جلال جو مَیں دُنیا کی تخلیق سے پیشتر تیرے حضور رکھتا تھا۔

مَیں نے تیرا نام اُن لوگوں پر ظاہر کیا جنہیں تُو نے دُنیا سے الگ کر کے مجھے دیا ہے۔ وہ تیرے ہی تھے۔ تُو نے اُنہیں مجھے دیا اور اُنہوں نے تیرے کلام کے مطابق زندگی گزاری ہے۔ اب اُنہوں نے جان لیا ہے کہ جو کچھ بھی تُو نے مجھے دیا ہے وہ تیری طرف سے ہے۔ کیونکہ جو باتیں تُو نے مجھے دیں مَیں نے اُنہیں دی ہیں۔ نتیجے میں اُنہوں نے یہ باتیں قبول کر کے حقیقی طور پر جان لیا کہ مَیں تجھ میں سے نکل کر آیا ہوں۔ ساتھ ساتھ وہ ایمان بھی لائے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔

مَیں اُن کے لئے دعا کرتا ہوں، دُنیا کے لئے نہیں بلکہ اُن کے لئے جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے، کیونکہ وہ تیرے ہی ہیں۔ جو بھی میرا ہے وہ تیرا ہے اور جو تیرا ہے وہ میرا ہے۔ چنانچہ مجھے اُن میں جلال ملا ہے۔ اب سے مَیں دُنیا

میں نہیں ہوں گا۔ لیکن یہ دُنیا میں رہ گئے ہیں جبکہ مَیں تیرے پاس آ رہا ہوں۔ قدوس باپ، اپنے نام میں اُنہیں محفوظ رکھ، اُس نام میں جو تُو نے مجھے دیا ہے، تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ جتنی دیر مَیں اُن کے ساتھ رہا مَیں نے اُنہیں تیرے نام میں محفوظ رکھا، اُسی نام میں جو تُو نے مجھے دیا تھا۔ مَیں نے یوں اُن کی نگہبانی کی کہ اُن میں سے ایک بھی ہلاک نہیں ہوا سوائے ہلاکت کے فرزند کے۔ یوں کلام کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ اب تو مَیں تیرے پاس آ رہا ہوں۔ لیکن مَیں دُنیا میں ہوتے ہوئے یہ بیان کر رہا ہوں تاکہ اُن کے دل میری خوشی سے بھر کر چھلک اُٹھیں۔ مَیں نے اُنہیں تیرا کلام دیا ہے اور دُنیا نے اُن سے دشمنی رکھی، کیونکہ یہ دُنیا کے نہیں ہیں، جس طرح مَیں بھی دُنیا کا نہیں ہوں۔ میری دعا یہ نہیں ہے کہ تُو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُنہیں ابلیس سے محفوظ رکھے۔ وہ دُنیا کے نہیں ہیں جس طرح مَیں بھی دُنیا کا نہیں ہوں۔ اُنہیں سچائی کے وسیلے سے مخصوص و مُقدّس کر۔ تیرا کلام ہی سچائی ہے۔ جس طرح تُو نے مجھے دُنیا میں بھیجا ہے اُسی طرح مَیں نے بھی اُنہیں دُنیا میں بھیجا ہے۔ اُن کی خاطر مَیں اپنے آپ کو مخصوص کرتا ہوں، تاکہ اُنہیں بھی سچائی کے وسیلے سے مخصوص و مُقدّس کیا جائے۔

میری دعا نہ صرف اِن ہی کے لئے ہے، بلکہ اُن سب کے لئے بھی جو اِن کا پیغام سن کر مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ سب ایک ہوں۔ جس طرح تُو اے باپ، مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہوں اُسی طرح وہ بھی ہم میں ہوں تاکہ دُنیا یقین کرے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ مَیں نے اُنہیں وہ جلال دیا ہے جو تُو نے

مجھے دیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جس طرح ہم ایک ہیں، مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں۔ وہ کامل طور پر ایک ہوں تاکہ دُنیا جان لے کہ تُو نے مجھے بھیجا اور کہ تُو نے اُن سے محبت رکھی ہے جس طرح مجھ سے رکھی ہے۔

اے باپ، مَیں چاہتا ہوں کہ جو تُو نے مجھے دیئے ہیں وہ بھی میرے ساتھ ہوں، وہاں جہاں مَیں ہوں، کہ وہ میرے جلال کو دیکھیں، وہ جلال جو تُو نے اِس لئے مجھے دیا ہے کہ تُو نے مجھے دُنیا کی تخلیق سے پیشتر پیار کیا ہے۔ اے راست باپ، دُنیا تجھے نہیں جانتی، لیکن مَیں تجھے جانتا ہوں۔ اور یہ شاگرد جانتے ہیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔ مَیں نے تیرا نام اُن پر ظاہر کیا اور اِسے ظاہر کرتا رہوں گا تاکہ تیری مجھ سے محبت اُن میں ہو اور مَیں اُن میں ہوں۔“

سچائی کا بادشاہ

المسیح کی پیشی

پکڑا گیا

عیسیٰ مسیح جانتا تھا کہ جلد ہی مجھے گرفتار کیا جائے گا۔ اب اُس نے دعا کر کے اپنے شاگردوں کو خدا باپ کے سپرد کر دیا۔ تب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکلا اور وادیٔ قدرون کو پار کر کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ یہوداہ اسکریوتی تو راہنما اماموں کے پاس جا چکا تھا تاکہ عیسیٰ مسیح کو پکڑنے میں اُن کی مدد کرے۔ راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور بیت المُقدّس کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ مشعلیں، لالٹین اور ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ عیسیٰ مسیح کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ اُس نے نکل کر اُن سے پوچھا، "تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟"

اُنھوں نے جواب دیا، "عیسیٰ ناصری کو۔"

وہ بولا، "مَیں ہی ہوں۔"

یہ سن کر سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ کیا وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ اُن پر ٹوٹ پڑے گا؟ یا کیا وہ اُنہیں شاپ دے کر بھسم کرے گا؟

ایک اَور بار عیسیٰ مسیح نے اُن سے سوال کیا، "تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟"

اُنھوں نے جواب دیا، "عیسیٰ ناصری کو۔"

اُس نے کہا، "مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔"

◄ اُس نے یہ کیوں فرمایا کہ اِن کو جانے دو؟

وہ اچھا چرواہا ہے جو اپنی بھیڑوں کی بڑی فکر کرتا ہے۔

پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے اُسے میان سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا۔ لیکن عیسیٰ مسیح نے پطرس سے کہا، "تلوار کو میان میں رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟"

◄ پیالہ پینے سے وہ کیا کہنا چاہتا ہے؟

جو ہو رہا ہے وہ خدا باپ کی طرف سے ہے۔ وہی یہ تلخ پیالہ پلا رہا ہے۔ دوسری انجیلوں سے ہم جانتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے غلام کو شفا دی۔ اُسے اُس کی بھی فکر رہی۔

◄ جتنا مسیح کا جواب حلیم تھا اُتنا پطرس کا رویہ سخت تھا۔ اُس نے دشمن کو دیکھ کر کیا کِیا؟

اُس نے تلوار چلا کر غلام کا کان اُڑا دیا۔ اُسے ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ صلیب کی یہ راہ عیسیٰ مسیح کے لئے مقرر ہی تھی۔ اب تک پطرس زبردستی خدا کی بادشاہی لانا چاہتا تھا۔ لیکن انسان خدا کی بادشاہی نہیں لا سکتا۔

پھر عیسیٰ مسیح کے مخالفوں نے اُسے باندھ لیا۔ پہلے وہ اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس سال کے امامِ اعظم کائفا کا سُسر تھا۔

انکار

پطرس نے ہمت نہ ہاری۔ وہ شیر کے منہ میں جانے کو بھی تیار تھا۔ اب وہ کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لیا۔ یہ دوسرا شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا

تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ مسیح کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں داخل ہوا۔ پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ لیکن پطرس کو دیکھ کر نوکرانی نے پوچھا، "تم بھی اِس آدمی کے شاگرد ہو کہ نہیں؟"

پطرس نے جواب دیا، "نہیں، مَیں نہیں ہوں۔" اُستاد نے پیش گوئی کی تھی کہ تُو تین بار میرا انکار کرے گا۔

◄ **انکار کرنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا پطرس ڈرپوک تھا؟**

پطرس ڈرپوک نہیں تھا۔ اُس صحن میں جانے سے پطرس جان پر کھیل رہا تھا۔ اِس کے لئے وہ جھوٹ بولنے کے لئے بھی تیار تھا۔

◄ **لیکن کیا سچے شاگرد کو کبھی جھوٹ بولنے کی اجازت ہے؟**

نہیں، جو سچے اور وفادار چرواہے کی بھیڑ ہے اُس کا جھوٹ بولنا کبھی نہیں جچتا۔

ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

یہودی بزرگوں کے سامنے

اِتنے میں امامِ اعظم حنّا، عیسیٰ مسیح کی پوچھ گچھ کرکے اُس کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے لگا۔

◄ **یہ مذہبی راہنما عیسیٰ مسیح کی پوچھ گچھ کیوں کرنے لگے؟**

یہ کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ رہے تھے تاکہ سزائے موت کا فیصلہ کر سکیں۔ اُنہیں سچائی کی پرواہ نہیں تھی۔

عیسیٰ مسیح بولا، ”مَیں نے دنیا میں کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں اور بیت المُقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔“

تب ایک پہرے دار نے عیسیٰ مسیح کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا، ”کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ تم سے کچھ پوچھے؟“

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا، ”اگر مَیں نے بُری بات کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے کیوں مارا؟“

◄ اپنے جواب سے عیسیٰ مسیح نے کس چیز پر زور دیا؟

اپنے جواب سے اُس نے اپنی باتوں کی سچائی پر زور دیا۔ وہ تو سچا چرواہا ہے جسے سچے باپ سے بھیجا گیا ہے۔ اُس میں جھوٹ نہیں ہے، نہ وہ کسی میں جھوٹ برداشت کر سکتا ہے۔ نہ اُسے پطرس کا جھوٹ، نہ یہودی راہنماؤں کی ٹیڑھی میڑھی سیاست پسند تھی۔ موت کے سامنے بھی وہ نہ دائیں نہ بائیں طرف ہلا۔ سچ بولنا اور وفاداری—ایسی قیمتی چیزیں آج کل کہاں پائی جاتی ہیں؟ کیا آپ میں اُس کی سچائی ہے؟

پھر حنّا نے عیسیٰ مسیح کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔ امامِ اعظم کائفا کے ساتھ یہودی عدالتِ عالیہ کے بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ اصل عدالت یہی تھی۔

دوبارہ انکار

پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، "تم بھی اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟"

لیکن پطرس نے انکار کیا، "نہیں، مَیں نہیں ہوں۔"

لگتا نہیں کہ پطرس محسوس کر رہا تھا کہ اُس سے غلطی ہو رہی ہے۔ شاید وہ دل میں فخر بھی کر رہا تھا کہ مَیں اب تک اِس خطرناک جگہ میں کھڑا ہوں۔

پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، "کیا مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟"

پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی مرغ کی بانگ سنائی دی۔

اب پطرس کو عیسیٰ مسیح کی بات یاد آئی اور وہ نکل کر خوب رو پڑا۔

◄ پطرس کیوں رو پڑا؟

اچانک اُسے عیسیٰ مسیح کی بات یاد آئی کہ تُو مجھے جاننے سے انکار کرے گا۔ اُس نے ایک دم اپنی جھوٹی حالت محسوس کی۔ اُسے اِس کا احساس ہوا کہ اُستاد کی پاک سچائی اور وفاداری مجھ میں نہیں ہے۔ مَیں اُس کی سچائی کی راہ پر چلنے میں فیل ہو گیا ہوں۔ پطرس ہتھیار ڈال کر مان گیا کہ میری ہر کوشش بے فائدہ، صِفر کے برابر ہے۔

◄ پطرس نے ہتھیار کیوں ڈال دیئے؟

پہلے وہ سمجھتا تھا کہ مَیں اُستاد کا بہترین شاگرد ہوں۔ سب کچھ میرے قابو میں ہے، اور اُستاد مجھ پر پورا بھروسا رکھ سکتا ہے۔ مَیں ہی اُس کی بادشاہی لاؤں گا۔ مَیں ہی اُس کا سب سے بڑا وزیر بن جاؤں گا۔ لیکن اب یہ خیال ایک دم غلط ثابت ہوا۔

◄ پطرس کی ہار سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

جو شاگرد بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ وہ پہلے اپنے تمام ہتھیار ڈال دے۔ پہلے وہ مان لے کہ مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ نہ مَیں عیسیٰ مسیح کی مدد کرنے لائق ہوں نہ اپنی ہی طاقت سے اپنی نجات پا سکتا ہوں۔ ایک ہی ہے جو میری مدد کر سکتا ہے — وہ جو گناہ اور موت پر فتح پا کر جی اُٹھا ہے۔ پطرس نے ایک دم پہچان لیا کہ میری اپنی سچائی اور وفاداری کھوکھلی سی ہے۔ اونچی دکان پھیکا پکوان والی بات ہے۔ اور اب مَیں نے اُستاد کو جاننے سے انکار بھی کیا ہے۔ کیا وہ کبھی مجھے معاف کرے گا؟

پیلاطس کے سامنے

یہودی بزرگوں نے عیسیٰ مسیح کو سزائے موت کے لائق قرار دیا۔ پھر وہ قیدی کو اپنے ساتھ لے کر رومی گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔

◄ یہودی بزرگوں نے عیسیٰ مسیح کو سیدھا سزائے موت کیوں نہ دی؟

یہودیوں کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں تھی۔ صرف رومی گورنر پیلاطس کو یہ اختیار تھا۔

اب صبح ہو چکی تھی۔ چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو جاتے۔ اِس لئے پیلاطس نکل کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، "تم اِس آدمی پر کیا الزام لگا رہے ہو؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔"

پیلاطس نے کہا، "پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی عدالتوں میں پیش کرو۔"

لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، "ہمیں کسی کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں۔"

تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے اُس نے عیسیٰ مسیح کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، "کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟"

عیسیٰ مسیح نے پوچھا، "کیا آپ اپنی طرف سے یہ سوال کر رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے؟"

پیلاطس نے جواب دیا، "کیا مَیں یہودی ہوں؟ تمہاری اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے۔ تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟"

عیسیٰ مسیح نے فرمایا،

> میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں ہے۔ اگر وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت جد و جہد کرتے تاکہ مجھے یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔ (یوحنا 36:18)

◄ کیا عیسیٰ مسیح کی بادشاہی اِس دُنیا کی ہے؟

نہیں۔ اُس کی بادشاہی خدا کی بادشاہی ہے۔

پیلاطس نے کہا، "تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟"
عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے۔ (یوحنا 37:18)

◄ **عیسیٰ مسیح کس مقصد کے لئے دُنیا میں آیا؟**

وہ سچائی کی گواہی دینے دُنیا میں آیا۔

◄ **یہ کس قسم کی سچائی ہے؟**

سچائی ایک ایسی چیز ہے جو ٹھوس ہے۔ جو کبھی مٹائی نہیں جا سکتی۔

◄ **یہ سچائی کیوں ٹھوس ہے؟**

اِس لئے کہ یہ خدا کی محبت بھری وفاداری ہے۔ اِسی وفاداری نے برداشت نہ کیا کہ ہم برباد ہو رہے ہیں۔ اِس لئے اُس نے اپنا فرزند اِس دُنیا میں بھیج دیا تاکہ وہ اپنی جان گناہ گار انسان کی خاطر قربان کرے۔ اور یہی ٹھوس وفاداری اُس کے فرزند میں بھی پائی جاتی ہے۔ وہ سچائی یعنی محبت بھری وفاداری کا بادشاہ ہے۔

عیسیٰ مسیح پہلے کہہ چکا تھا کہ مَیں اچھا چرواہا ہوں۔ سچائی کا یہ بادشاہ اچھا چرواہا ہے۔ یہ وہ چرواہا ہے جو اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پیچھے چل پڑتا ہے تاکہ اُنہیں بچائے رکھے۔ یہ وہی چرواہا ہے جو اپنی بھیڑوں کی خاطر اپنی جان بھی دیتا ہے۔

◄ **مسیح کا کیا مطلب ہے کہ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے؟**

جو عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے وہ اِس شاہی چرواہے کی بھیڑ بن جاتا ہے، اور وہ اُس کی سنتا ہے۔ اب سے وہ مسیح کی الٰہی بادشاہی کا شہری ہے۔ بے شک وہ اِس دُنیا میں بستے ہوئے اپنے گھرانے اور ملک کا ذمے دار رُکن رہتا ہے۔ لیکن اُسے معلوم ہے کہ یہ دُنیا میرا حقیقی گھر نہیں ہے۔ مَیں دنیا میں اجنبی اور مسافر ہوں۔

◄ ہم کیوں مسافر ہیں؟

اِس لئے کہ ہم سچائی کے چرواہے کی بھیڑیں ہیں۔ یہ سچائی اور دُنیا کا جھوٹ آپس میں میل نہیں کھاتے۔ اِسی لئے ہمارا گھر اِس دُنیا میں کبھی نہیں ہو سکتا۔

پیلاطس نے پوچھا، "سچائی کیا ہے؟"

پیلاطس سیاست دان تھا۔ اُس کے نزدیک سچائی کی کوئی قدر نہیں تھی۔ طاقت اور پیسے سے کام چلتا تھا، اور یہ پانے کے لئے ہر چال چلتی تھی—بالکل آج کی سیاست کی طرح۔ اُسے اِس محبت بھری وفاداری سے کوئی مطلب نہیں تھا۔

سزائے موت کا فیصلہ

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے اعلان کیا، "مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔ لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں 'یہودیوں کے بادشاہ' کو رِہا کر دوں؟"

لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، "نہیں، اِس کو نہیں بلکہ برابا کو۔" (برابا ڈاکو تھا۔)

پھر پیلاطس نے عیسیٰ مسیح کو کوڑے لگوائے۔ فوجیوں نے کانٹے دار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ پھر اُس کے سامنے آ کر وہ کہتے، "اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!" اور اُسے تھپڑ مارتے تھے۔

ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات کرنے لگا، "دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں تاکہ تم جان لو کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔" پھر عیسیٰ مسیح کانٹے دار تاج اور ارغوانی رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن سے کہا، "لو یہ ہے وہ آدمی۔"

جو سچائی کا بادشاہ تھا اُس کے زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔ جو اکیلا ہی انسان کو نجات دے سکتا تھا اُسے بدترین مجرم کی طرح پیش کیا گیا تھا۔ جو ہر کھوئی ہوئی بھیڑ کی کھوج میں رہتا تھا اُسے پاؤں تلے کچلا گیا تھا۔

اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے لگے، "اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!"

پیلاطس نے اُن سے کہا، "تم ہی اِسے لے جا کر مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔"

یہودیوں نے اصرار کیا، "ہمارے پاس شریعت ہے اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔"

◄ اب یہودی راہنما اصلی الزام پر اُتر آئے تھے۔ وہ کیا تھا؟

الزام یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کا فرزند سمجھتا ہے۔

یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔

◄ وہ کیوں ڈر گیا؟

اُس نے سوچا، اگر عیسیٰ مسیح اپنے آپ کو اللّٰہ کا فرزند سمجھتا ہے تو ایسا نہ ہو کہ وہ میرے خلاف کوئی جادو ٹونا کرے۔

دوبارہ محل میں جا کر اُس نے عیسیٰ مسیح سے پوچھا، "تم کہاں سے آئے ہو؟" لیکن عیسیٰ مسیح خاموش رہا۔ پیلاطس نے اُس سے کہا، "اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟"

عیسیٰ مسیح نے جواب دیا،

> آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔" (یوحنا 11:19)

◄ پیلاطس کو کس سے اختیار ملا تھا؟

خدا سے۔

◄ عیسیٰ مسیح فرماتا ہے کہ پیلاطس سے زیادہ قصوروار کوئی اَور ہے۔ وہ کون؟

وہ جس نے اُسے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔

◄ وہ کون تھا؟

یہوداہ بھی اور وہ تمام یہودی بزرگ بھی جنہوں نے اُسے پکڑ کر گورنر کے حوالے کر دیا۔

اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، ”اگر آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔“

اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ مسیح کو باہر لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام ”پچی کاری“ تھا۔ اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں، کیونکہ اگلے دن عید کا آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، ”لو، تمہارا بادشاہ!“

لیکن وہ چلّاتے رہے، ”لے جائیں اِسے، لے جائیں! اِسے مصلوب کریں!“

پیلاطس نے پوچھا، ”کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو صلیب پر چڑھاؤں؟“

راہنما اماموں نے جواب دیا، ”سوائے شہنشاہ کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔“

پھر پیلاطس نے عیسیٰ مسیح کو اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔

کچھ آخری باتیں

یوں عیسیٰ مسیح پکے ارادے سے صلیب کی راہ پر چلتا رہا۔ اُسے موت سے بچنے کے کئی موقعے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ یہوداہ اُسے دُشمن کے حوالے کرے گا۔ وہ یروشلم کو چھوڑ سکتا تھا۔ لیکن وہ جان بوجھ کر اُس باغ میں گیا جو یہوداہ جانتا تھا۔ بعد میں بھی وہ بچ سکتا تھا۔ یہودی عدالتِ عالیہ اور پیلاطس کے سامنے وہ انکار کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا نہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ مجھے یہ تلخ پیالہ پینا ہی ہے۔

مصیبت میں بھی وہ اچھا چرواہا تھا۔ پکڑے جاتے وقت اُس نے اپنے شاگردوں کو پکڑے جانے سے بچایا۔ اُس نے پطرس کو تلوار چلانے سے روک کر غلام کا کان

ٹھیک کیا۔ اُسے رومی گورنر پیلاطس کی بھی فکر تھی۔ وہ اُسے بھی سچائی کی راہ پر لانے سے نہ جھجکا۔

رہا یہ سوال: آپ اِس وفادار شاہی چرواہے کے سامنے کیا کریں گے؟ کیا آپ اُسے یہودی راہنماؤں کی طرح رد کریں گے؟ یا کیا آپ پیلاطس کی طرح طنز کس کر کہیں گے کہ سچائی کیا ہے؟

یا کیا آپ یہوداہ کی طرح ہوں گے؟ وہ شاگرد تو تھا، لیکن وہ اُستاد سے صرف فائدہ اُٹھانا چاہتا تھا۔ خزانچی کے طور پر اُس نے بے ایمانی کی۔ اور جب دیکھا کہ میری بات نہیں بن رہی تو اُس نے پیسوں کے لالچ میں اُسے دُشمن کے حوالے کر دیا۔

لیکن شاید آپ پطرس کی سی سوچ رکھیں گے؟ آپ اپنے آپ کو مسیح کے وزیر سمجھتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ مَیں اپنی ہی طاقت سے سب کچھ کروں گا، نجات کا کام بھی۔ میرے دوست، اگر آپ سوچتے ہیں کہ آپ ذرا بھی اپنی نجات خود حاصل کر سکتے ہیں تو آپ سچے شاگرد نہیں بن سکتے۔ ہاں، پطرس سچا شاگرد بن گیا، لیکن بعد میں۔ پہلے اُسے ماننا پڑا کہ مَیں کچھ نہیں کر سکتا۔ اگر مَیں اپنی طاقت سے کچھ کرنا چاہوں تو سراسر فیل ہو جاؤں گا، اُس کا انکار کرنے تک گر جاؤں گا۔

میرے عزیز، نجات پانے کی ایک ہی راستہ ہے: یہ کہ اپنے ہتھیار ڈال کر اپنی جان کو اُس کے سپرد کرو۔ یہی مان لو کہ مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اے عیسیٰ مسیح، تُو ہی سب کچھ ہے۔ تُو ہی مجھے آزاد کر سکتا ہے۔ مجھے اپنی بھیڑ بنا دے۔ مجھے ہری چراگاہوں پر لے جا، ایسی جگہوں پر جہاں چشمے کا تازہ پانی اُبلتا رہتا ہے۔ جہاں دُشمن کے روبرو بھی دسترخوان بچھا رہتا ہے۔ مجھے اِس تر و تازگی کی اشد ضرورت

ہے۔ اے میرے آقا، مجھ میں نجات پانے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اِس لئے آ، میری مدد کر۔ آمین۔

انجیل، یوحنا 18:1–19:16

پکڑا گیا

یہ کہہ کر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکلا اور وادیٔ قدرون کو پار کر کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنے والا تھا وہ بھی اِس جگہ سے واقف تھا، کیونکہ عیسیٰ وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ راہنما اماموں اور فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور بیت المُقدّس کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ مشعلیں، لالٹین اور ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ عیسیٰ کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ چنانچہ اُس نے نکل کر اُن سے پوچھا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”مَیں ہی ہوں۔“

یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنا چاہتا تھا، وہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ جب عیسیٰ نے اعلان کیا، ”مَیں ہی ہوں،“ تو سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ ایک اَور بار عیسیٰ نے اُن سے سوال کیا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

اُس نے کہا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔“ یوں اُس کی یہ بات پوری ہوئی، ”مَیں نے اُن میں سے جو تُو نے مجھے دیئے ہیں ایک کو بھی نہیں کھویا۔“

پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے اُسے میان سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا (غلام کا نام ملخُس تھا)۔ لیکن عیسیٰ نے پطرس سے کہا، ”تلوار کو میان میں رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟“

پھر فوجی دستے، اُن کے افسر اور بیت المُقدّس کے یہودی پہرے داروں نے عیسیٰ کو گرفتار کر کے باندھ لیا۔ پہلے وہ اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس سال کے امامِ اعظم کائفا کا سُسر تھا۔ کائفا ہی نے یہودیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ بہتر یہ ہے کہ ایک ہی آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔

انکار

پطرس کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ کے پیچھے ہو لیا تھا۔ یہ دوسرا شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں داخل ہوا۔ پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ اُس عورت نے پطرس سے پوچھا، ”تم بھی اِس آدمی کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“

ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

یہودی بزرگوں کے سامنے

اِتنے میں امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کرکے اُس کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے لگا۔ عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”مَیں نے دنیا میں کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں اور بیت المُقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔“

اِس پر ساتھ کھڑے بیت المُقدّس کے پہرے داروں میں سے ایک نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا، ”کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ تم سے کچھ پوچھے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں نے بُری بات کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے کیوں مارا؟“

پھر حنّا نے عیسیٰ کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔

دوبارہ انکار

پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، ”تم بھی اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“

لیکن پطرس نے انکار کیا، "نہیں، مَیں نہیں ہوں۔"

پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، "کیا مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟"

پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی مرغ کی بانگ سنائی دی۔

پیلاطس کے سامنے

پھر یہودی عیسیٰ کو کائفا سے لے کر رومی گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔ اب صبح ہو چکی تھی اور چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو جاتے۔ چنانچہ پیلاطس نکل کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، "تم اِس آدمی پر کیا الزام لگا رہے ہو؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔"

پیلاطس نے کہا، "پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی عدالتوں میں پیش کرو۔"

لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، "ہمیں کسی کو سزائے موت دینے کی اجازت نہیں۔" عیسیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا تھا کہ وہ کس طرح مرے گا اور اب اُس کی یہ بات پوری ہوئی۔

تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے اُس نے عیسیٰ کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، "کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟"

عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا آپ اپنی طرف سے یہ سوال کر رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے؟“

پیلاطس نے جواب دیا، ”کیا مَیں یہودی ہوں؟ تمہاری اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے۔ تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟“

عیسیٰ نے کہا، ”میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں ہے۔ اگر وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت جد و جہد کرتے تاکہ مجھے یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔“

پیلاطس نے کہا، ”تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے۔“

پیلاطس نے پوچھا، ”سچائی کیا ہے؟“

سزائے موت کا فیصلہ

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے اعلان کیا، ”مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔ لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں ’یہودیوں کے بادشاہ‘ کو رِہا کر دوں؟“

لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، ”نہیں، اِس کو نہیں بلکہ برابا کو۔“ (برابا ڈاکو تھا۔)

پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو کوڑے لگوائے۔ فوجیوں نے کانٹے دار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔ اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ پھر اُس کے سامنے آ کر وہ کہتے، "اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!" اور اُسے تھپڑ مارتے تھے۔

ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات کرنے لگا، "دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں تاکہ تم جان لو کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔" پھر عیسیٰ کانٹے دار تاج اور ارغوانی رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن سے کہا، "لو یہ ہے وہ آدمی۔"

اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے لگے، "اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!"

پیلاطس نے اُن سے کہا، "تم ہی اِسے لے جا کر مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔"

یہودیوں نے اصرار کیا، "ہمارے پاس شریعت ہے اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔"

یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔ دوبارہ محل میں جا کر عیسیٰ سے پوچھا، "تم کہاں سے آئے ہو؟"

لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ پیلاطس نے اُس سے کہا، ”اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟“

عیسیٰ نے جواب دیا، ”آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔“

اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، ”اگر آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔“

اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ کو باہر لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام ”پچی کاری“ تھا۔ (اَرامی زبان میں وہ گبتا کہلاتی تھی۔) اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں، کیونکہ اگلے دن عید کا آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، ”لو، تمہارا بادشاہ!“

لیکن وہ چلّاتے رہے، ”لے جائیں اِسے، لے جائیں! اِسے مصلوب کریں!“

پیلاطس نے سوال کیا، ”کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو صلیب پر چڑھاؤں؟“

راہنما اماموں نے جواب دیا، ”سوائے شہنشاہ کے ہمارا کوئی بادشاہ نہیں ہے۔“

پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے مصلوب کیا جائے۔

کام مکمل ہو گیا ہے

المسیح کی موت

صلیب

یہودی راہنماؤں کے اُکسانے پر رومی گورنر پیلاطس نے حکم دیا کہ عیسیٰ مسیح کو صلیب پر چڑھایا جائے۔ تب اُسے صلیب پکڑا دی گئی اور فوجی اُس کے ساتھ چل پڑے۔ دوسری اناجیل اِس کے گواہ ہیں کہ عیسیٰ مسیح کوڑوں کے باعث کافی کمزور ہو گیا تھا۔ راستے میں اُس کی طاقت جواب دے گئی۔ تب فوجیوں نے ایک گزرنے والے کو یہ لکڑی اُٹھا کر لے جانے پر مجبور کیا۔

چلتے چلتے وہ شہر سے نکل کر سزائے موت کی جگہ پر پہنچ گئے۔ جگہ کا نام کھوپڑی تھا۔ یہ شہر کی چاردیواری کے قریب ہی تھی جہاں سے لوگ تماشا دیکھ سکتے تھے۔ وہاں فوجیوں نے اُسے صلیب پر چڑھا دیا۔ اُس کے بائیں اور دائیں ہاتھ اُنہوں نے دو مجرموں کو مصلوب کیا۔

◄ **مصلوب کرنے کا کیا طریقہ تھا؟**

فوجی، ہاتھوں اور پاؤں میں بڑے کیل ٹھونک کر مجرم کو صلیب سے لٹکا دیتے تھے۔

یہودیوں کا بادشاہ

اِتنے میں پیلاطس نے ایک تختی بنوا کر اُسے عیسیٰ مسیح کی صلیب پر لگوا دیا۔ تختی پر لکھا تھا، 'عیسیٰ ناصری، یہودیوں کا بادشاہ۔' بہت سے یہودیوں نے یہ پڑھ لیا، کیونکہ

یہ مقام شہر کے قریب تھا اور یہ بات اَرامی، لاطینی اور یونانی زبانوں میں لکھی تھی۔ یہ دیکھ کر راہنما اماموں نے اعتراض کیا، ''یہودیوں کا بادشاہ' نہ لکھیں بلکہ یہ کہ 'اِس آدمی نے یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا'۔''

پیلاطس نے جواب دیا، ''جو کچھ مَیں نے لکھ دیا سو لکھ دیا۔''

◄ پیلاطس کیوں اڑا رہا؟

پیلاطس ظالم تھا، اور اُسے اُنہیں دِقت پہنچانے میں مزہ آتا تھا۔ لیکن ان جانے میں اُس نے اِس تختی سے ایک گہری حقیقت کا اعلان کیا۔

◄ اُس نے کس حقیقت کا اعلان کیا؟

یہ کہ عیسیٰ مسیح سچ مچ بادشاہ ہے۔ وہ اِس دُنیا میں آیا تاکہ پہلے یہودیوں اور پھر پوری دُنیا کا بادشاہ بنے۔

کپڑوں کی تقسیم

عیسیٰ مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے بعد فوجیوں نے اُس کے کپڑے لے کر چار حصوں میں بانٹ لئے، ہر فوجی کے لئے ایک حصہ۔ یہ بھی ایک رومی رواج تھا۔ لیکن چوغہ بے جوڑ تھا۔ وہ اوپر سے لے کر نیچے تک بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑے کا تھا۔ اِس لئے فوجیوں نے کہا، ''آؤ، اِسے پھاڑ کر تقسیم نہ کریں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔'' یوں زبور کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی، ''اُنہوں نے آپس میں میرے کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔''

◄ اِس پیش گوئی کا ذکر کہاں ہوا تھا؟

یہ پیش گوئی زبور 18:22 میں پائی جاتی ہے۔ یہ زبور المسیح کی تکلیف دہ موت کی پیش گوئی کرتا ہے۔

مریم کی فکر

کچھ عورتیں عیسیٰ مسیح کی صلیب کے قریب کھڑی تھیں—اُس کی ماں، اُس کی خالہ، کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی۔عیسیٰ مسیح نے اپنی ماں کو اُس شاگرد کے ساتھ کھڑے دیکھا جو اُسے پیارا تھا۔ اُس نے کہا، "اے خاتون، دیکھیں آپ کا بیٹا یہ ہے۔" اُس شاگرد سے اُس نے کہا، "دیکھ، تیری ماں یہ ہے۔" اُس وقت سے اُس شاگرد نے عیسیٰ مسیح کی ماں کو اپنے گھر رکھا۔

► یہ کونسا شاگرد تھا جو اُسے پیارا تھا؟

بے شک یہ یوحنا رسول تھا جس نے انجیل کا یہ بیان لکھا۔

► اُس نے اپنے نام کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ بھی یحییٰ پپتسمہ دینے والے کی سی سوچ رکھتا تھا جس نے فرمایا تھا کہ مسیح بڑھتا جائے جبکہ مَیں گھٹتا جاؤں (یوحنا 30:3)۔ وہ نام دام کمانے کے چکر میں نہیں آنا چاہتا تھا۔

► عیسیٰ مسیح نے مریم اور شاگرد سے یہ بات کیوں کی؟

موت کے روبرو بھی اُسے مریم کی فکر تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ شاگرد اُس کی دیکھ بھال کرے۔

پیاس

اِس کے بعد جب عیسیٰ مسیح نے جان لیا کہ میرا مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، "مجھے پیاس لگی ہے۔" اِس سے بھی زبور کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔

◄ کونسی پیش گوئی پوری ہوئی؟

ایک زبور میں لکھا ہے،

> اُنہوں نے میری خوراک میں کڑوا زہر ملایا، مجھے سرکہ پلایا جب پیاسا تھا۔ (زبور 69:21؛ بمقابلہ زبور 22:15)

◄ یوحنا یہ بات کیوں بیان کرتا ہے؟

پہلے، وہ کہنا چاہتا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ لیکن اِس سے بڑھ کر وہ اِن تمام دُکھی باتوں سے اِس پر زور دینا چاہتا ہے کہ مسیح نے سچ مچ سخت دُکھ اُٹھایا۔ صلیبی موت کے کچھ سال بعد چند ایک غلط اُستاد کہنے لگے تھے کہ ایسی عظیم ہستی دُکھ نہیں اُٹھا سکتی۔ اُن کے خیال میں وہ صرف دیکھنے میں دُکھ اُٹھا رہا تھا۔ یوحنا فرماتا ہے کہ ہرگز نہیں! خدا کے فرزند نے انسان بن کر ہماری جگہ دُکھ سہا تاکہ ہمیں نجات دے کر اپنی بادشاہی میں شامل کرے۔ لازم تھا کہ وہ پورے طور پر خدا بھی ہو اور انسان بھی۔ اگر وہ صرف خدا ہوتا تو وہ اپنی جان انسان کی جگہ نہ دے سکتا۔ اور اگر وہ صرف انسان ہوتا تو انسان کو اُس کی قربانی سے کوئی مطلب نہ ہوتا۔ یہ بات غلط ہے کہ وہ صرف خدا ہے۔ وہ پورے طور پر انسان بھی ہے۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ موت تک دُکھ اُٹھا رہا تھا۔

میرے دوست، یہ بات سچے ایمان کا بنیادی ستون ہے۔ سچا شاگرد وہی ہوتا ہے جو یہ بات مانے۔ سچا شاگرد جانتا ہے کہ مَیں اپنی نجات خود حاصل نہیں کر سکتا۔ صرف خدا کا فرزند جو پورے طور پر خدا اور پورے طور پر انسان ہے مجھے یہ نجات دے کر نور میں لا سکتا ہے۔ میرا اِس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اِس بنیادی سوچ سے ہمارا ایمان دُنیا کی ہر دوسری سوچ سے فرق ہے۔ نجات ملنے کے لئے ہمیں پہلے ہتھیار ڈال کر ماننا پڑتا ہے کہ اے مسیح، تُو ہی سب کچھ ہے۔ مَیں اپنی ہی طاقت سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرا ہی نور مجھے بدل سکتا ہے۔

◄ اچھا، آپ یہ بات نہیں مانتے؟

میرے عزیز، اپنے ارد گرد دیکھو۔ کیا ایک نظر ثابت نہیں کرتی کہ سب کے سب ٹیڑھے میڑھے ہیں؟ سب کے سب گناہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ بات الگ کہ ہر ایک اپنے آپ کو ٹھیک ٹھاک اور اچھا انسان سمجھتا ہے چاہے وہ کتنا جھوٹ کیوں نہ بولے، کتنی بے ایمانی کیوں نہ کرے۔ جتنا کوئی خدا کی قسم کھائے اُتنا ہی وہ مشکوک نکلتا ہے۔ جتنا کوئی کر دکھائے کہ مَیں بڑا فرشتہ ہوں اُتنا ہی وہ ہوتے ہوتے شیطان ثابت ہوتا ہے۔

صرف اور صرف خدا ہماری حالت بدل سکتا ہے۔ صرف عیسیٰ مسیح کی سچائی، اُس کا نور، اُس کا ابدی پانی اور ابدی روٹی ہم میں تبدیلی لا سکتی ہے۔

◄ کیا وجہ ہے کہ صرف عیسیٰ مسیح ہم میں تبدیلی لا سکتا ہے؟

وجہ یہ ہے کہ ہماری اپنی کوششیں بکواس ہی ہیں۔ صرف وہ جو اچھا چرواہا ہے ہم میں پکّی تبدیلی لا سکتا ہے۔

کام مکمّل ہو گیا ہے

قریب مَے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔ اُنہوں نے ایک اسپنج سرکے میں ڈبو کر اُسے زوفے کی شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر مسیح کے منہ تک پہنچایا۔ جو ابدی زندگی کا سرچشمہ ہے اُسے گھٹیا قسم کا سرکہ پلایا گیا۔ یہ سرکہ پینے کے بعد وہ بول اُٹھا، "کام مکمل ہو گیا ہے۔" اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللّٰہ کے سپرد کر دی۔

◄ کونسا کام مکمل ہو گیا تھا؟

نجات کا کام مکمل ہو گیا تھا۔ عیسیٰ مسیح کو دُنیا میں بھیجا گیا تھا تاکہ وہ موت اور گناہ پر فتح پائے، انسان کو نور میں لائے۔ اُسے دُنیا میں بھیجا گیا تھا تاکہ وہی سزا اُٹھائے جو انسان کو اُٹھانی تھی۔ جو کام انسان کر نہیں پاتا وہ اُس نے کیا۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں، اور وہ خدا کو منظور ہو جاتا ہے۔ یوں مسیح کی موت اُس کی انوکھی خدمت کا عروج تھی۔ ایسا کام دُنیا نہیں سمجھ سکتی۔ اُس کی نظر میں یہ ہستی فیل ہو گئی۔ صرف وہ جو ایمان لایا ہے اِس کام کی قدر کر سکتا ہے۔

◄ یہ بات کہنے کے بعد عیسیٰ مسیح نے کیا کِیا؟

اُس نے اپنی جان اپنے باپ کے سپرد کی۔

◄ اِس سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

مرتے وقت ہم بھی جو اُس کے شاگرد ہیں اپنی جان اُس کے سپرد کر سکتے ہیں۔ تب ہم سیدھے اُس کی گود میں آ جائیں گے جو ہمارا اچھا چرواہا ہے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اُس کی بھیڑیں موت کے پار بھی محفوظ رہتی ہیں۔

چھیدا ہوا پہلو

تیاری کا دن یعنی جمعہ تھا، اور اگلے دن عیدِ فسح کا آغاز تھا۔ اِس لئے یہودی نہیں چاہتے تھے کہ لاشیں اگلے دن تک صلیبوں پر لٹکی رہیں۔ اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُن کی ٹانگیں تڑوا کر اُنہیں صلیبوں سے اُتارنے دے۔

◄ ٹانگیں تڑوانے سے کیا ہوتا تھا؟

ٹانگیں تڑوانے سے جسم کو پاؤں سے سہارا نہیں ملتا تھا اور دم جلد ہی گھُٹ جاتا تھا۔

فوجیوں نے دوسرے دو مجرموں کی ٹانگیں توڑ دیں، پہلے ایک کی پھر دوسرے کی۔ جب وہ عیسیٰ مسیح کے پاس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ لیکن تسلّی پانے کے لئے کہ وہ سچ مچ مر گیا ہے ایک نے نیزے سے اُس کا پہلو چھید دیا۔ زخم سے فوراً خون اور پانی بہہ نکلا۔

◄ خون اور پانی بہہ نکلنے کا کیا مطلب تھا؟

اِس کا مطلب تھا کہ وہ سچ مچ مر چکا تھا۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ جو انسان تھوڑی دیر پہلے مر گیا ہو اُس کے پہلو سے خون اور پانی نکل سکتا ہے۔ زندہ انسان سے صرف خون نکلتا ہے اور کچھ دیر سے مرے ہوئے انسان سے تھوڑا ہی نکلتا ہے۔

یوحنا کی پکّی گواہی

یوحنا رسول فرماتا ہے،

> جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ حقیقت بیان کر رہا ہے اور اُس کی گواہی کا مقصد یہ ہے کہ آپ بھی ایمان لائیں۔ (یوحنا 19:35)

◄ یہ گواہ کون تھا؟

بے شک یہ گواہ یوحنا رسول تھا جو اپنے آقا کی صلیب کے قریب ہی کھڑا تھا۔

◄ وہ اِس پر اِتنا زور کیوں دیتا ہے کہ مَیں اِس موت کا گواہ ہوں؟

اِس کا ذکر ہو چکا ہے کہ کچھ غلط اُستاد انکار کرنے لگے تھے کہ خدا کا فرزند دُکھ اُٹھا سکتا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ عیسیٰ مسیح نہیں مرا۔ اِسی لئے یوحنا اِس پر بھی زور دیتا ہے کہ مریم دوسری جانی پہچانی عورتوں سمیت صلیب کے بالکل قریب تھیں جب عیسیٰ مسیح مر گیا۔ دوسری اناجیل اِس کے گواہ ہیں کہ اَور عورتیں بھی کچھ دُور کھڑی سارا معاملہ دیکھتی رہیں۔ ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بہت سے لوگ شہر کی موٹی موٹی چاردیواری پر کھڑے سب کچھ دیکھ رہے تھے، کیونکہ یہ چاردیواری نزدیک ہی تھی۔ اِس کا ذکر ہو چکا ہے کہ یہ لوگ صلیب کی تختی پر لکھی بات پڑھ سکتے تھے (یوحنا 19:20)۔

یوحنا کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ مسیح کے لئے بچنا ناممکن ہی تھا۔ سارا انتظام رومی فوجیوں کے ہاتھ میں تھا، اور صلیب پر یوں کیلوں سے لٹکانے سے چانس ہی نہیں تھا کہ وہ بچ جائے۔ یوحنا فرماتا ہے کہ میری گواہی سچی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

◄ سچائی کی یہ بات کس کی یاد دلاتی ہے؟

یہ عیسیٰ مسیح کی یاد دلاتی ہے جو سچائی کا بادشاہ ہے اور جس نے پیلاطس کے سامنے اِس سچائی، اِس ٹھوس وفاداری پر زور دیا تھا۔ سچے شاگرد کو اِس سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ سچائی بولتا ہے۔

◄ **یوحنا کی گواہی کا کیا مقصد ہے؟**

مقصد یہ ہے کہ سننے اور پڑھنے والے ایمان لائیں۔ انجیل کا پورا مقصد یہی ہے کہ انسان خدا کے فرزند عیسیٰ مسیح پر ایمان لا کر نجات پائے۔

◄ **یہ بات اِتنی اہم کیوں تھی کہ مسیح کے پہلو سے خون اور پانی بہہ نکلا؟**

یوحنا اِس کا جواب دیتا ہے،

> یہ یوں ہوا تاکہ کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے، "اُس کی ایک ہڈی بھی توڑی نہیں جائے گی۔" کلامِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، "وہ اُس پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے۔" (یوحنا 19:36-37)

یوحنا دو پیش گوئیاں بیان کرتا ہے جو پوری ہوئیں۔

◄ **اِن دو پیش گوئیوں کا کیا مطلب ہے؟**

پہلی بات،

مسیح نجات دینے والا لیلا ہے

پہلی پیش گوئی خروج کی کتاب میں لکھی ہے:

یہ کھانا ایک ہی گھر کے اندر کھانا ہے۔ نہ گوشت گھر سے باہر لے جانا، نہ لیلے کی کسی ہڈی کو توڑنا۔ (خروج 46:12)

◄ **یہ کس قسم کا کھانا ہے؟**

یہ وہ کھانا ہے جو اسرائیلیوں نے مصر سے نکلنے سے پہلے پہلے کھایا۔ جب مصر کے بادشاہ نے اُنہیں چھوڑنے سے انکار کیا تو خدا نے فرمایا کہ مَیں مصر کے ہر پہلوٹھے کو مار ڈالوں گا۔ لیکن میری قوم اِس سے بچ سکتی ہے۔ بچنے کا یہ طریقہ ہے: ہر گھرانہ ایک لیلا ذبح کرے۔ پھر زوفے کا گچھا لیلے کے خون میں ڈبو کر وہ یہ خون چوکھٹ پر لگا دے۔ جب ہلاک کرنے والا فرشتہ وہاں سے گزرے گا تو وہ یہ خون دیکھ کر ایسے گھر کے پہلوٹھوں کو چھوڑے گا۔ لیلے کو اُسی رات بھون کر کھانا ہے، لیکن اُس کی ہڈیوں کو مت توڑنا۔

بعد میں یہ کھانا ہر سال منایا جاتا تھا۔ عید کا نام فسح کی عید تھی۔ اِسی عید کے پہلے دن عیسیٰ مسیح مصلوب ہوا۔ جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا اُس وقت شہر میں عید کے لیلے ذبح کیے جا رہے تھے۔

◄ **یہ بات کہ لیلے کی ہڈیاں توڑی نہیں جاتی تھیں کس طرح عیسیٰ مسیح میں پوری ہوئی؟**

عیسیٰ مسیح فسح کا حقیقی لیلا ہے۔ لیلے کی طرح اُس کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں حالانکہ دوسروں کی ٹانگیں توڑی گئیں۔ ایک اَور بات بھی اِس طرف اشارہ کرتی ہے: زوفے کی شاخ پر اسپنج لگا کر اُسے سرکہ پلایا گیا۔ یہ زوفا اُس زوفے کے گچھے کی

طرف اشارہ ہے جس سے گھر کے چوکھٹ پر خون لگایا جاتا تھا۔ غرض عیسیٰ مسیح وہ حقیقی لیلا ہے جس کا خون الٰہی عدالت سے چھڑاتا ہے۔ دوسری بات،

مسیح پاک کرنے والا چشمہ ہے

دوسری پیش گوئی زکریاہ نبی کی ہے۔ اُس میں خدا نے فرمایا،

> مَیں داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں پر مہربانی اور التماس کا روح اُنڈیلوں گا۔ تب وہ مجھ پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے، اور وہ اُس کے لئے ایسا ماتم کریں گے جیسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے۔ (زکریاہ 10:12)

نبی وہ زمانہ بیان کر رہا ہے جب اسرائیل المسیح کو پہچان لے گا۔ تب وہ اُس کا ماتم کریں گے جسے اُنہوں نے چھیدا تھا۔ پھر نبی فرماتا ہے،

> اُس دن [...] چشمہ کھولا جائے گا جس کے ذریعے وہ اپنے گناہوں اور ناپاکی کو دُور کر سکیں گے۔ (زکریاہ 1:13)

مطلب ہے کہ اُس لیلے سے ایک چشمہ کھولا گیا جس کے ذریعے ہر ایمان لانے والے کے گناہوں اور ناپاکی کو دُور کیا جائے گا۔

غرض، جب خون اور پانی اُس کے پہلو سے بہہ نکلا تو اِس سے ایک گہری حقیقت ظاہر ہوئی: مسیح وہ لیلا ہے جس کا خون ہمیں الٰہی عدالت سے چھُڑاتا ہے۔ ساتھ ساتھ مسیح ابدی زندگی کا وہ چشمہ ہے جس کا پانی ہمارے گناہوں اور ناپاکی کو دور کرتا ہے۔

دفن

بعد میں ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے پیلاطس سے مسیح کی لاش اُتارنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر وہ آیا اور لاش کو اُتار لیا۔

◄ ارمتیہ کا رہنے والا یوسف کون تھا؟

دوسری اناجیل اِس کے گواہ ہیں کہ یہ یوسف یہودی عدالتِ عالیہ کا امیر اور عزت دار رُکن تھا۔ وہ مسیح کا شاگرد بھی تھا مگر خُفیہ طور پر، کیونکہ وہ یہودی راہنماؤں سے ڈرتا تھا۔ وہ مسیح کو سزائے موت دینے کے خلاف تھا۔ اب اُس نے لاش کو دفنا کر بڑی مردانگی دکھائی۔

◄ نیکدیمس بھی ساتھ تھا۔ نیکدیمس کون تھا؟

وہ ایک عزت دار عالِم تھا جو عیسیٰ مسیح سے رات کے وقت ملا تھا (یوحنا 3)۔ ایک موقعے پر جب یہودی راہنما مسیح کے خلاف باتیں کرنے لگے تو اُس نے اُس کا دفاع کیا تھا (یوحنا 7:50-52)۔ یہ دو جانے پہچانے آدمی بھی اِس کے پکّے گواہ تھے کہ عیسیٰ مسیح سچ مچ مر گیا تھا۔

نیکدیمس اپنے ساتھ مُر اور عود کی تقریباً 34 کلو گرام خوشبو لے کر آیا تھا۔ صرف امیر آدمی یہ خرید سکتا تھا۔ جنازے کی رسومات کے مطابق اُنہوں نے لاش پر خوشبو لگا کر اُسے پٹیوں سے لپیٹ دیا۔

◄ لیکن لاش کو کہاں دفن کرنا تھا؟

سبت یعنی ہفتے کا دن قریب تھا، کیونکہ یہودی حساب سے وہ جمعے کی شام سے شروع ہوتا تھا۔ اُس دن لاش کو کہیں اُٹھا کر لے جانا مشکل تھا۔ خوش قسمتی

سے صلیبوں کے قریب ایک باغ تھا، اور باغ میں ایک نئی قبر تھی جو اب تک استعمال نہیں ہوئی تھی۔

◄ یہ قبر کیسی بنی تھی؟

یہ قبر چٹان میں تراشا ہوا غار یعنی گُپھا تھی جس کی ایک دیوار میں ایک قسم کی بڑی شیلف تراشی گئی تھی۔ اِسی شیلف پر لاش کو رکھا گیا۔

پھر بڑا پتھر غار کے منہ پر لُڑھکایا گیا۔ تو بھی یہودی راہنما مطمئن نہ تھے۔ اُس پر مُہر لگا کر اُنہوں نے قبر پر پہرے دار مقرر کیے۔ اُنہیں ڈر تھا کہ شاگرد لاش کو چھین لیں گے۔

کیا انجیل کی اِس جگہ پر یوحنا کو 'ختم شُد' نہیں لکھنا چاہیے تھا؟ عیسیٰ مسیح گزر گیا تھا، شاگرد ڈر کے مارے بکھر گئے تھے۔ جو لوگ پہلے اُس کی تعریف میں نعرے لگاتے وہ اب ہمت ہار کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے۔

اِس سوال کا جواب اگلے باب میں ملے گا۔

انجیل، یوحنا 19:16b-42

چنانچہ وہ عیسیٰ کو لے کر چلے گئے۔ وہ اپنی صلیب اُٹھائے شہر سے نکلا اور اُس جگہ پہنچا جس کا نام کھوپڑی (اَرامی زبان میں گلگتا) تھا۔ وہاں اُنہوں نے اُسے صلیب پر چڑھا دیا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے اُس کے بائیں اور دائیں ہاتھ دو اَور آدمیوں کو مصلوب کیا۔ پیلاطس نے ایک تختی بنوا کر اُسے عیسیٰ کی صلیب پر لگوا دیا۔ تختی پر لکھا تھا، 'عیسیٰ ناصری، یہودیوں کا بادشاہ۔' بہت سے یہودیوں

نے یہ پڑھ لیا، کیونکہ مصلوبیت کا مقام شہر کے قریب تھا اور یہ جملہ اَرامی، لاطینی اور یونانی زبانوں میں لکھا تھا۔ یہ دیکھ کر یہودیوں کے راہنما اماموں نے اعتراض کیا، ”’یہودیوں کا بادشاہ‘ نہ لکھیں بلکہ یہ کہ ’اِس آدمی نے یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا‘۔“

پیلاطس نے جواب دیا، ”جو کچھ مَیں نے لکھ دیا سو لکھ دیا۔“

عیسیٰ کو صلیب پر چڑھانے کے بعد فوجیوں نے اُس کے کپڑے لے کر چار حصوں میں بانٹ لئے، ہر فوجی کے لئے ایک حصہ۔ لیکن چوغہ بے جوڑ تھا۔ وہ اوپر سے لے کر نیچے تک بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑے کا تھا۔ اِس لئے فوجیوں نے کہا، ”آؤ، اِسے پھاڑ کر تقسیم نہ کریں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔“ یوں کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی، ”اُنہوں نے آپس میں میرے کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔“ فوجیوں نے یہی کچھ کیا۔

کچھ خواتین بھی عیسیٰ کی صلیب کے قریب کھڑی تھیں: اُس کی ماں، اُس کی خالہ، کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی۔ جب عیسیٰ نے اپنی ماں کو اُس شاگرد کے ساتھ کھڑے دیکھا جو اُسے پیارا تھا تو اُس نے کہا، ”اے خاتون، دیکھیں آپ کا بیٹا یہ ہے۔“

اور اُس شاگرد سے اُس نے کہا، ”دیکھ، تیری ماں یہ ہے۔“ اُس وقت سے اُس شاگرد نے عیسیٰ کی ماں کو اپنے گھر رکھا۔

اِس کے بعد جب عیسیٰ نے جان لیا کہ میرا مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، "مجھے پیاس لگی ہے۔" (اِس سے بھی کلامِ مُقدّس کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔)

قریب مَے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔ اُنہوں نے ایک اسپنج سرکے میں ڈبو کر اُسے زوفے کی شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر عیسیٰ کے منہ تک پہنچایا۔

یہ سرکہ پینے کے بعد عیسیٰ بول اُٹھا، "کام مکمل ہو گیا ہے۔" اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللہ کے سپرد کر دی۔

فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز اور ایک خاص سبت تھا۔ اِس لئے یہودی نہیں چاہتے تھے کہ مصلوب ہوئی لاشیں اگلے دن تک صلیبوں پر لٹکی رہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُن کی ٹانگیں تڑوا کر اُنہیں صلیبوں سے اُتارنے دے۔ تب فوجیوں نے آ کر عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کئے جانے والے آدمیوں کی ٹانگیں توڑ دیں، پہلے ایک کی پھر دوسرے کی۔

جب وہ عیسیٰ کے پاس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے، اِس لئے اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ اِس کے بجائے ایک نے نیزے سے عیسیٰ کا پہلو چھید دیا۔ زخم سے فوراً خون اور پانی بہہ نکلا۔ (جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ حقیقت بیان کر رہا ہے اور اُس کی گواہی کا مقصد یہ ہے کہ آپ بھی ایمان لائیں۔) یہ یوں ہوا تاکہ کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے، "اُس

کی ایک ہڈی بھی توڑی نہیں جائے گی۔" کلامِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، "وہ اُس پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے۔"

بعد میں ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے پیلاطس سے عیسیٰ کی لاش اُتارنے کی اجازت مانگی۔ (یوسف عیسیٰ کا خفیہ شاگرد تھا، کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتا تھا۔) اِس کی اجازت ملنے پر وہ آیا اور لاش کو اُتار لیا۔ نیکدیمس بھی ساتھ تھا، وہ آدمی جو گزرے دنوں میں رات کے وقت عیسیٰ سے ملنے آیا تھا۔ نیکدیمس اپنے ساتھ مُر اور عود کی تقریباً 34 کلو گرام خوشبو لے کر آیا تھا۔ یہودی جنازے کی رسومات کے مطابق اُنہوں نے لاش پر خوشبو لگا کر اُسے پٹیوں سے لپیٹ دیا۔ صلیبوں کے قریب ایک باغ تھا اور باغ میں ایک نئی قبر تھی جو اب تک استعمال نہیں کی گئی تھی۔ اُس کے قریب ہونے کے سبب سے اُنہوں نے عیسیٰ کو اُس میں رکھ دیا، کیونکہ فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز تھا۔

مَیں نے خداوند کو دیکھا ہے

المسیح جی اُٹھتا ہے

عیسیٰ مسیح نے مرنے سے پہلے فرمایا تھا کہ مجھے قتل کیا جائے گا، لیکن تیسرے دن مَیں جی اُٹھوں گا۔ اُس کے شاگرد ایسی باتیں ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ اِس لئے جب اُسے سچ مچ قتل کیا گیا تو وہ سخت گھبرا کر چھپ گئے۔ اُن کے سارے سپنے دھول میں ملائے گئے تھے۔ اب کیا کریں؟ پہلی بات،

عورتوں کی مردانگی

جمعے کے دن عیسیٰ مسیح کو دفنایا گیا۔ ہفتے کا دن خاموشی سے گزر گیا، کیونکہ اُس دن کام کرنا منع تھا۔ پھر اتوار کا دن شروع ہوا۔ ابھی اندھیرا ہی تھا کہ کچھ شاگرد اپنے گھروں سے کھسک کر قبر کے لئے روانہ ہوئے۔

► **کیا اُن میں پطرس اور دوسرے بزرگ شامل تھے؟**

نہیں۔ صرف عورتوں میں وہاں جانے کی ہمت تھی۔ کیسی بات!

► **وہ کیوں قبر کے پاس جانا چاہتی تھیں؟**

وہ لاش پر خوشبو دار مسالے لگانا چاہتی تھیں۔

► **لیکن قبر پر لمبا چوڑا پتھر پڑا تھا۔ وہ کس طرح اُسے ہٹا سکتی تھیں؟**

دیکھو اِن عورتوں کی اُمید اور جُرأت۔ وہ تو جانتی تھیں کہ ہم پتھر کو ہٹا نہیں سکتیں۔ پھر بھی وہ ایک آخری بار اپنے اُستاد اور آقا کی عزت و احترام کرنا چاہتی تھیں۔

اِس کے لئے وہ فوجیوں اور مخالفوں کا سامنا کرنے کے لئے بھی تیار تھیں۔ پتھر کو کس طرح ہٹائیں گی؟ ہم کو معلوم نہیں۔ لیکن ہم مجبور ہیں۔ ہماری گہری محبت ہمیں وہ کرنے کے لئے اُبھار رہی ہے۔ دوسری بات،

خالی قبر

اِن عورتوں میں سے ایک مریم مگدلینی تھی۔ قبر شہر کی چاردیواری سے باہر تھی۔ چلتی چلتی وہ اندھیرے میں قبر تک پہنچ گئی۔ لیکن یہ کیا تھا؟! وہ گھبرا گئی۔ قبر کے منہ پر کا پتھر ایک طرف ہٹایا گیا تھا۔ یہ کیا گڑبڑ تھی؟ مریم سر پر پاؤں رکھ کر سیدھے پطرس اور یوحنا کے پاس دوڑ آئی۔ وہ چلّائی، "وہ خداوند کو قبر سے لے گئے ہیں، اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔"

◄ کیا مریم نے دیکھا تھا کہ کسی نے لاش کو چھین لیا تھا؟

نہیں۔ جب انسان سخت پریشان ہو جاتا ہے تو کئی بار وہ غلط نتیجہ نکالتا ہے۔ مریم نے اندھیری قبر میں جھانکا تک نہیں تھا۔ بس ایک وہم اُس کے سر پر سوار ہو گیا تھا۔ شاید اُسے پہلے سے ڈر تھا کہ کوئی لاش کو لے جائے گا۔ تیسری بات،

یوحنا کا ایمان

یہ سنتے ہی پطرس اور یوحنا ایک دم گھر سے نکلے۔ دونوں دوڑنے لگے، لیکن یوحنا زیادہ تیز تھا۔ وہ پہلے قبر پر پہنچ گیا۔ اُس نے جُھک کر اندر جھانکا تو کفن کی پٹیاں وہاں پڑی نظر آئیں۔ لیکن وہ اندر نہ گیا۔ پھر پطرس پہنچ کر قبر میں داخل ہوا۔ اُس نے بھی کفن کی پٹیاں وہاں پڑی دیکھیں۔ جس کپڑے میں لاش کا سر لپٹا ہوا تھا وہ تہہ کرکے

پٹیوں سے الگ پڑا تھا۔ پھر یوحنا بھی اندر گیا۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو وہ ایمان لایا۔

◄ **دیکھنے پر وہ ایمان لایا۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟**

رسم کے مطابق پوری لاش کو کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹا گیا تھا۔ پھر ہاتھوں کو ایک پٹی سے جسم کے ساتھ جکڑا گیا تھا جبکہ دوسری پٹّی سے پاؤں کو باندھا گیا تھا۔ بڑے کپڑے کے علاوہ سر کو ایک الگ کپڑے سے لپیٹا گیا تھا۔ اب کفن جوں کا توں وہاں پڑا تھا۔ مطلب ہے جب عیسیٰ مسیح جی اُٹھا تو اُس کا جسم آسمانی جسم تھا اور اُسے کفن کو اُتارنے کی ضرورت نہیں تھی۔ جسم کفن میں سے نکل گیا اور کپڑا جوں کا توں پڑا رہا۔ لیکن سر کا کپڑا الگ کر کے رکھا گیا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ یوحنا ایمان لایا۔ وہ سمجھ گیا کہ اگر لُٹیرے لاش کو لُوٹتے تو وہ کفن پیچھے نہ چھوڑتے۔ مسیح سچ مچ جی اُٹھا ہے۔ لیکن پطرس اب تک شک میں اُلجھا رہا۔

کلامِ مقدّس نے اِس کی پیش گوئی کی تھی۔[a] ساتھ ساتھ عیسیٰ مسیح نے شاگردوں کو یہ بات بار بار بتائی تھی۔[b] پھر بھی شاگرد اب تک یہ پیش گوئی نہیں سمجھتے تھے کہ اُسے مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔ اب کیا کریں؟ پطرس اور یوحنا حیرانی کے عالَم میں گھر واپس چلے گئے۔ چوتھی بات،

---

[a] مثلاً زبور 8:16 ومابعد؛ 21:22 ومابعد؛ 15:49؛ 24:73؛ یسعیاہ 19:26؛ 10:53 ومابعد؛ ہوسیع 2:6؛ 14:13۔

[b] متی 21:16-23؛ 22:17-23؛ 17:20-19

مریم سے نرمی

لیکن مریم اُن کے ساتھ واپس نہ چلی۔ وہ رو رو کر قبر کے سامنے کھڑی رہی۔ کچھ دیر بعد اُس نے روتے ہوئے جُھک کر قبر میں جھانکا تو کیا دیکھتی ہے: دو فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے وہاں بیٹھے ہیں جہاں پہلے لاش پڑی تھی—ایک اُس کے سرہانے اور دوسرا اُس کے پَینتانے۔ اُنہوں نے مریم سے پوچھا، "اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے؟"

سوال میں نرم سی جھڑکی تھی۔ مطلب ہے تجھے رونے کی کیا ضرورت ہے؟

اُس نے کہا، "وہ میرے خداوند کو لے گئے ہیں، اور معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔"

پھر اُس نے پیچھے مُڑ کر عیسیٰ مسیح کو وہاں کھڑے دیکھا۔ لیکن اُس نے اُسے نہ پہچانا۔

◄ اُس نے اُسے کیوں نہیں پہچانا؟

شاید وہ اپنے آنسوؤں کے باعث صحیح نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ویسے بھی پچھلی بار اُس نے عیسیٰ مسیح کو مُردہ حالت میں دیکھا تھا۔ وہ کس طرح یہاں کھڑا ہو سکتا تھا؟

عیسیٰ مسیح نے پوچھا، "اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے، کس کو ڈھونڈ رہی ہے؟"

ہمارے آقا کا کتنا نرم سوال۔ اُس نے اُسے سخت جھڑکی نہ دی۔ اُس نے اُس کی آنکھوں کو بڑی نرمی اور صبر سے کھول دیا۔ وہ ہمارا اچھا چرواہا ہے۔ وہ ہمیں پیار کرتا ہے۔ وہ ہمیں ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا۔ وہ ہمیں بڑی نرمی سے صحیح علم اور آزادی تک لے جاتا ہے۔

یہ سوچ کر کہ وہ مالی ہے مریم نے کہا، "جناب، اگر آپ اُسے لے گئے ہیں تو مجھے بتا دیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا ہے تاکہ اُسے لے جاؤں۔"

عیسیٰ مسیح نے اُس سے کہا، "مریم!"
اُس کی آواز سے کتنا پیار ٹپک رہا تھا! اچھا چرواہا بڑے رحم اور محبت سے اپنی بدحواس اور اُلجھن میں پڑی ہوئی بھیڑ کو صحیح پٹری پر لاتا ہے—آپ کو بھی اور مجھ کو بھی۔ وہ ظالم نہیں ہے جیسے ڈنڈا پکڑے ہمیں کچل ڈالنے کا مزہ آئے۔
یہ سن کر مریم اُس کی طرف مُڑی اور بول اُٹھی، "ربونی!" یعنی اُستاد! پانچویں بات،

آسمانی گھر تیار ہے

بھیڑ اپنے چرواہے کی آواز سنتی ہے۔ مریم کا دل ایک دم محبت اور خوشی سے بھر گیا۔ پچھلے دنوں میں دُنیا بےمقصد اور ہول ناک ہو گئی تھی۔ سر پر کالے کالے بادل اور گُھپ اندھیرا چھا گیا تھا۔ لیکن اب ایک دم سورج طلوع ہوا۔ پرندے چہچہانے لگے۔ دل خوشی سے ناچنے لگا۔
عیسیٰ مسیح نے کہا، "میرے ساتھ چمٹی نہ رہ، کیونکہ ابھی مَیں اوپر، باپ کے پاس نہیں گیا۔ لیکن بھائیوں کے پاس جا اور اُنہیں بتا، 'مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس واپس جا رہا ہوں، اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس'۔"

◄ مریم کو کیوں کہا گیا کہ میرے ساتھ چمٹی نہ رہ؟
عیسیٰ مسیح اپنے باپ کے پاس واپس جا رہا تھا۔ لیکن پہلے کئی ایک ضروری کام باقی رہ گئے تھے۔ اب چمٹی رہنے کا وقت نہیں تھا۔
◄ اُس نے فرمایا کہ بھائیوں کے پاس جا۔ یہ بھائی کون تھے؟
بھائی سے مراد اُس کے شاگرد تھے۔
◄ پہلے وہ اُنہیں بھائی نہیں پکارتا تھا۔ اب کیوں؟

اپنی موت اور جی اُٹھنے سے اُس نے گناہ اور موت پر فتح پا لی تھی۔ اِس فتح کی بنیاد پر انسان کے لئے ایک آسمانی گھر تیار ہو گیا تھا—ایسا گھر جس میں ہر ایک بھائی بہن برابر ہے۔

◄ وہ کیوں فرماتا ہے کہ مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس واپس جا رہا ہوں، اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس؟

جو آسمانی گھر تیار ہوا تھا وہ خدا ہی کا گھر تھا۔ مطلب ہے گناہ اور موت پر فتح پانے سے عیسیٰ مسیح نے ایمان دار کو اپنا گھر والا بنا دیا تھا۔ جو بھی ایمان لائے وہ اِس گھرانے کا بھائی یا بہن بن جاتا ہے۔ مسیح پہلے سے فرما چکا تھا کہ اب سے تم میرے دوست ہو (یوحنا 15:14-15)۔ اُس کی موت اور جی اُٹھنے سے یہ بات پوری ہوئی۔

مسیح کی بات سن کر مریم مگدلینی شاگردوں کے پاس گئی۔ وہ پھولی نہ سمائی۔ وہ بولی، ”مَیں نے خداوند کو دیکھا ہے اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔“

خدمت کے شروع میں مسیح نے شاگردوں کو فرمایا تھا کہ آؤ اور خود دیکھ لو۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ سوچ سمجھ کر اُس پر ایمان لائیں۔ وہ چاہتا تھا کہ ایمان سے ایک گہرا گھریلو تعلق قائم ہو جائے۔ اب جی اُٹھنے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ پہلے یوحنا خالی کفن کو دیکھ کر ایمان لایا۔ پھر مریم عیسیٰ مسیح کو دیکھ کر ایمان لائی۔ یہ ایمان کھوکھلا نہیں تھا۔ یہ ایمان کسی فرضی کہانی پر مبنی نہیں تھا۔ یہ دیکھنے، سننے، چھونے سے قائم ہوا تھا۔ اب شاگردوں کی باری آئی۔ چھٹی بات،

تمہاری سلامتی ہو

اُس اتوار کی شام کو شاگرد جمع تھے۔ اُنھوں نے دروازوں پر تالے لگا دیئے تھے کیونکہ وہ سخت ڈرے ہوئے تھے۔ اچانک عیسیٰ مسیح اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا۔

- ◄ وہ کس طرح آ کھڑا ہوا؟ کیا دروازے پر تالا نہیں لگا تھا؟

اب اُس کا آسمانی جسم تھا۔ جی اُٹھتے وقت اُسے کفن کو اُتارنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب وہ جگہ اور وقت کا پابند نہیں رہا تھا۔

اُس نے فرمایا، "تمہاری سلامتی ہو۔"

- ◄ اُس نے یہ کیوں کہا؟

اُس کی موت اور جی اُٹھنے کا مقصد تو یہی تھا کہ انسان کو سلامتی حاصل ہو۔ کہ اُس کا خدا سے تعلق بحال ہو جائے۔

پھر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھوں اور پہلو کو دکھایا۔

- ◄ اُس نے اپنے ہاتھوں اور پہلو کیوں اُن کو دکھایا؟

اب تک ہاتھوں میں کیلوں کا نشان تھا، اب تک پہلو میں اُس زخم کا نشان تھا جس سے خون اور پانی بہہ نکلا تھا۔

عیسیٰ مسیح کو دیکھ کر وہ نہایت خوش ہوئے۔

- ◄ اُسے دیکھ کر وہ کیوں خوش ہوئے؟

وہ بھوت پریت نہیں تھا۔ بے شک اُس کا جسم آسمانی تھا، مگر جسم ہی تھا۔ اُس کی آواز، اُس کا انداز—سب کچھ ویسا ہی تھا۔ جس سے جُدا ہونے پر وہ بڑی مایوسی اور گھبراہٹ میں اُلجھ گئے تھے وہ دوبارہ آ گیا تھا۔ اچھا چرواہا واپس آ گیا تھا۔ ساتویں بات،

آسمانی گھر کی کُھلی دعوت

عیسیٰ مسیح نے دوبارہ کہا، "تمہاری سلامتی ہو! جس طرح باپ نے مجھے بھیجا اُسی طرح مَیں تم کو بھیج رہا ہوں۔"

◄ خدا باپ نے اپنے فرزند کو کہاں بھیجا تھا؟

دُنیا میں۔

◄ اُس نے اُسے کیوں بھیجا تھا؟

تاکہ وہ لوگوں کو ایک دعوت دے۔ یہ کہ مَیں تمہارے لئے ایک آسمانی گھر تیار کر رہا ہوں۔ توبہ کرکے مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم میرے گھر والے بن جاؤ۔

◄ یہ آسمانی گھر کس طرح قائم ہوا؟

عیسیٰ مسیح کی گناہ اور موت پر فتح سے۔ جو بھی توبہ کرکے اُس پر ایمان لائے اُسے اپنے گناہوں کی معافی ملتی ہے، اور وہ اُس کا گھر والا بن جاتا ہے۔

اب عیسیٰ مسیح چاہتا ہے کہ شاگرد دعوت دینے کا یہ سلسلہ جاری رکھیں۔

◄ وہ کونسی دعوت دیں؟

یہ کہ عیسیٰ مسیح نے آسمانی گھر تیار کر رکھا ہے۔ اِس لئے توبہ کرکے عیسیٰ مسیح پر ایمان لاؤ تاکہ تم بھی اُس کے گھر والے بن جاؤ۔

پھر اُن پر پھونک کر مسیح نے فرمایا، "روح القدس کو پا لو۔ اگر تم کسی کے گناہوں کو معاف کرو تو وہ معاف کئے جائیں گے۔ اور اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو تو وہ معاف نہیں کئے جائیں گے۔"

◄ پھونکنے سے عیسیٰ مسیح نے کیا ظاہر کیا؟

اُس نے اُس واقعے کی طرف اشارہ کیا جو اُس کے آسمان پر اُٹھا لیا جانے پر ہو جائے گا۔ اُس وقت روح القدس اُن پر نازل ہو گا۔ اور روح القدس میں مسیح خود حاضر ہو گا۔ اِس لئے اُس نے پھونک کر یہ بات فرمائی۔ یہی روح پانے سے شاگردوں کو وہ طاقت ملے گی کہ وہ مسیح کی دعوت دُنیا کے کونے کونے سنا سکیں گے۔

◄ **لیکن اِس کا کیا مطلب ہے کہ اب سے شاگردوں کو معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے؟**

اب سے شاگردوں کی اوّل ذمے داری یہ ہو گی کہ وہ سب کو مسیح کا گھر والا بننے کی کُھلی دعوت دیں۔ اِسی کے لئے اُن کو بھیجا جا رہا ہے۔

◄ **اِس دعوت کی سب سے بڑی بات کیا ہے؟**

یہ کہ تمہارے گناہوں کو معاف کئے جائیں گے اگر تم توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاؤ۔

◄ **اگر سننے والے یہ دعوت قبول کریں تو کیا ہو گا ؟**

اُن کے گناہوں کو معاف کیا جائے گا۔

◄ **اگر سننے والے یہ دعوت قبول نہ کریں تو کیا ہو گا ؟**

اُن کے گناہوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ عیسیٰ مسیح یہی بات فرما رہا ہے: جو یہ دعوت قبول کرے اُس کے گناہوں کو معاف کیا جائے گا اور وہ میرا گھر والا بن جائے گا۔ ورنہ نہیں۔ آٹھویں بات،

توما کا شک

عیسیٰ مسیح کے آنے پر توما موجود نہ تھا۔ دوسرے شاگردوں نے اُسے بتایا، "ہم نے خداوند کو دیکھا ہے!" لیکن توما نے کہا، "مجھے یقین نہیں آتا۔ پہلے مجھے اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نظر آئیں اور مَیں اُن میں اپنی اُنگلی ڈالوں، پہلے مَیں اپنے ہاتھ کو اُس کے پہلو کے زخم میں ڈالوں۔ پھر ہی مجھے یقین آئے گا۔" نویں بات،

مسیح کا تجربہ کرو

◄ کیا توما کی شک والی بات غلط تھی؟

بالکل نہیں۔ اُس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ عیسیٰ مسیح مرکر دفنایا گیا تھا۔ وہ اپنی آنکھوں سے مسیح کو دیکھنا، اپنے ہاتھوں سے اُسے چھونا چاہتا تھا۔ یہ بُری بات نہیں ہے۔ آج بھی ضروری ہے کہ مسیح ہمارے دلوں میں لبسے۔ کہ ہم روزانہ اُس کا تجربہ کریں۔

کیا آپ کو عیسیٰ مسیح کا تجربہ ہوا ہے؟ دسویں بات،

مسیح کی حقیقت جان لو

توما ایک بات پر زور دیتا ہے جو ایمان کی بنیاد ہے: عیسیٰ مسیح اور جو کچھ اُس نے ہمارے واسطے کیا ہے وہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ توما کہتا ہے، مَیں حقیقت کو جاننا چاہتا ہوں۔ کسی فرضی بات پر بھروسا کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

کیا آپ حقیقت کو جاننا چاہتے ہیں؟ گیارھویں بات،

اے میرے خداوند! اے میرے خدا!

ایک ہفتہ گزر گیا۔ شاگرد دوبارہ مکان میں جمع تھے۔ اِس مرتبہ توما بھی ساتھ تھا۔ دروازوں پر تالے لگے تھے۔ پھر بھی عیسیٰ مسیح اُن کے درمیان آ کر کھڑا ہوا۔ اُس نے کہا، "تمہاری سلامتی ہو!" پھر وہ توما سے مخاطب ہوا، "اپنی اُنگلی کو میرے ہاتھوں اور اپنے ہاتھ کو میرے پہلو کے زخم میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ ایمان رکھ۔"

عیسیٰ مسیح توما کا شک جانتا تھا۔ پھر بھی اُس نے اُسے جھڑکی نہ دی۔ اُس نے اُسے کھلی دعوت دی کہ آ جا، چیک کر کہ مَیں سچ مچ عیسیٰ مسیح ہوں۔عیسیٰ مسیح اندھے شاگرد نہیں چاہتا۔ وہ ایسے شاگرد چاہتا ہے جو سوچ سمجھ کر شاگرد بن جائیں۔

اُسے دیکھ کر توما نے کہا، "اے میرے خداوند! اے میرے خدا!"

توما کا شک ایک دم کافور ہو گیا، اور اُس نے پہچان لیا کہ عیسیٰ مسیح کون ہے: وہ میرا خداوند اور میرا خدا ہے۔

- **کیا عیسیٰ مسیح نے کہا کہ ایسی بات مت بول؟**

نہیں۔ نہ اُس نے یہ کہا نہ دوسرے شاگردوں نے۔

- **کیوں؟**

اِس لئے کہ عیسیٰ مسیح خدا کا فرزند ہے۔ وہ تثلیث کا دوسرا اقنوم ہے۔لیکن دھیان دو: توما کہتا ہے کہ میرے خداوند، میرے خدا۔

- **وہ کیوں میرا خداوند، میرا خدا ہے؟**

وہ میرا چرواہا ہے، جس نے اپنی جان میری خاطر دی۔ جو پورے طور سے خدا بھی ہے اور پورے طور سے انسان بھی اُس نے اپنی قربانی سے مجھے گناہ

اور موت کے چنگل سے چھڑایا۔ اگر وہ صرف خدا ہوتا تو وہ میری جگہ نہ مر سکتا، اور اگر وہ صرف انسان ہوتا، تو مجھے اُس کی موت سے کوئی مطلب نہ ہوتا۔ توما ایک دم یہ سمجھ گیا، اور اُس کا دل خوشی اور احترام سے بھر گیا۔ اِس بھیڑ نے اپنے چرواہے کی آواز سن لی تھی۔

عیسیٰ مسیح بولا، "کیا تُو اِس لئے ایمان لایا ہے کہ تُو نے مجھے دیکھا ہے؟ مبارک ہیں وہ جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لاتے ہیں۔" آخری بات،

ایمان کیا ہے؟

عیسیٰ مسیح کی یہ بات ہمیں دوبارہ یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ ایمان کیا ہے؟

◄ کیا ایمان ایک بیج ہے جس سے مَیں دکھاتا ہوں کہ مَیں کس سکول یا پارٹی کا ممبر ہوں؟ یا کیا ایمان رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ مَیں خاص رسومات ادا کروں؟

نہیں۔ ایمان اچھے چرواہے پر بھروسا ہے۔ اُس چرواہے پر جس نے اپنی جان قربان کر کے مجھے اپنا گھر والا بنا دیا ہے۔

اِس پر زور دینے کے لئے یوحنا فرماتا ہے کہ عیسیٰ مسیح نے مزید بہت سے ایسے الٰہی نشان دکھائے جو مَیں نے بیان نہیں کئے۔ لیکن جتنے بیان کئے ہیں اُن کا مقصد یہ ہے کہ آپ ایمان لائیں کہ عیسیٰ ہی مسیح یعنی اللہ کا فرزند ہے اور آپ کو اِس ایمان کے وسیلے سے اُس کے نام سے زندگی حاصل ہو۔

◄ جو معجزے اور الٰہی نشان بیان کئے گئے ہیں اُن کا کیا مقصد ہے؟

یہ کہ سننے والا ایمان لائے کہ عیسیٰ ہی مسیح ہے، کہ وہ اللہ کا فرزند ہے۔ کیونکہ یہی جاننے سے انسان کو ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ یہی پوری انجیل کا مقصد ہے کہ ہر انسان اچھے چرواہے کی بھیڑ اور گھر والا بن جائے۔

◄ **کیا آپ اچھے چرواہے کی بھیڑ ہیں؟ کیا آپ اُس کے گھر والے بن گئے ہیں؟**

انجیل، یوحنا 20

خالی قبر

ہفتے کا دن گزر گیا تو اتوار کو مریم مگدلینی صبح سویرے قبر کے پاس آئی۔ ابھی اندھیرا تھا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے دیکھا کہ قبر کے منہ پر کا پتھر ایک طرف ہٹایا گیا ہے۔ مریم دوڑ کر شمعون پطرس اور عیسیٰ کو پیارے شاگرد کے پاس آئی۔ اُس نے اطلاع دی، ”وہ خداوند کو قبر سے لے گئے ہیں، اور ہمیں معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔“

تب پطرس دوسرے شاگرد سمیت قبر کی طرف چل پڑا۔ دونوں دوڑ رہے تھے، لیکن دوسرا شاگرد زیادہ تیز رفتار تھا۔ وہ پہلے قبر پر پہنچ گیا۔ اُس نے جھک کر اندر جھانکا تو کفن کی پٹیاں وہاں پڑی نظر آئیں۔ لیکن وہ اندر نہ گیا۔ پھر شمعون پطرس اُس کے پیچھے پہنچ کر قبر میں داخل ہوا۔ اُس نے بھی دیکھا کہ کفن کی پٹیاں وہاں پڑی ہیں اور ساتھ وہ کپڑا بھی جس میں عیسیٰ کا سر لپٹا ہوا تھا۔ یہ کپڑا تہہ کیا گیا تھا اور پٹیوں سے الگ پڑا تھا۔ پھر دوسرا شاگرد جو پہلے

پہنچ گیا تھا، وہ بھی داخل ہوا۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو وہ ایمان لایا۔ (لیکن اب بھی وہ کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی نہیں سمجھتے تھے کہ اُسے مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔) پھر دونوں شاگرد گھر واپس چلے گئے۔

مریم مگدلینی اور مسیح

لیکن مریم رو رو کر قبر کے سامنے کھڑی رہی۔ اور روتے ہوئے اُس نے جھک کر قبر میں جھانکا تو کیا دیکھتی ہے کہ دو فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے وہاں بیٹھے ہیں جہاں پہلے عیسیٰ کی لاش پڑی تھی، ایک اُس کے سرہانے اور دوسرا وہاں جہاں پہلے اُس کے پاؤں تھے۔ اُنہوں نے مریم سے پوچھا، "اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے؟"

اُس نے کہا، "وہ میرے خداوند کو لے گئے ہیں، اور معلوم نہیں کہ اُنہوں نے اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔"

پھر اُس نے پیچھے مُڑ کر عیسیٰ کو وہاں کھڑے دیکھا، لیکن اُس نے اُسے نہ پہچانا۔ عیسیٰ نے پوچھا، "اے خاتون، تُو کیوں رو رہی ہے، کس کو ڈھونڈ رہی ہے؟"

یہ سوچ کر کہ وہ مالی ہے اُس نے کہا، "جناب، اگر آپ اُسے لے گئے ہیں تو مجھے بتا دیں کہ اُسے کہاں رکھ دیا ہے تاکہ اُسے لے جاؤں۔" عیسیٰ نے اُس سے کہا، "مریم!"

وہ اُس کی طرف مُڑی اور بول اُٹھی، "ربونی!" (اِس کا مطلب اَرامی زبان میں اُستاد ہے۔)

عیسیٰ نے کہا، "میرے ساتھ چمٹی نہ رہ، کیونکہ ابھی مَیں اوپر، باپ کے پاس نہیں گیا۔ لیکن بھائیوں کے پاس جا اور اُنہیں بتا، 'مَیں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس واپس جا رہا ہوں، اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس'۔" چنانچہ مریم مگدلینی شاگردوں کے پاس گئی اور اُنہیں اطلاع دی، "مَیں نے خداوند کو دیکھا ہے اور اُس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔"

شاگرد اور مسیح

اُس اتوار کی شام کو شاگرد جمع تھے۔ اُنہوں نے دروازوں پر تالے لگا دیئے تھے کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے۔ اچانک عیسیٰ اُن کے درمیان آ کھڑا ہوا اور کہا، "تمہاری سلامتی ہو،" اور اُنہیں اپنے ہاتھوں اور پہلو کو دکھایا۔ خداوند کو دیکھ کر وہ نہایت خوش ہوئے۔ عیسیٰ نے دوبارہ کہا، "تمہاری سلامتی ہو! جس طرح باپ نے مجھے بھیجا اُسی طرح مَیں تم کو بھیج رہا ہوں۔" پھر اُن پر پھونک کر اُس نے فرمایا، "روح القدس کو پا لو۔ اگر تم کسی کے گناہوں کو معاف کرو تو وہ معاف کئے جائیں گے۔ اور اگر تم اُنہیں معاف نہ کرو تو وہ معاف نہیں کئے جائیں گے۔"

شکّی توما اور مسیح

بارہ شاگردوں میں سے توما جس کا لقب جُڑواں تھا عیسیٰ کے آنے پر موجود نہ تھا۔ چنانچہ دوسرے شاگردوں نے اُسے بتایا، "ہم نے خداوند کو دیکھا ہے!" لیکن توما نے کہا، "مجھے یقین نہیں آتا۔ پہلے مجھے اُس کے ہاتھوں میں کیلوں

کے نشان نظر آئیں اور مَیں اُن میں اپنی اُنگلی ڈالوں، پہلے مَیں اپنے ہاتھ کو اُس کے پہلو کے زخم میں ڈالوں۔ پھر ہی مجھے یقین آئے گا۔"

ایک ہفتہ گزر گیا۔ شاگرد دوبارہ مکان میں جمع تھے۔ اِس مرتبہ توما بھی ساتھ تھا۔ اگرچہ دروازوں پر تالے لگے تھے پھر بھی عیسیٰ اُن کے درمیان آ کر کھڑا ہوا۔ اُس نے کہا، "تمہاری سلامتی ہو!" پھر وہ توما سے مخاطب ہوا، "اپنی اُنگلی کو میرے ہاتھوں اور اپنے ہاتھ کو میرے پہلو کے زخم میں ڈال اور بے اعتقاد نہ ہو بلکہ ایمان رکھ۔"

توما نے جواب میں اُس سے کہا، "اے میرے خداوند! اے میرے خدا!"

پھر عیسیٰ نے اُسے بتایا، "کیا تُو اِس لئے ایمان لایا ہے کہ تُو نے مجھے دیکھا ہے؟ مبارک ہیں وہ جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لاتے ہیں۔"

لکھنے کا مقصد: ایمان

عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کی موجودگی میں مزید بہت سے ایسے الٰہی نشان دکھائے جو اِس کتاب میں درج نہیں ہیں۔ لیکن جتنے درج ہیں اُن کا مقصد یہ ہے کہ آپ ایمان لائیں کہ عیسیٰ ہی مسیح یعنی اللّٰہ کا فرزند ہے اور آپ کو اِس ایمان کے وسیلے سے اُس کے نام سے زندگی حاصل ہو۔

کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟

برکت پانے کا راز

جمعے کے دن عیسیٰ مسیح کو سزائے موت دی گئی۔ شاگرد ڈر کے مارے چُھپ گئے۔ اُن کے خواب دھول میں ملائے گئے تھے۔ وہ سَن رہ گئے۔ آگے کوئی راستہ نہیں دِکھ رہا تھا۔

ہفتے کا دن گزر گیا۔ پھر اتوار کا دن شروع ہوا۔ اُس دن کچھ لوگوں نے اچانک عیسیٰ مسیح کو دیکھا۔ اور وہ بھوت نہیں تھا۔ اُس کا پکا جسم تھا۔ بے شک وہ جگہ اور وقت کا پابند نہیں تھا، لیکن وہ کھانا کھا سکتا تھا۔ اُس کی آواز اور انداز—سب کچھ ویسا ہی تھا۔ شاگرد اُسے چھو سکتے تھے، بالکل عام آدمی کی طرح۔ تب اُس نے شاگردوں کو فرمایا کہ گلیل جا کر مجھ سے ملو۔ اب یوحنا ہمیں گلیل کا ایک واقعہ سناتا ہے۔ اِس سے ہم کئی سبق سیکھتے ہیں۔ پہلا سبق،

اچھے چرواہے کی پکار سنو

چھ شاگرد پطرس کے ساتھ جمع تھے۔ تب پطرس نے کہا، ”مَیں مچھلی پکڑنے جا رہا ہوں۔“ مچھلی پکڑنا تو اُس کا پیشہ ہی تھا۔ یہ کام کرتے ہوئے وہ پروان چڑھا تھا۔ دوسروں نے کہا، ”ہم بھی ساتھ جائیں گے۔“ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ لیکن اُس پوری رات ایک بھی مچھلی ہاتھ نہ آئی۔ صبح سویرے عیسیٰ مسیح جھیل کے کنارے

پر آ کھڑا ہوا۔ لیکن دُھندلے پن میں شاگردوں نے اُسے نہ پہچانا۔ اُس نے اُن سے پوچھا، "بچو، کیا تمہیں کھانے کے لئے کچھ مل گیا؟"

آج عیسیٰ مسیح کنارے پر کھڑے ہمیں بھی پکار رہا ہے۔ شاید ہم اُسے اب تک دُھندلے پن میں صاف پہچان نہیں سکتے۔ ہم اپنے معمول کے کام میں جُٹے ہیں مگر خاص برکت حاصل نہیں ہو رہی۔ تب اچھا ہے کہ ہم اچھے چرواہے کی آواز سن لیں۔ وہ تو اپنی بھیڑوں کی فکر کرتا ہے۔

◄ کیا ہم اُس کی آواز سنتے ہیں؟

عیسیٰ مسیح کے سوال پر شاگردوں نے جواب دیا کہ اب تک کچھ نہیں ملا۔

◄ کیا شاگردوں کو عیسیٰ مسیح کے بِنا مچھلیاں مل گئی تھیں؟

ایک بھی نہیں۔ کتنی بار ہم بڑی محنت مشقت کرتے ہیں اور کوئی پھل، کوئی اچھا نتیجہ نظر نہیں آتا۔ ایسے موقعوں پر انسان سوچتا ہے کہ کیا خدا مجھے سزا دے رہا ہے؟ میرے دوست، پہلے اچھے چرواہے کی پکار سنو۔ دوسرا سبق،

اچھے چرواہے کی برکت پاؤ

عیسیٰ مسیح نے کہا، "اپنا جال کشتی کے دائیں ہاتھ ڈالو، پھر تم کو کچھ ملے گا۔" اُنہوں نے ایسا کیا تو مچھلیوں کی اِتنی بڑی تعداد تھی کہ وہ جال کشتی تک نہ لا سکے۔

◄ جب عیسیٰ مسیح نے ساتھ دیا، تو کیا اُن کو مچھلی مل گئی؟

ہاں، اِتنی مچھلیاں کہ جال پھٹنے کا خطرہ تھا۔

تب یوحنا نے پطرس سے کہا، "یہ تو خداوند ہے۔" یوحنا، عیسیٰ مسیح کے بہت قریب رہا تھا اِس لئے اُسے جلد ہی پتہ چل گیا کہ یہ کون ہے۔

اُس کی بات سنتے ہی پطرس اپنی چادر اوڑھ کر پانی میں کود پڑا (اُس نے چادر کو کام کرنے کے لئے اُتار لیا تھا۔) یوحنا سمجھنے میں تیز تھا جبکہ پطرس قدم اُٹھانے میں تیز تھا۔ دوسرے شاگرد کشتی پر سوار اُس کے پیچھے آئے۔ وہ کنارے سے زیادہ دُور نہیں تھے، تقریباً سَو میٹر کے فاصلے پر۔ اِس لئے وہ مچھلیوں سے بھرے جال کو پانی میں کھینچ کھینچ کر خشکی تک لائے۔ وہ کشتی سے اُترے تو دیکھا کہ لکڑی کے کوئلوں کی آگ پر مچھلیاں بُھنی جا رہی ہیں اور ساتھ روٹی بھی ہے۔عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اُن مچھلیوں میں سے کچھ لے آؤ جو تم نے ابھی پکڑی ہیں۔“

پطرس کشتی پر گیا اور جال کو خشکی پر گھسیٹ لایا۔ یہ جال 153 بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا، توبھی وہ نہ پھٹا۔

► یوحنا ہمیں یہ سارا ماجرا اِتنی تفصیل سے کیوں بتاتا ہے؟

عیسیٰ مسیح اُنہیں ایک اہم سبق سکھانا چاہتا تھا۔ یہ کہ میرے بِنا تمہارا کام پھل دار نہیں ہو سکتا چاہے تم کتنی محنت مشقت کیوں نہ کرو۔ مَیں ہی ابدی زندگی کا چشمہ ہوں۔ پل در پل میری آواز سنو۔ تب ہی برکت کی بارش تم پر برسے گی۔ تب ہی برکت کا جال پھٹے گا نہیں۔ تیسرا سبق،

اچھے چرواہے کی تقویت پاؤ

عیسیٰ مسیح نے اُن سے کہا، ”آؤ، ناشتہ کر لو۔“ کسی بھی شاگرد نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی کہ ”آپ کون ہیں؟“ کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ یہ خداوند ہی ہے۔ پھر عیسیٰ مسیح نے روٹی اور مچھلی کھلائی۔

یہ کتنی انوکھی ضیافت تھی! اُنہوں نے کتنی بار اپنے آقا کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ بے شک اُنہیں وہ کھانا بھی یاد آ رہا تھا جب عیسیٰ مسیح نے پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا تھا۔ اُس وقت لوگ جوش میں آ کر اُسے دُنیا کا بادشاہ بنانا چاہتے تھے لیکن وہ چپکے سے وہاں سے کھسک گیا تھا۔ اب بات بالکل فرق تھی۔ اب شاگردوں کے سامنے آسمان کا بادشاہ کھلے طور سے کھڑا تھا—وہ جس نے فرمایا تھا،

> مَیں ہی زندگی کی وہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتر آئی ہے۔ جو اِس روٹی سے کھائے وہ ابد تک زندہ رہے گا۔ (یوحنا 51:6)

اپنی قربانی سے اُس نے انسان کو یہ زندگی بخش دی تھی—وہ ابدی زندگی جو ایمان دار کے دل میں ہوتی ہے اور جو اُسے دریائے موت کے پار اچھے چرواہے کی گود میں لے جاتی ہے۔ لیکن عیسیٰ مسیح ایک اَور بات بھی دکھانا چاہتا تھا۔ یہ سمجھنے کے لئے آؤ، ہم ایک سوال پوچھیں:

◄ کیا شاگردوں کے ناشتے کے لئے اُن کی مچھلیاں ضروری تھیں؟

بالکل نہیں۔ جب شاگرد جھیل کے کنارے پر پہنچے تو کوئلوں پر مچھلی بُھنی جا رہی تھی اور ساتھ روٹی تھی۔ پھر بھی اُس نے فرمایا کہ پکڑی مچھلیوں میں سے کچھ کھانے کے لئے لاؤ۔ وہ اِس سے ایک بات دکھانا چاہتا تھا۔

◄ کیا بات دکھانا چاہتا تھا؟

یہ کہ مجھے تمہاری خدمت پسند ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ تم مل کر میری خاطر محنت مشقت کرو۔ بے شک اب سے تم مچھلی نہیں پکڑو گے۔ اب سے تم ماہی گیر

کے بجائے آدم گیر یعنی لوگوں کو پکڑنے والے ہو گے۔ کس طرح؟ اُنہیں میرے گھر والے بننے کی دعوت دینے سے۔ ایک اَور سوال اُبھر آتا ہے:

- **عیسیٰ مسیح شاگردوں کے ساتھ کھانے کی رفاقت کیوں رکھنا چاہتا تھا؟**

وہ چاہتا تھا کہ شاگرد اُس کے حضور مل کر کھانا کھانے کی اہمیت سمجھیں۔

- **مل کر اُس کے حضور کھانا کھانے کی کیا اہمیت ہے؟**

اُس کے حضور کھانا کھانا رفاقت کا سب سے گہرا نشان ہے۔

- **یہ کیوں سب سے گہرا نشان ہے؟**

اِس لئے کہ یہ اُس آخری کھانے کی طرف اشارہ ہے جو عیسیٰ مسیح نے شاگردوں کے ساتھ کھایا۔ اُس کے بارے میں لکھا ہے،

> عیسیٰ نے روٹی لے کر [...] کہا، "یہ لو اور کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔"
> پھر اُس نے مَے کا پیالہ [...] اُنہیں دے کر کہا، "تم سب اِس میں سے پیو۔ یہ میرا خون ہے، نئے عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے تاکہ اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے۔"
>
> (متی 26:26-29)

آج تک اُس کے حضور مل کر کھانا کھانے سے ہم جو شاگرد ہیں اِس کھانے کی یاد کر کے وہ طاقت پاتے ہیں جو اِس دُنیا میں قائم رہنے کے لئے درکار ہے۔ ساتھ ساتھ ہم اُس دن کی خوشی مناتے ہیں جب ہم اُس کے ساتھ مل کر اُس کے ابدی گھر میں ضیافت کریں گے۔

- **کیا آپ اچھے چرواہے کی یہ تقویت پاتے رہتے ہیں؟**

اچھے چرواہے کا پیار قبول کرو

کھانا کھانے کے بعد عیسیٰ مسیح پطرس سے مخاطب ہوا، "شمعون، کیا تُو اِن کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟"

◄ اُس نے یہ کیوں پوچھا؟

صلیبی موت سے پہلے عیسیٰ مسیح نے فرمایا تھا کہ آج رات تم سب میری بابت برگشتہ ہو جاؤ گے۔ اُس وقت پطرس نے اعتراض کیا تھا کہ دوسرے بے شک سب برگشتہ ہو جائیں، لیکن مَیں کبھی نہیں ہوں گا۔ مطلب ہے مَیں دوسروں سے زیادہ وفادار ہوں۔ پھر بھی اُس نے بعد میں تین بار کہا تھا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کو نہیں جانتا۔ یہی وجہ ہے کہ عیسیٰ مسیح نے پوچھا کہ کیا تُو مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟

دیکھو ہمارے آقا کی نرمی۔ اُس نے جھڑکی نہ دی۔ اِس نرم اور سادہ سوال سے ہی وہ پطرس صحیح پٹڑی پر لایا۔

◄ صحیح پٹڑی کیا تھی؟

یہ کہ اپنی طاقت اور اپنی ہی وفاداری پر فخر مت کر بلکہ اُس کام پر جو مَیں نے تجھ سے محبت رکھنے کے باعث کیا ہے۔ پہلے میرا یہ پیار قبول کر۔ تب ہی تُو صحیح پیار کر سکے گا — مجھے بھی اور دوسروں کو بھی۔ آئندہ مت للکارنا کہ تُو ہی سب کچھ ٹھیک کرے گا۔ آئندہ یہ مان لے کہ تُو اپنی طاقت سے کچھ نہیں کر سکتا۔ آئندہ فریاد کر کہ اے خداوند، میری مدد کر تاکہ مَیں تجھے پیار کر سکوں، تیرے پیچھے چل سکوں۔

لیکن عیسیٰ مسیح کو یہ ساری باتیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بس یہ پوچھتا ہے کہ کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے۔

- ◄ **وہ کیوں صرف یہ پوچھتا ہے کہ کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟**

جو مسیح کا گھر والا بن جاتا ہے اُس کے رشتے کا بندھن محبت ہے۔ مسیح کا پیار اُسے مضبوط کر دیتا ہے اور جواب میں ہی وہ اُسے اور دوسروں کو پیار کر سکتا ہے۔

پانچواں سبق،

اچھے چرواہے کی فطرت اپناؤ

پطرس نے جواب دیا، "جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔" عیسیٰ مسیح بولا، "پھر میرے لیلوں کو چَرا۔"

- ◄ **یہ لیلے کون ہیں؟**

لیلے وہ سب ہیں جو اچھے چرواہے کی بھیڑیں ہیں۔

- ◄ **چَرانے کا کیا مطلب ہے؟**

جس طرح عیسیٰ مسیح تمام بھیڑوں کا اچھا چرواہا ہے اُسی طرح وہ چاہتا ہے کہ پطرس چھوٹے پیمانے پر چرواہا ہو۔ وہ دوسروں سے اچھے چرواہے کا سا سلوک کرے۔ ہر شاگرد کو اچھے چرواہے کی فطرت اپنانی ہے۔

- ◄ **اچھا چرواہا کیا کرتا ہے؟**

وہ اپنی بھیڑوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ وہ ہر ایک کی فکر کرتا ہے۔ اِتنی فکر کہ اُس نے اپنی جان اپنی بھیڑوں کی خاطر دی۔ سوچ لو: اگر ہر شاگرد چھوٹے پیمانے پر اچھے چرواہے کی فطرت اپنائے تو کتنا بھلا ہو گا۔ مثال کے طور پر

اگر ماں باپ اپنے بچوں کے اچھے چرواہے ہوں تو کیا خوب۔ لیکن دھیان دو: جو بھی چرواہا ہو وہ تب کام یاب ہو گا جب وہ عیسیٰ مسیح کو پیار کرے گا۔ اور وہ تب عیسیٰ مسیح کو ٹھیک طرح سے پیار کرے گا جب اُس نے اُس کا پیار قبول کیا ہو گا۔

تب عیسیٰ مسیح نے ایک اَور مرتبہ پوچھا، "شمعون، کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟"
اُس نے جواب دیا، "جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔"
عیسیٰ مسیح بولا، "پھر میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔" تیسری بار اُس نے اُس سے پوچھا، "شمعون، کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟"
تیسری بار یہ سوال سننے سے پطرس کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، "خداوند، آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔"
عیسیٰ مسیح نے اُس سے کہا، "میری بھیڑوں کو چَرا۔"

◄ اُس نے یہ سوال تین بار کیوں پوچھا؟

پطرس نے تین بار کہا تھا کہ مَیں عیسیٰ مسیح کو نہیں جانتا۔ اِس لئے عیسیٰ مسیح نے تین بار یہ سوال پوچھا۔ یہ عیسیٰ مسیح کا ہم سے سوال بھی ہے۔ بے شک ہم سب سے بار بار غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔ بے شک ہم اپنی حرکتوں سے کئی بار اُسے دُکھ پہنچاتے ہیں۔ لیکن وہ ہمیں جھڑکی نہیں دیتا۔ وہ بس یہی سوال پوچھتا رہتا ہے کہ کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟ اُس سے محبت سب کچھ ہے۔ اگر یہ پیار نہ ہو تو سب کچھ بکواس ہے، چاہے ہم کتنا اچھا کام کیوں نہ کریں۔ اِس لئے لازم ہے کہ ہم اپنی کمزوری کو مان کر اُس کا پیار قبول کریں اور پطرس کے ساتھ کہیں کہ اے خداوند، تُو تو جانتا ہے کہ مَیں تجھے پیار کرتا ہوں۔ تب ہی وہ ہمیں اچھے

چرواہے کی فطرت دیتا ہے، وہ فطرت جو اُس کی مدد کے بغیر ہمارے اندر نہیں ہوتی۔ تب ہی وہ ہمیں وہ برکت دیتا ہے جو ہم اپنے زور سے پا نہیں سکتے۔ کئی بار اُس کی فطرت کو اپنانے سے بہت سخت نتیجے نکل سکتے ہیں۔

پیار کرنے کا ایک نتیجہ

عیسیٰ مسیح نے فرمایا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو تُو خود اپنی کمر باندھ کر جہاں جی چاہتا گھومتا پھرتا تھا۔ لیکن جب تُو بوڑھا ہو گا تو تُو اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھائے گا اور کوئی اَور تیری کمر باندھ کر تجھے لے جائے گا جہاں تیرا دل نہیں کرے گا۔“ (یہ بات اِس طرف اشارہ تھی کہ پطرس کس قسم کی موت سے اللہ کو جلال دے گا۔) پھر اُس نے اُسے بتایا، ”میرے پیچھے چل۔“

◄ **عیسیٰ مسیح یہ کہنے سے کس طرف اشارہ کر رہا تھا؟**

بعد میں پطرس شہید ہو جائے گا۔ قدیم تاریخی گواہ لکھتے ہیں کہ کچھ سال کے بعد اُسے صلیب پر چڑھایا گیا۔ اچھے چرواہے کے قدموں میں چلنے سے یہی نتیجہ نکلا۔

◄ **آخر میں مسیح نے کیا ہدایت دی؟**

میرے پیچھے چل۔ یہ صحیح پیار ہے۔ جو عیسیٰ مسیح کو پیار کرتا ہے وہ اُس کے پیچھے چلتا ہے۔ بھیڑ اپنے اچھے چرواہے کی آواز سن کر اُس کے پیچھے چلتی ہے۔ اُسے پورا بھروسا ہے کہ جہاں چرواہا چلتا ہے وہاں مَیں محفوظ ہوں، چاہے یہ راستہ صلیب کا راستہ کیوں نہ ہو۔ چھٹا سبق،

آپسی جلن چھوڑ دو

پطرس نے مُڑ کر دیکھا کہ یوحنا اُن کے پیچھے چل رہا ہے۔ اُس نے سوال کیا، "خداوند، اِس کے ساتھ کیا ہو گا؟"

◄ پطرس نے یہ کیوں پوچھا؟

یوحنا، پطرس کی طرح عیسیٰ مسیح کے بہت قریب تھا۔ پطرس چاہتا تھا کہ اب عیسیٰ مسیح، یوحنا کے مستقبل کے بارے میں بھی کچھ بتائے۔ یعنی کیا اُسے بھی شہادت کا جلال ملے گا؟

لیکن مسیح نے ایسا نہ کیا۔ اُس نے جواب دیا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟ بس تُو میرے پیچھے چلتا رہ۔"

◄ کیا اُس نے یوحنا کے بارے میں کچھ بتایا؟

نہیں۔ اُس نے کہا کہ تجھے کیا؟ مطلب ہے دوسروں کی طرف مت دیکھنا کہ اُن کے ساتھ کیا ہو گا۔ اپنے آپ پر دھیان دے۔ میرے پیچھے چلتا رہ۔ کتنی اچھی ہدایت! ہم سب ہمیشہ اِس خطرے میں ہوتے ہیں کہ اپنے آپ کا مقابلہ اپنے ساتھیوں سے کریں۔ اِس سے ہم میں احساسِ کمتری، حسد یا اپنے آپ پر فخر پیدا ہوتا ہے۔ مسیح بس ایک ہی چیز ہم سے چاہتا ہے—یہ کہ ہم اُسے پیار کر کے اُس کے پیچھے چلیں۔ کہ ہم اچھے چرواہے کی آواز سن کر پورے بھروسے کے ساتھ اُس کے قدموں میں چلیں۔

کچھ لوگوں نے یہ بات سن کر غلط نتیجہ نکالا—یہ کہ یوحنا نہیں مرے گا۔ لیکن عیسیٰ مسیح نے یہ بات نہیں کی تھی۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟"

اب دیکھو ہم انسانوں کی غلط سوچ۔ بعد میں لوگ اندازہ لگانے لگے کہ یوحنا، مسیح کے واپس آنے تک زندہ رہے گا۔ اُن کو اِس پر دھیان دینا چاہیئے تھا کہ ہم خود کس طرح اُسے پیار کرتے ہیں، ہم خود کس طرح اُس کے پیچھے چلتے ہیں۔ مسیح تو یہ کہنے سے اِس پر زور دے رہا تھا کہ یوحنا کی فکر مت کرنا بلکہ اپنی ہی فکر کر کہ کیا مَیں اچھے چرواہے کو پیار کرتا ہوں، کیا مَیں اُس کے پیچھے چل رہا ہوں؟ پھر بھی اُن میں سے کچھ اِس صاف بات سے فضول نتیجے نکالنے لگے تھے۔

آخری سبق،

اچھے چرواہے کی سچائی اپناؤ

پھر یوحنا لکھتا ہے،

> یہ وہ شاگرد ہے جس نے اِن باتوں کی گواہی دے کر اِنہیں قلم بند کر دیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔
>
> (یوحنا 24:21)

◄ یوحنا کس بات پر زور دیتا ہے؟

ایک بار پھر یوحنا اِس پر زور دیتا ہے کہ جو کچھ مَیں نے سنایا ہے وہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اِس پر اَور زور دینے کے لئے وہ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔ جب وہ 'ہم' کہتا ہے تو مطلب یہ ہے کہ یہ نہ صرف میری گواہی ہے۔ بہت سارے لوگوں نے اِس کی تصدیق کی ہے۔ اگر مَیں کوئی غلط بات قلم بند کرتا تو وہ ضرور اعتراض کرتے۔ اِس لئے وہ اِس پر زور دیتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔

یہ بات ہمیں آخر میں یاد دلاتی ہے کہ جو اچھے چرواہے کا سچا شاگرد ہے اُس کی زندگی کی بنیاد اور مرکز سچائی ہے۔ اُس کی زندگی میں جھوٹ کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

◄ کیا آپ کی زندگی اِس سچائی پر مبنی ہے؟

سچائی ہی ہمارے کانوں کو کھول دیتی ہے تاکہ ہم اچھے چرواہے کی پکار سن سکیں، اُس کی برکت اور تقویت پا سکیں، اُس کا پیار قبول کر کے اُس کی فطرت اپنا سکیں اور آپسی جلن کے باعث ڈوب نہ جائیں۔ آمین۔

انجیل، یوحنا 21

جھیل پر

اِس کے بعد عیسیٰ ایک بار پھر اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا جب وہ تبریاس یعنی گلیل کی جھیل پر تھے۔ یہ یوں ہوا۔ کچھ شاگرد شمعون پطرس کے ساتھ جمع تھے، توما جو جُڑواں کہلاتا تھا، نتن ایل جو گلیل کے قانا سے تھا، زبدی کے دو بیٹے اور مزید دو شاگرد۔

شمعون پطرس نے کہا، "مَیں مچھلی پکڑنے جا رہا ہوں۔"

دوسروں نے کہا، "ہم بھی ساتھ جائیں گے۔" چنانچہ وہ نکل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ لیکن اُس پوری رات ایک بھی مچھلی ہاتھ نہ آئی۔ صبح سویرے عیسیٰ جھیل کے کنارے پر آ کھڑا ہوا۔ لیکن شاگردوں کو معلوم نہیں تھا کہ وہ عیسیٰ

ہی ہے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، ”بچو، کیا تمہیں کھانے کے لئے کچھ مل گیا؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”نہیں۔“ اُس نے کہا، ”اپنا جال کشتی کے دائیں ہاتھ ڈالو، پھر تم کو کچھ ملے گا۔“ اُنہوں نے ایسا کیا تو مچھلیوں کی اِتنی بڑی تعداد تھی کہ وہ جال کشتی تک نہ لا سکے۔

اِس پر خداوند کے پیارے شاگرد نے پطرس سے کہا، ”یہ تو خداوند ہے۔“ یہ سنتے ہی کہ خداوند ہے شمعون پطرس اپنی چادر اوڑھ کر پانی میں کود پڑا (اُس نے چادر کو کام کرنے کے لئے اُتار لیا تھا۔) دوسرے شاگرد کشتی پر سوار اُس کے پیچھے آئے۔ وہ کنارے سے زیادہ دُور نہیں تھے، تقریباً سَو میٹر کے فاصلے پر تھے۔ اِس لئے وہ مچھلیوں سے بھرے جال کو پانی میں کھینچ کھینچ کر خشکی تک لائے۔ جب وہ کشتی سے اُترے تو دیکھا کہ لکڑی کے کوئلوں کی آگ پر مچھلیاں بُھنی جا رہی ہیں اور ساتھ روٹی بھی ہے۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”اُن مچھلیوں میں سے کچھ لے آؤ جو تم نے ابھی پکڑی ہیں۔“

شمعون پطرس کشتی پر گیا اور جال کو خشکی پر گھسیٹ لایا۔ یہ جال 153 بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا، توبھی وہ نہ پھٹا۔ عیسیٰ نے اُن سے کہا، ”آؤ، ناشتہ کر لو۔“ کسی بھی شاگرد نے سوال کرنے کی جرأت نہ کی کہ ”آپ کون ہیں؟“ کیونکہ وہ تو جانتے تھے کہ یہ خداوند ہی ہے۔ پھر عیسیٰ آیا اور روٹی لے کر اُنہیں دی اور اِسی طرح مچھلی بھی اُنہیں کھلائی۔

عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے بعد یہ تیسری بار تھی کہ وہ اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوا۔

پطرس سے سوال

ناشتے کے بعد عیسیٰ شمعون پطرس سے مخاطب ہوا، ”یوحنا کے بیٹے شمعون، کیا تُو اِن کی نسبت مجھ سے زیادہ محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ بولا، ”پھر میرے لیلوں کو چَرا۔“ تب عیسیٰ نے ایک اَور مرتبہ پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھ سے محبت کرتا ہے؟“

اُس نے جواب دیا، ”جی خداوند، آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ بولا، ”پھر میری بھیڑوں کی گلہ بانی کر۔“ تیسری بار عیسیٰ نے اُس سے پوچھا، ”شمعون یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھے پیار کرتا ہے؟“

تیسری دفعہ یہ سوال سننے سے پطرس کو بڑا دُکھ ہوا۔ اُس نے کہا، ”خداوند، آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ مَیں آپ کو پیار کرتا ہوں۔“

عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”میری بھیڑوں کو چَرا۔

مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ جب تُو جوان تھا تو تُو خود اپنی کمر باندھ کر جہاں جی چاہتا گھومتا پھرتا تھا۔ لیکن جب تُو بوڑھا ہو گا تو تُو اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھائے گا اور کوئی اَور تیری کمر باندھ کر تجھے لے جائے گا جہاں تیرا دل نہیں کرے گا۔“ (عیسیٰ کی یہ بات اِس طرف اشارہ تھی کہ پطرس کس قسم کی موت سے اللہ کو جلال دے گا۔) پھر اُس نے اُسے بتایا، ”میرے پیچھے چل۔“

دوسرا شاگرد

پطرس نے مُڑ کر دیکھا کہ جو شاگرد عیسیٰ کو پیارا تھا وہ اُن کے پیچھے چل رہا ہے۔ یہ وہی شاگرد تھا جس نے شام کے کھانے کے دوران عیسیٰ کی طرف سر جھکا کر پوچھا تھا، "خداوند، کون آپ کو دشمن کے حوالے کرے گا؟"

اب اُسے دیکھ کر پطرس نے سوال کیا، "خداوند، اِس کے ساتھ کیا ہو گا؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟ بس تُو میرے پیچھے چلتا رہ۔"

نتیجے میں بھائیوں میں یہ خیال پھیل گیا کہ یہ شاگرد نہیں مرے گا۔ لیکن عیسیٰ نے یہ بات نہیں کی تھی۔ اُس نے صرف یہ کہا تھا، "اگر مَیں چاہوں کہ یہ میرے واپس آنے تک زندہ رہے تو تجھے کیا؟"

یہ وہ شاگرد ہے جس نے اِن باتوں کی گواہی دے کر اِنہیں قلم بند کر دیا ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔

خلاصہ

عیسیٰ نے اِس کے علاوہ بھی بہت کچھ کیا۔ اگر اُس کا ہر کام قلم بند کیا جاتا تو میرے خیال میں پوری دنیا میں یہ کتابیں رکھنے کی گنجائش نہ ہوتی۔

تصویری حقوق

Special thanks to the creators of the images listed below according to each chapter:

1. A collage of u_bwnedbuxc1 https://pixabay.com/photos/sunrise-world-earth-space-planet-8178734/; Placidplace https://pixabay.com/illustrations/crowd-people-silhouette-audience-7112474/.
2. A collage of HUNGQUACH679PNG https://pixabay.com/illustrations/bird-holy-spirit-cutout-peace-dove-7074455/; Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/vectors/cattails-grass-lawn-nature-297283/; R. Gunther https://freebibleimages.org/illustrations/ls-jacob-isaac/.
3. A collage including OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-2026191/.
4. A collage of J. Kemp and R. Gunther https://freebibleimages.org/illustrations/ls-jesus-wedding/; OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-1293468/.
5. A collage of Chakkree-Chantakad https://pixabay.com/images/id-4821585/; OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-1300109/; aalmeidah https://pixabay.com/images/id-3589838/; R. Gunter https://freebibleimages.org/illustrations/rg-king-jesus/; J. Kemp/R. Gunter https://freebibleimages.org/illustrations/ls-peter-lame-man/.
6. A collage of BiancaVanDijk https://pixabay.com/images/id-7318705/; geralt https://pixabay.com/images/id-7771227/.
7. A collage of Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/images/id-297283/; J. Kemp/R. Gunter https://freebibleimages.org/illustrations/ls-washing-feet/; K. Tuck 025-kt-cloud-backgrounds.jpg in https://media.freebibleimages.org/stories/FB_KT_Cloud_Backgrounds/.
8. A collage of I. & Sue Coate https://freebibleimages.org/illustrations/isc-buildings/; R. Gunter https://www.lambsongs.co.nz/BibleStoryBooks/DeborahAndBarrackb+w.pdf; OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-1294868/; Kievninay https://pixabay.com/images/id-3778767/; Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/images/id-30597/; GDJ https://pixabay.com/images/id-5354275/.
9. A modified image of iessephoto https://pixabay.com/illustrations/wheat-ears-nature-mature-dawn-3781755/.
10. A collage of Katamaheen https://pixabay.com/illustrations/grass-vegetation-green-easter-soil-7840326/; R. Gunther https://freebibleimages.org/illustrations/rg-lame-man/.
11. Derived by permission from Bible Society Australia – The Wild Bible https://freebibleimages.org/illustrations/wb-john-baptist/.
12. A collage of Pexels https://pixabay.com/photos/abstract-backdrop-background-1850416/; Rev. H. Martin https://freebibleimages.org/illustrations/hm-feeding-5000/.
13. A collage of deeznutz1https://pixabay.com/vectors/tortilla-quesadilla-tacos-mexican-8147494/; Ridderhof https://pixabay.com/illustrations/background-grunge-vintage-paper-1774911/.
14. A collage of 3209107 https://pixabay.com/illustrations/vintage-old-used-paper-texture-1659117/; Rev. H. Martin https://freebibleimages.org/illustrations/hm-walking-water/.
15. Derived from aalmeidah https://pixabay.com/illustrations/nature-background-drawing-sketch-7055960/.
16. A collage of OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/images/id-154418/; bradholbrook71 https://pixabay.com/images/id-1080252/; geralt https://pixabay.com/images/id-391658/.
17. A collage of torstenbreswald https://pixabay.com/vectors/chain-broken-chain-line-art-6202299/; ractapopulous https://pixabay.com/illustrations/background-scrapbooking-texture-2037172/.
18. A collage of no-longer-here https://pixabay.com/illustrations/man-male-youth-lad-boy-person-316883/; Mohamed_hassan https://pixabay.com/vectors/old-woman-senior-walking-cane-8433305/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-isolated-older-man-3060100/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-businessman-move-3115314/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-businessman-hurry-up-3196572/; ditto https://pixabay.com/vectors/silhouette-woman-shopping-bags-pose-4517528/.

19. A collage of GDJ https://pixabay.com/vectors/shepherd-herder-silhouette-boy-7128766/; BedexpStock https://pixabay.com/vectors/sheep-animal-standing-farm-lamb-2672678/; kropekk_pl https://pixabay.com/cs/illustrations/vzor-design-textura-vyplnit-barvy-707185/.
20. A collage of R. Gunther https://freebibleimages.org/illustrations/ls-cain-abel/; geralt https://pixabay.com/cs/illustrations/abstraktn%C3%AD-barvit-akvarel-1076264/.
21. Derived from JooJoo41 https://pixabay.com/illustrations/man-stairs-heaven-steps-clouds-5826096/.
22. A collage of Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/vectors/flask-decanter-beaker-chemistry-30532/; 499798 https://pixabay.com/illustrations/smoke-colors-wallpaper-662747/.
23. Includes OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/vectors/ground-nature-plant-spring-2022491/.
24. Derived from waldryano https://pixabay.com/illustrations/resilience-victory-force-1697546/.
25. Derived from Bucarama-TLM https://pixabay.com/illustrations/maundy-thursday-holy-thursday-7870823/.
26. Derived from BilliTheCat https://pixabay.com/vectors/mughal-scene-scenery-india-4676668/.
27. Derived from ljcor https://pixabay.com/illustrations/heaven-stairs-to-heaven-sky-faith-2138568/.
28. Contains OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/vectors/pigeon-dove-peace-dove-148038/.
29. A collage including Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/vectors/grape-purple-grapes-vines-vine-25323/; ditto https://pixabay.com/vectors/grapes-green-plants-vines-climbing-36209/.
30. A collage including garzapaloelhermano https://pixabay.com/illustrations/art-design-fire-dove-symbol-flame-7148539/; Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/vectors/fire-flames-burn-heat-warm-297752/; ditto https://pixabay.com/vectors/fire-flame-red-heat-hot-305227/; VOLLEX https://pixabay.com/vectors/koster-flame-fire-1898042/.
31. Derived from Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/vectors/balloon-green-shiny-helium-happy-25735/; ditto https://pixabay.com/vectors/balloon-birthday-balloon-25734/; ditto https://pixabay.com/vectors/balloon-birthday-balloon-25739/; ditto https://pixabay.com/vectors/fireworks-explosion-firecracker-40954/; jean_victor_balin https://openclipart.org/detail/16992/flatcake; OpenClipart-Vectors https://pixabay.com/vectors/banners-celebration-decoration-2026059/; BarelyDevi https://pixabay.com/illustrations/party-popper-popper-congratulations-5009414/.
32. Derived from Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/illustrations/human-feet-footprint-pattern-feet-6300803/; GeorgyGirl https://pixabay.com/illustrations/texture-vintage-aged-paper-light-318903/.
33. Derived from R. Gunther https://www.freebibleimages.org/illustrations/ls-jesus-gethsemane/.
34. Derived from R. Gunther https://www.freebibleimages.org/illustrations/ls-passover/.
35. Derived from J. Kemp/R. Gunther https://www.freebibleimages.org/illustrations/ls-jesus-alive-1/.
36. Derived from R. Gunther https://www.freebibleimages.org/illustrations/rg-resurrection-galilee/.